علی فی القرآن

ناشر: ولی العصر ٹرسٹ ۔ رتہ مٹہ

ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

علیؑ فی القرآن

(قرآن میں علیؑ)

○

شواہد التنزیل ص۱۵ ، ص۴۲ کے مطابق نبی کونین کا ارشادِ گرامی ہے۔

آیاتِ قرآن کے چار حصے ہیں۔

۱ ـــ ایک حصہ مخصوص ہم اہلبیت کے لیے ہیں۔

۲ ـــ ایک حصہ مخصوص ہمارے اعداء کے لیے ہے۔

۳ ـــ ایک حصہ میں حلال و حرام ہے۔

۴ ـــ ایک حصے میں فرائض و احکام ہیں۔

یاد رکھو۔ علی کے حق میں قرآن کی بہترین آیات ہیں۔

○ بحوالہ سابقہ یزید ابن رومان سے منقول ہے

قرآن کا جتنا حصہ فضائل علی میں نازل ہوا ہے اور کسی کے حق میں نازل نہیں ہوا۔

○ بحوالہ سابقہ عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے۔

قرآن میں حضرت علی کے فضائل میں اسی ایسی آیات نازل ہوئی ہیں

آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۶ کے مطابق جناب عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے
صرف علی میں تین سو سے زائد آیات نازل ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ آلِہِ الْاَئِمَّۃِ الطَّاہِرِیْنَ

اللہ کی رحمت اور نسیم السحر ولایت حضرت علی کی قبولیت کا امیدوار صادق ابن محمد حسینی شیرازی عرض پرداز ہے کہ زیر نظر مجموعہ میں تمام وہ آیات قرآنیہ جمع کی گئی ہیں جو اوّلاً تنزیل، تاویل یا مصداق صرف اور صرف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں جنہیں میں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ کتب اہل سنت سے نقل کیا ہے۔

ان کتب میں سے میرا زادِ راہ، مصدر اور استناد، حاکم حسکانی حنفی کی تالیف شواہد التنزیل، سید ہاشم بحرانی کی کتاب غایۃ المرام سے صرف وہ آیات ہیں جو انہوں نے کتب اہلسنت سے نقل کی ہیں اور علامہ سلیمان حنفی قندوزی کی کتاب ینابیع المودۃ پر رہا ہے۔ ان تین کتب کے علاوہ دیگر کتب سے بھی حسب استطاعت لیا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ میں نے ان آیات کو جو کتب شیعہ میں حضرت علی کے حق میں نازل کی ہیں نقل نہیں کیا ہے۔ البتہ کتب شیعہ میں ایسی روایات جو کتب اہلسنت میں بھی موجود ہیں انہیں ضرور نقل کیا ہے۔ اس میں میرا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ میری زیر نظر کتاب میں صرف وہی روایات جمع کی جائیں جو اہلسنت نے روایت کی ہیں یہ بھی خیال رہے کہ بعض آیات تو ایسی بھی ہیں جن کے متعلق کتب اہلسنت میں روایات و احادیث کے اس لحاظ سے انبار لگے ہیں کہ۔ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل

ہوئی۔ لیکن میں نے اختصار کے پیش نظر کثیر تعداد کی روایات میں ایک دو احادیث پر اکتفاء کی ہے میں نے تو ایک راستہ ہموار کیا ہے امید ہے میرے بعد آنیوالے علماء کرام اس طرف توجہ فرما کر اس کمی کو پورا کر دیں گے انشاء اللہ۔

علاوہ ازیں چونکہ وقت تالیف میرے پاس کتب کا وافر ذخیرہ موجود نہیں تھا اس لیے تمام روایات جو حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کو بھی کما حقہٗ جمع نہیں کر سکا۔

مجھے یہ بھی امید ہے کہ میرے بعد آنیوالے صاحب استطاعت علماء اس طرف بھی مزید توجہ فرمائیں گے اور میری مالی بے بضاعتی کی اس خامی کو بھی دور کر دیں گے۔

میری تمام اس محنت اور مشقت کا مقصد صرف اور صرف حضرت علیؑ کی رضا کا حصول ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ راضی ہو گئے تو میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا کر جانے کے واسطے۔ صادق حسینی شیرازی

سُورَةُ الفَاتِحَة

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق تین آیات ہیں

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (۱)

۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۶)

۳۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفاتحہ/۱

ینابیع المودۃ ص۶۹ پر علامہ سلیمان قندوزی نے ابن طلحہ شافعی کی کتاب الدر المنظم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:

تمام آسمانی کتب کے تمام اسرار قرآن میں ہیں۔ قرآن کے تمام اسرار سورۃ فاتحہ میں اور سورۃ فاتحہ کے تمام اسرار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہیں۔ بسم اللہ کے تمام اسرار بائے بسم اللہ میں ہیں، اور بائے بسم اللہ میں جو کچھ ہے وہ نقطہ بائے بسم اللہ میں ہے۔ اور حضرت علی نے فرمایا ہے۔ بائے بسم اللہ کا نقطہ میں ہوں۔

مؤلف —— آپ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح نقطہ کے بغیر بائے بسم اللہ مہمل اور بے معنی ہو جاتا ہے اسی طرح میرے بغیر قرآن کو سمجھنا مہمل اور بے معنی ہے۔ یعنی میں قرآن ناطق ہوں۔ اور قرآن پر ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے ساتھ مجھ پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ اسلام کو حضرت علی کے جہاد نے استحکام و استقامت بخشی ہے۔ حدیث [illegible] ہے۔ اللہ نے تکمیل دین کی ابتداء ولایت علی کے اقرار کو قرار دیا ہے۔ اور ولایت علی کی تبلیغ کر اللہ نے اتمام نعمت فرما کر دین اسلام پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ آج تم پر اپنی نعمت کامل کر دی۔ اور آج تمہارے اسلام پر راضی ہوں۔ گویا۔

○ ولایت علی کے بغیر دین ناقص ہے۔

○ ولایت علی کے بغیر نعمت الٰہیہ نامکمل ہے

○ اور ولایت علی کے بغیر اسلام اسلام ہی نہیں۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں موجود سورہ کے آغاز کے درمیان میں جہاں بھی بسم اللہ موجود ہے اس کا نقطہ باء حضرت علی ہیں۔ اور قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ اور ایک سو چودہ بسم اللہ ہیں۔ بنا بریں حق تو یہ تھا کہ بسم اللہ کے متعلق علیحدہ علیحدہ کچھ عرض کیا جاتا۔ لیکن خوف طوالت کے پیش نظر ہم صرف پہلی بسم اللہ کے متعلق کچھ عرض کر کے بقیہ کی تفصیل دیگر فضلائے مبرزین پر چھوڑتے ہیں۔

ینابیع المودۃ میں علامہ سلیمان قندوزی نے حکیم ترمذی کی مطالب علی کے بیان الفتح المبین سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے۔

ایک رات حضرت علی نے بائے بسم اللہ کے نقطہ کی تفسیر بیان فرمانا شروع کی صبح نمودار ہو گئی لیکن نقطہ بائے بسم اللہ کی تفسیر ختم نہ ہو سکی۔ الخ۔

۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ فاتحہ ۲

غایۃ المرام میں ابراہیم ابن محمد حموینی شافعی کی۔ فرائد السمطین۔ سے خیثمہ جعفی سے مروی ہے کہ امام محمد باقر سے میں نے سنا ہے کہ

○ ہم اللہ کے مختار ہیں۔

○ ہم واضح اور ظاہر راہ حق ہیں۔

○ اور اللہ کی طرف ہم ہی صراط مستقیم ہیں۔

○ غایۃ المرام میں ثعلبی کی تفسیر کشف البیان فی تفسیر القرآن۔ کے حوالہ سے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں مسلم ابن حبان سے منقول ہے کہ.

ہم نے ابو بریدہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

اھدنا الصراط المستقیم میں صراط مستقیم سے محمد و آل محمد کی راہ حق مراد ہے

○ مناقب الامام میں وکیع ابن جراح کی تفسیر کے حوالے سے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اھدنا الصراط المستقیم کے متعلق فرمایا ہے۔ اسے اگر دعا مانگا کرو۔ اے اللہ! ہمیں محبت محمد و آل محمد کی ہدایت دے۔

اھدنا الصراط المستقیم کا یہی معنی اور بھی متعدد مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے۔

مثلاً۔ السید ابو بکر شافعی نے۔ رشفۃ الصادی میں۔ اور علامہ سلیمان قندوزی نے ینابیع المودۃ میں متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

۲۔ صراط الذین انعمت علیھم

شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۶۶ الحافظ الحسکانی میں عبدالرحمن ابن زید ابن اسلم سے اپنے باپ زید ابن اسلم سے روایت کی ہے کہ۔ منعم علیہم لوگوں کا راستہ سے مراد آنحضور اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت علی اور آپ کے شیعوں کا راستہ ہے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کی مدح و ثنا کی گئی ہے۔

۱۔ ھدی للمتقین (۲)

۲۔ واولٰئک ھم المفلحون (۵)

۳۔ واذا قیل لھم آمنوا کما آمن الناس (۱۳)

۴، ۵۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیٰطینھم
قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون ۔ اللہ یستھزئ بھم
ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (۱۴، ۱۵)

۶۔ وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات
تجری من تحتھا الانھر (۲۵)

۷۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ (۳۷)

۸۔ وارکعوا مع الراکعین (۴۳)

۹۔ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین (۴۵)

۱۰۔ الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون (۴۶)

۱۱۔ وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون (۵۷)

۱۲۔ واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ (۵۸)

١٣- وإذ استسقى موسى لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر (٦٠)

١٤- والذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك أصحاب الجنة (٨٢)

١٥- وإذ ابتلى إبراهيم ربه بكلمات فأتمهن قال إني جاعلك للناس إماماً (١٢٤)

١٦- يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم (١٤٢)

١٧- وكذلك جعلناكم أمة وسطاً (١٤٣) وإن كانت لكبيرة إلا على الذين هدى الله (١٤٣)

١٨- يا أيها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلاة (١٥٣)

١٩- وبشر الصابرين ... أولئك هم المهتدون (١٥٥ - ١٥٧)

٢٠- إذ تبرأ الذين اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الأسباب (١٦٦)

٢١- يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم (١٧٢)

٢٢- وآتى المال على حبه ذوي القربى (١٧٧)

٢٣- يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص (١٧٨)

٢٤- يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام (١٨٣)

٢٥- ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله (٢٠٧)

٢٦- يا أيها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة (٢٠٨)

٢٧- والله يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم (٢١٣)

٢٨- تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (٢٥٣)

٢٩- يا أيها الذين آمنوا أنفقوا مما رزقناكم (٢٥٤)

٣ فقد استمسك بالعروة الوثقى (٢٥٦)

٤ مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله (٢٦١)

٥ ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله (٢٦٥)

٦ يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبات ما كسبتم (٢٦٧)

٧ يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا (٢٦٩)

٨ الذين ينفقون أموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية (٢٧٤)

٩ إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات وأقاموا الصلاة (٢٧٧)

١٠ يا أيها الذين آمنوا إذا تداينتم (٢٨٢)

١١ آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون (٢٨٥)

سُورَةُ البَقَرَة

۱۔ ھدی للمتقین۔ | متقین وہ ذاتی ہے

تفسیر [illegible] حافظ حاکم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلۂ سند کے
ذریعے [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ
یعنی [illegible] کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے ھدی
یعنی بیان اور روشنی۔ للمتقین۔ یعنی علی ابن ابی طالب جس نے ایک لمحہ کے لیے
بھی [illegible] شرک نہیں کیا اور [illegible] کسی بت کے [illegible] سجدہ [illegible]
[illegible] ہے۔ علی ابن ابی طالب اللہ کے سچے [illegible] ہیں۔ علی [illegible]
[illegible] تقویٰ کے [illegible] ہیں۔ حضرت علی تقویٰ
کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھے ہر حیثیت میں ہر اعتبار سے کسی جگہ اور کسی وقت
بھی دامن [illegible] تقویٰ نہیں چھوڑا۔

اگر متقین کا کوئی کامل ترین فرد مصداق ہے تو وہ حضرت امیر علی ابن ابی طالب
کی ذات گرامی صفات ہے [illegible] حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت سے
بڑھ کر کوئی اور تائید و تصدیق نہیں ہو سکتی

۳ اولٰئک علی ھدًی من ربھم	وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں
واولٰئک ھم المفلحون ۔	اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔

بعض ملک

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر نے اپنی سند سے
حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے سلمان فارسی نے
کہا کہ جب کبھی میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ
سے پوچھتے تو آپ کو ہمارا دیکھنا ہی کافی ہوتا تھا
اس طرح وہ لوگ جو قیامت کے روز سرخرو ہونگے ۔
اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے روز آخرت میں وہی کامیاب ہیں کہ
مسلمان اور مومن ۔ اولٰئک ھم المفلحون ۔ قرآن کی رو سے حصر
کیا گیا ہے کہ حضرت اللہ نے عرب میں ایمان والوں کو فرمایا ہے کہ
علاوہ اس کے کسی جگہ یہ نہیں کہ وہ مبتدا الٰہ المفلحون
ہو بلکہ اولٰئک ھم میں ضمیر فصل کا فاصلہ اور المفلحون خبر کو معرف باللام
لایا گیا ہے جو حصر پر دلیل ہے ۔
کہا گیا ہے کہ سلمان کے سامنے ۔ اولٰئک ھم المفلحون میں اس طرح
دونوں جملے وارد ہیں صفت ایمان میں حرف حصر استعمال
کیا ہے ۔ اولٰئک علی ھدًی من ربھم ، اولٰئک ھم المفلحون
پہلے اور دوسرے کے حصر میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ دونوں جگہ مبتدا اور خبر
ہیں ۔ ضمیر فصل کا فاصلہ ہے اور دوسری جگہ خبر مفلحون کو معرف باللام کر کے
المفلحون کہا گیا ہے ۔

۱۳ - وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جس طرح وہ ایمان لائے ہیں [illegible]
(صفحہ ۱۱۳)	

شواہد التنزیل ج۱ ص[illegible] حافظ ابو القاسم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلہ سند کے [illegible] [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] اسی طرح [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] جعفر طیار [illegible] مقداد اور سلمان [illegible] وغیرہ ہیں۔

مؤلف — یہی حضرات [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] یہ سب لوگ [illegible] [illegible] [illegible] میں تھے

۱۴ - وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ	اور جب [illegible] ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں تو
۱۵ - اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ	کہتے ہیں ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، ان کا تو [illegible] مذاق اڑاتے ہیں۔ اللہ بھی ان کا مذاق اڑائے گا اور انہیں گمراہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے گا۔
(صفحہ ۵۰۰)	

شواہد التنزیل ج۱ ص[illegible] حافظ ابو القاسم حسکانی حنفی نے [illegible] [illegible] کہ [illegible] اپنے سلسلہ سند کے [illegible] [illegible] سے [illegible] سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی امیر المؤمنین [illegible] [illegible] سے تشریف لا رہے تھے ان کے ساتھ سلمان فارسی، عمار، صہیب، مقداد اور [illegible] بھی تھے۔

[illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] سے ہوگئی جو اپنے تمام اصحاب
[illegible] حضرت علی کو دیکھ کر [illegible] ہاشم [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] منافق [illegible] بڑی بات ہے [illegible] اگر [illegible]
[illegible] میری [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ اور آپ کے اصحاب کے [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] ہے۔
[illegible] تمام [illegible] حدیث
[illegible] جب [illegible] حضرت
[illegible] قرآن [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔
[illegible] قرآن [illegible] رہتے ہیں [illegible] جب اپنے شیاطین کے پاس
[illegible] ہیں [illegible] ہم تو آپ
[illegible] ہیں [illegible] ہم تو
[illegible] ہیں [illegible] حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔
[illegible] بطور جواب ان سے فرمایا ہے کہ اگر [illegible] حضرت علی اور ان کے ساتھیوں
[illegible] کا مذاق اڑاتے ہیں تو [illegible] ان کے اس مذاق کا بدلہ
[illegible] کا مذاق اڑائیگا۔
[illegible] ایک عالم [illegible] کی تفسیر
[illegible] سے نقل ہے کہ [illegible] ان کا مذاق اڑائیگا۔ یعنی قیامت میں [illegible]
[illegible] حضرت علی اور آپ کے ساتھیوں [illegible] مذاق [illegible] اس کا مذاق

اڑ سکے گا۔

جناب عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت آدم کی
اولاد کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیا جائیگا جب سب گزر چکیں گے تو دوزخی پل صراط عبور
کرنے جائیں گے اور منافقین جہنم میں گر جائیں گے [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] منافقین [illegible] چنانچہ ابر سے جنت کا ایک دروازہ [illegible]
منافقین [illegible] کہاں جاتے ہو [illegible] جنت کی طرف دوڑیں گے۔
[illegible] جب [illegible] صاحب ہیں [illegible]
[illegible] رہینگے [illegible] جنت کا [illegible]
دروازہ بند کر دیگا اور اس کی [illegible] پھر یہ لوگ
اس دروازہ کی طرف جائیں گے جب وہاں پہنچیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔
اور تیسری دفعہ بھی تیسرا دروازہ کھولیگا۔ منافقوں کے [illegible]
[illegible] رہیگا۔

(۲۵) وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا
مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي
رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا
وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ

ان لوگوں کو اس جماعت کی بشارت دو
جن کے [illegible]
ایمان لا چکے ہیں اور [illegible] کئے ہیں
جب کبھی انہیں [illegible] سے [illegible]
تو یہ لوگ کہیں گے کہ [illegible]
پہلے کھا چکے ہیں۔ حالانکہ [illegible]
ان کے [illegible]
جنت میں پاکیزہ بیبیاں [illegible] ہمیشہ رہیں گے

[illegible]

غایۃ المرام ص ۲۲۲ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے [illegible] کے ضمن میں

[illegible] سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں نہیں ہے

[illegible] پنجتن اہلبیت کے سوا [illegible] جس میں لوگ [illegible] سے [illegible]

[illegible] سورہ بقرہ میں ہے [illegible] اور احوال [illegible] کر دیا

[illegible] ہے۔

یہ حدیث علی حضرت حمزہ، جناب جعفر اور عبیدہ ابن الحارث ابن عبد المطلب

[illegible] نازل ہے۔

۳۷ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(بقرہ: ۳۷)

حضرت آدم نے رب سے چند کلمات حاصل کر کے معذرت کی اور خدا نے معذرت قبول کر لی خدا تواب اور رحیم ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۹۳ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے صاحب مناقب شافعی کے ذریعہ اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ [illegible] سعید [illegible] عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

نبی اکرم سے ان کلمات کی بابت سوال کیا گیا جو حضرت آدم کو [illegible] خاطر تعلیم کئے گئے تھے۔ آپ نے جواب دیا حضرت آدم کو یہ دعا تعلیم کی گئی تھی بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و الحسین الا تبت علی [illegible] اللہ نے معذرت آدم قبول کر لی۔

○ غایۃ المرام ص ۳۹۳ پر [illegible] بحرانی نے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ابن احمد کے ذریعہ عبداللہ ابن عباس سے [illegible]

۸۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔ (البقرہ ۴۵)

اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے اور بے شک یہ انکساری کرنے والوں کے سوا ہر ایک کے لیے سخت بھاری ہے۔

اور یہ ثابت ہوا کہ صبر اور نماز سے مدد لینا ... اسلام میں ... ہے۔

۔ ... انکساری کرنے والے ... حاصل ہوتی ہیں۔

۹۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ (البقرہ ۴۶)

جو لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور ان کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

... میں ... روایت کی ہے کہ ... ان کے ... باتیوں کے حق میں ... ہے۔

۱۰۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (البقرہ ۵۷)

ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے تھے۔

... نے اپنے ... سے ... روایت کی ہے کہ ... اس بات سے کہیں عظیم تر ... ہے کہ ... پر ظلم کیا جائے ... ہم ... ظلم ... کی طرف ... ہے اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا مگر اپنے پر ظلم کیا ہے ... ہمارے اوپر ظلم کو اپنی ذات پر ظلم سے تعبیر کیا ہے۔

۱۱۔ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ

(البقرہ ۵۸)

جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں چلے جاؤ اور جہاں جو چاہو بافراغت کھاؤ البتہ دروازہ میں داخل ہوتے ہوئے سر بسجود ہو کر سجدہ کرتے ہوئے حطہ حطہ کہتے جاؤ ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور ہم نیک کام کرنے والوں کی نیکیوں میں مزید اضافہ کریں گے۔

تفسیر در منثور میں علامہ جلال الدین سیوطی نے اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ ہم اہلبیت کی مثال کشتی نوح اور باب حطہ کی مانند ہے

۱۲۔ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۔

(البقرہ ۶۰)

جب حضرت موسیٰ نے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو اس سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے

علامہ گنجی شافعی نے مناقب الامام امیر المومنین میں ابوالحسن محمد بن علی بن شاذان کی مناقب کے حوالے سے ابن عباس سے جابر ابن عبداللہ انصاری کی روایت لکھی ہے۔

جابر نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے بعد اوصیاء کی تعداد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جابر تم نے بہت اہم سوال کیا ہے، خدا تم پر رحم کرے، میرے بعد ائمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے چشموں کی تعداد کے برابر ہوگی جو حضرت موسیٰ کے عصا سے

سے متعلق پیوستہ ہے

۱۳۰ ۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرۃ ۸۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہی لوگ جنت میں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۹ میں حافظ حاکم حسکانی نے ابو بکر شیرازی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورہ بقرہ کی اس آیت میں جو کہا ہے حضرت علی اور آپ کے اہل بیت کے لیے مخصوص نازل ہوئی ہے اور یہ آیت بھی ہے جو ابن عباس سے حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے علی ہی اول مومن اور پہلا نمازی ہے۔ یہ آیت مصداق نزول اور فرد کامل ہونے کی حیثیت سے حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس وقت علی کی کوئی ثانی صاحب کوئی فرد نہ تھا حضرت علی ہی واحد اور لاشریک فرد تھے جو ان کے ساتھ ایک فرد کامل قرار دیا اور حضرت علی پر صدق ایمان والا ورثہ بھی ہے اور ان کا درجہ بھی ہے۔

شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۱۱ میں حافظ حاکم حسکانی نے نقل کیا ہے کہ امام ابو طاہر مدنی نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کی چار ایسی خصوصیات ہیں جو کسی اور کو نہیں ہیں۔

۱۔ حضرت علی پہلا فرد انسان تھا جس نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔

۲۔ حضرت علی ہی وہ ہستی ہے جو ہر جنگ میں علمبردار ہے۔

۳۔ حضرت علی ہی وہ واحد فرد تھے جو جنگ حنین میں اس وقت ثابت قدم رہے تھے جب تمام صحابہ آپ کو چھوڑ گئے تھے۔

۴۔ حضرت علی ہی وہ ہستی ہے جنہوں نے حضور کو تینوں دشمنوں کی مہم

سے وسعت حاصل ہے۔

۱۴- وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ
(بقرہ ۱۲۴)

جب اللہ نے حضرت ابراہیم کو چند کلمات سے آزمایا اور آپ نے انہیں مکمل کیا۔

ہمارے علماء نے اپنے سلسلہ سند سے مفضل سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق سے سوال کیا کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدم نے اپنے رب سے سیکھے تھے اور جن کے واسطہ سے آپ نے معذرت کی اور آپ کی معذرت قبول ہوئی اور وہ یہ تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ قبول کر لے تو اللہ نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرما دی۔

میں نے عرض کیا۔ یہ جو "فاتمہن" یعنی انہیں مکمل کیا، اس کا کیا معنی ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ان کلمات کو مکمل کیا حضرت قائم تک، وہ بارہ امام تھے اور حضرت ابراہیم کو بھی یہ نو امام بتائے گئے تھے جو امام حسین کے بعد حضرت امام حسین کی نسل میں سے ہوں گے۔

۱۵- قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ
(بقرہ ۱۲۴)

اللہ نے فرمایا میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں تو آپ نے عرض کیا اور میری ذریت میں سے بھی؟ تو ارشاد ہوا مگر یہ شرط ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶ ۔ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (بقرہ ۱۴۲)

کہہ دیں کہ اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے وہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

شواہد التنزیل [illegible]

سے عہدیا ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے اگر تم لوگ علی کو حاکم بنا لو گے تو انہیں ہادی و مہدی پاؤ گے اور تمہیں صراط مستقیم پر چلائے گا۔

۱۷ - وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ ۱۴۳)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسطیٰ بنایا تاکہ تم لوگوں کے گواہ رہو اور رسول تمہارا گواہ رہے۔

در منثور جلد ۱ ص ۱۴۴ پر حاکم حسکانی سے منقول ہے کہ ہمیں محمد بن عبداللہ ابن احمد صوفی نے اپنے سلسلہ سند سے سلیم ابن قیس سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ ... مراد ہم ہی ہیں ہم لوگ ... ہیں اور رسول کریم ہمارے شاہد ہیں اور ہم دنیا پر اللہ کے گواہ ہیں اور ... کی منشاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم سے ہیں امت وسطیٰ بنایا ہے۔

---

۱۸ - وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ (البقرہ ۱۴۳)

جس قبلہ پر تو تھا اسے ہم نے صرف اس لئے بدل دیا کہ ہم معلوم کریں کہ کون ہے جو رسول کی تابعداری کرتا ہے اور کون اپنے پچھلے قدموں پر لوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ یہ تحویل قبلہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے

[illegible] کے لیے بہت بھاری ہے۔

[illegible] سے روایت کی ہے کہ [illegible]
[illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] جس سے [illegible] کی ہے کہ [illegible]
[illegible] انہوں نے یہ آیت پڑھی۔
[illegible] شخص تھا جس نے [illegible]
[illegible] اور پہلا وہ شخص ہے جو آنحضور کے ساتھ [illegible]
[illegible] ابو [illegible] ہے۔ [illegible]

١٩۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرة ١٥٣)	اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ یقیناً اللہ صابرین کے ساتھ ہے

[illegible] ابراہیم نے [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے قرآن میں جس آیت میں یا ایها الذین
[illegible] ہے اس میں علی [illegible] اور امیر المؤمنین ہے
[illegible] چونکہ ان آیات قرآن کریم بہت [illegible] مقامات پر [illegible]
ہم نے ہر جگہ ایک حدیث لکھی ہے۔

٢٠۔ [illegible] الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ	ان صابرین کو بشارت دے جن پر جب مصیبت آئے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے لیے ہیں

اور [illegible] کی [illegible] ان پر ان کے رب کی [illegible] سے [illegible] اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔	(راجعون) اولئک علیهم صلوت من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون البقرہ ۲/۱۵۷

اہلسنت کی [illegible] ایک جید عالم [illegible] الیعب [illegible] صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علی کو جناب [illegible] کی شہادت کی اطلاع [illegible] تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ یہ آیت حضرت علی کے [illegible] اور اقرار توحید کا مظہر ہے [illegible] آیت [illegible] ہے۔

مولف: چونکہ مجموعاً آیات ایک وقت نازل ہوئی ہیں اس لیے تینوں ہی حضرت علی کے حق میں ہیں۔

جب وہ لوگ [illegible] جن کی بات مانی گئی تھی [illegible] اتباع کرنے والوں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے تمام اسباب و تعلقات ختم ہو جائیں گے۔	۲۱۔ اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب (بقرہ ۱۶۶)

حافظ [illegible] نے [illegible] ابن [illegible] سے روایت کی ہے کہ آل محمد کی [illegible] جو شخص [illegible] ہم [illegible] تو [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] آل محمد کی [illegible] حالت [illegible] گی۔

[illegible] آپ [illegible] کی حالت [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] ابھی [illegible] آپ کی [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] ہم [illegible] جب آپ کو
[illegible] پہاڑوں سے نکال کر [illegible] کیا [illegible]
[illegible] کے قتل کا حکم [illegible] تو ہم
[illegible] سے [illegible]
[illegible]

[illegible] کہ میری خدمت [illegible]
[illegible] عبادت [illegible] خدمت گزار [illegible] ان شاء اللہ
[illegible] شہادت [illegible] میری شفاعت [illegible]
[illegible] خدمت [illegible] شفاعت [illegible] میری [illegible]
[illegible] شفاعت کروں گا [illegible]
[illegible] خدمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۲۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔ (البقرۃ ۱۷۲)

[illegible] پاکیزہ [illegible] اور اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر ادا کرو۔

[illegible] سورہ [illegible] علامہ سلیمان [illegible] سے

[illegible] سے، مجاہد اور عکرمہ سے، مجاہد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کی ابتدا یا ایہا الذین آمنوا سے ہوئی ہے اس کا رئیس اور امیر علی ہے۔

۲۳۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

نیکی تو یہ ہے کہ [illegible] خدا اور [illegible] پر ایمان لایا ہو اور دولت خدا کی محبت میں قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو دیدے۔ (البقرہ ۱۷۷)

شواہد التنزیل ج۱ ص۱۲۳ میں حاکم حسکانی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ ابو بکر [illegible] سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى (البقرہ ۱۷۸)

اے ایمان والو! مقتولوں کے سلسلہ میں قصاص تم پر فرض کیا جاتا ہے۔ آزاد کے عوض آزاد، غلام کے عوض غلام اور عورت کے عوض عورت۔

[illegible] ص۲۴۳ پر علامہ [illegible] نے ابن جریر سے، ابن جبیر نے عطا اور عکرمہ سے، عطا اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ نے قرآن میں یا ایہا الذین آمنوا کے عنوان سے جو آیت بھی نازل کی ہے علی اس کا امیر اور مصداق اشرف ہے۔

۲۵۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

بقرہ ۱۸۳

اے ایمان والو روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم عذاب سے ڈرو۔

روح التفسیر پارہ ۲ ص ۲ پر حافظ عالم حسکانی سے [illegible]
[illegible] سے ان کلمات سے خطاب [illegible] سے لوگوں سے کہا جس
[illegible] سے [illegible] کا سب سے اول ہے۔

۲۶۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ

بقرہ ۲۰۷

لوگوں میں سے ایک ایسا شخص ہے جو اپنی جان بیچ ڈالتا ہے خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور اللہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے

حیاۃ القلوب ص ۳۲۵ میں [illegible] سے ثعلبی کی تفسیر سے نقل کیا ہے
کہ حضور نے ہجرت کا [illegible] حضرت علی کو [illegible] کے لئے اپنے
[illegible] ایسے [illegible] ، ہمیں [illegible] کی خاطر۔ [illegible]
[illegible] کی خاطر۔ کیونکہ مشرکین نے آپ کے مکان کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا
آپ فرمایا علی ! میری حضرمی چادر اوپر ڈال کر سو جاؤ۔ حضرت علی سو گئے۔
[illegible] حضرت نے جبرائیل و میکائیل سے فرمایا۔ کہ میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے
کا بھائی بنایا ہے تم میں سے کون اپنی جان دوسرے بھائی پر قربان کرتا ہے
[illegible] نے اپنی زندگی سے محبت کا اظہار کیا۔ تب خدا نے فرمایا کیا تم علی جیسا

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
کی حفاظت کرو۔

[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] کر رہا ہے۔

[illegible] [illegible]

- [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

- [illegible] [illegible] تفسیر [illegible]
- [illegible] [illegible]
- علامہ [illegible] [illegible]
- علامہ ابو بکر [illegible] [illegible]
- علامہ [illegible] [illegible]
- علامہ [illegible] [illegible]
- علامہ [illegible] [illegible]
- علامہ [illegible] تفسیر [illegible]

[illegible] علی النفس ہیں۔

[illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] تھا۔

۲۳ [illegible] | [illegible] تمام [illegible] کے تمام [illegible]

[illegible] | [illegible] داخل [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] اس [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] داخل [illegible] اور

[illegible] ہے۔

۲۴ [illegible] | [illegible] صراط مستقیم

[illegible] | کی ہدایت دیتا ہے۔

[illegible] کے

[illegible] ہے کہ [illegible]

[illegible] صراط مستقیم [illegible]

[illegible] کرو گے۔

تشریح ـــــ یعنی اگر میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں ... کی ... حقیقت پر
پہنچ سکتے تو نہیں مگر جو شخص اس پر چلے گا وہ ... کر سکتا ہے واضح ہو کہ جب
ایسا کیا بھی ہیں۔

انہیں واضح راستہ پر چلنا کیا ہی وہ راستہ جو حدیث سے ہمیں کیا ہے
اور ... سے اس کا ... حق کی ہے۔ حدیث میں ... پر السلام علیہ ...

۲۹- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

سورۃ ۲۵۳

یہ تمام رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے بعض کے مراتب بلند کیے ہیں۔ عیسیٰ بن مریم کو واضح معجزات دیئے ہیں۔ ہم نے جبرئیل روح القدس سے تائید کی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے بعد کی امتیں واضح دلائل آ جانے کے بعد آپس میں جنگ نہیں کرتیں لیکن ان لوگوں نے اختلافات کئے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایمان لائے ہیں اور کچھ کافر رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ جنگ نہ کرتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

[illegible] میں [illegible] سے [illegible] کی سند [illegible]

[illegible] کی ہے کہ [illegible] شخص حضرت علی

[illegible] امیر المومنین [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن میں ان کا نام

[illegible]

[illegible] قرآن میں ہے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] الرسل کی آیت [illegible] ان کا نام [illegible]

[illegible] اگر اللہ چاہتا تو [illegible] کے بعد ان کی [illegible]

ان کے پیش کردہ معجزات سے انکار [illegible] لیکن

[illegible] مختلف ہو گئے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر

[illegible] کے بعد اختلاف ہو گیا [illegible] بات ہے کہ اللہ [illegible]

[illegible] کے [illegible] میں ان کی [illegible]

[illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible]۔

۲۹- یا ایہا الذین آمنوا [illegible]	اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۹ میں [illegible] سے [illegible] ابن عباس

سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے

علی اس کا امیر ہے [illegible] آنحضرت کے [illegible] کی [illegible]

کی ہے یہاں بھی علامہ کراجکی نے [illegible] میں کیا ہے۔

۳۰ - فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ
لَهَا — بقرہ ۲۵۶

جو شخص طاغوت کا انکار کرکے خدا پر ایمان
لا چکا ہو اس نے اس مضبوط رسّی کو
تھام لیا جس میں انقطاع نہیں ہے

غایۃ المرام صفحہ ۲۴۸ علامہ بحرانی نے محمد [illegible] کے حوالہ سے عبداللہ بن [illegible] سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ [illegible] عروۃ الوثقیٰ [illegible] صفحہ ۲۴۸ پر [illegible] اہلسنت کے [illegible] سند کے [illegible] بن شاذان [illegible] امام [illegible] سے [illegible] آپ نے طاہرین کے [illegible] روایت کی ہے کہ [illegible] فرمایا ہے میرے بعد [illegible] ہوں گے۔

۳۱ - مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ — زمر ۲۹

[illegible] جو [illegible] میں [illegible]
[illegible] کرتے ہیں

شواہد التنزیل ص ۱۰۱ میں حاکم حسکانی نے ابو الطفیل [illegible] کے [illegible] سلام [illegible] سے [illegible] ہے کہ [illegible] حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۲ - مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا
مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا
وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ — بقرہ ۲۶۵

جو لوگ اپنا مال [illegible] کی خوشنودی
حاصل کرنے اور اپنی ذات [illegible]
کے [illegible] کے لئے خرچ
کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ جیسی

[illegible]

اس تقسیم کے بعد یہ سوال ہے کہ مذکورہ روایت حضرت [illegible] و حضرت علی میں

○ البدایہ والنہایہ ج ۷ صفحہ ۳۵۹ میں ابن کثیر نے روایت کی ہے کہ حضور نے دانائی کو حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کر دیا اس میں نو حصے تنہا علی کو دیئے اور ایک حصہ تمام لوگوں میں تقسیم کیا گیا

○ کنز العمال ج ۶ صفحہ ۱۵۳ میں علی متقی نے بھی حدیث روایت کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی میں بھی یہ حدیث مروی ہے

○ اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۲۲ میں ابن اثیر نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

○ علامہ محب طبری نے ریاض النضرہ صفحہ ۱۹۴ پر یہی حدیث نقل کی ہے

○ مناقب خوارزمی صفحہ ۴۹ پر جناب [illegible] مذکورہ حدیث کو [illegible] سے نقل کی ہے، [illegible] کہ علی [illegible] کے [illegible] حصہ [illegible] شریک ہیں۔

○ کنز العمال کے حاشیہ منتخب کنز العمال ج ۵ صفحہ ۳۱ و ذخائر العقبیٰ صفحہ ۷۸ [illegible]

○ مسند احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ ۳۳۱ اور صفحہ ۱۹۹ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

○ [illegible] کی [illegible] ج 3 صفحہ ۳۲ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

نوٹ: یہ خیال رہے کہ خود آنحضور اس سے مستثنیٰ ہیں، کیونکہ آنحضرت ہر حالت میں ہر حیثیت میں حضرت علیؑ سے افضل ہیں، یہی صورت بعض احادیث کی بنا پر مثلاً حضرت مریم [illegible] حضرت فاطمہؑ کی [illegible] سے بعض جہاں [illegible] خود حضور مستثنیٰ ہو گئے۔

۲۷۴. الذین ینفقون اموالہم بالیل والنہار سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔	جو لوگ اپنا مال رات میں اور دن میں خفیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا نہ غمگین و ملال

البقرہ ۲/۲۷۴

امام شوکانی صاحب فتح القدیر کے حوالے سے عبدالوہاب بن مجاہد سے
وہ اپنے باپ مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کے پاس
چار درہم تھے آپ نے ایک درہم رات میں، ایک درہم دن میں، ایک درہم پوشیدہ
اور ایک درہم علانیہ خرچ کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
اس کے علاوہ دیگر مفسرین نے بھی آیت کا شان نزول یہی بیان کیا ہے مثلاً۔
تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۴۸ میں علامہ آلوسی سے
تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۰۸ پر علامہ خازن سے
الصواعق المحرقہ کی فصل دوم میں علامہ ابن حجر سے۔
الدر المنثور جلد اول میں علامہ سیوطی سے۔

---

۲۷۷. ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ البقرۃ ۲۷۷	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے اور نماز پڑھی زکوٰۃ دی ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ حزن۔

شروع ... پر حافظ ... سے ملی ... کی ... سے ملی
سے نظر ... سے اور تفسیر ... یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں
الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہے ۔ پہلی ... ہے اور ... ہے ۔ یعنی
عمل کی بات ... یہی حقیقت معلوم ہے کہ اگر وہ ایمان ... کے ... دوسروں کی ...
اس کے مقابلہ میں کارآمد ہو جاتی ہیں۔

مولف — یہ سوال ہے کہ ... [illegible] ... سے متعلق ... ہے
یا ایہا الذین آمنوا ... [illegible] ... کیونکہ ... [illegible] ... اور اس
... [illegible] ... بیان ... اور ... کے ... بیان کرنا ہے ...
... مذکورہ بالا ... [illegible] ... بیان ... [illegible]

چونکہ ... [illegible] ... قرآن ... [illegible]
اس سلسلہ ... کی تفسیر کے ... [illegible]
... [illegible]
قرآن میں ... [illegible] ... کی ... [illegible]
پیش کرتے ہیں

سُوْرَۃُ بَقَرَۃ

۱ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ...
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ	... عمل کیے ...
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	... ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی
۲ ... [illegible]	اور ... [illegible]

گئے وہ [illegible] ہیں۔

جو لوگ ایمان لائے عمل صالح کئے

اور صبر کی۔

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا وہ عذاب

[illegible] نہیں [illegible]

جو لوگ ایمان لائے عمل صالح کئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو لوگ ایمان لائے عمل صالح کئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو لوگ ایمان لائے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورہ آل عمران

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أجورهم (١٧٣)

سُوْرَةُ الْمَائِدَة

٨۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ وأجر عظیم (٩)

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے

٩۔ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا (٩٣)

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والے اگر کوئی چیز نوش کریں تو کوئی حرج نہیں۔

سُوْرَةُ الْأَعْرَاف

١٠۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا إلا وسعھا (٤٢)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ہم انہیں ان کی طاقت کے مطابق تکلیف دیتے ہیں۔

سُوْرَةُ یُوْنُس عَلَیْہِ السَّلَام

١١۔ لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات بالقسط (٤)

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو عدل سے جزا ملے گی۔

١٢۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بإیمانھم (٩)

ایمان لانے والوں اور عمل صالحہ کرنے والوں کو ان کے ایمان کی بدولت اللہ ہدایت دیتا ہے۔

١٣۔ سُوْرَةُ ھُوْد (علیہ السلام)

الا الذین صبروا وعملوا

جو لوگ ایمان لائے اعمال صالحہ اور

ثواب ... (۱۲/۲۲۹)

وہی تو ثواب میں اچھا دلی۔

الرعد

الذين آمنوا وعملوا الصالحات طوبى لهم وحسن مآب (۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے ان کے لئے انجام کی خوشخبری ہو

ابراهيم عليه السلام (۱۴)

وأدخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات جنات (۲۳)

ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

الكهف

إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات إنا لا نضيع أجر من أحسن عملا (۳۰)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے ہم کبھی اچھے عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس نزلا (۱۰۷)

ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کی جنت الفردوس میں مہمانی کی جائے گی۔

مريم عليها السلام (۱۹)

إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا (۹۶)

ایمان لانے والوں اور اعمال صالح کرنے والوں کو اللہ محبت عنایت کرے گا۔

الحج

إن الله يدخل الذين آمنوا

ایمان لانے والوں اور اعمال صالح

وعملوا الصلحت جنت
تجري من تحتها الانهر ان
الله يفعل ما يريد ۱۴

۴۰۔ ان الله يدخل الذين
آمنوا وعملوا الصلحت جنت
تجري من تحتها الانهر يحلون
فيها من اساور من ذهب ولؤلؤا
ولباسهم فيها حرير ۲۳

۴۱۔ فالذين آمنوا وعملوا
الصلحت لهم مغفرة ورزق
كريم ۵۰

۴۲۔ فالذين آمنوا
وعملوا الصلحت في
جنت النعيم ۵۶

سورة النور

۴۳۔ وعد الله الذين آمنوا
منكم وعملوا الصلحت
ليستخلفنهم في الارض ۵۵

سورة الشعراء

الا الذين آمنوا و

کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ باغات میں
داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں جاری
ہونگی۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور اعمال صالحہ
کرنیوالوں کو باغات میں داخل کریگا
جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ان لوگوں کو
سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی اور
لباس ریشمی ہوگا۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں
کیلئے مغفرت اور عزت کی روزی
ہے۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ
کرنیوالے نعمت کے باغات
میں ہونگے۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے
اور اعمال صالحہ کئے ان سے اللہ
وعدہ کرتا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ
بنائے گا

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور

وعمل صالحا ولا يلقاها الا الصابرون (القصص) ۸۰	اعمال صالح کئے ان کے لئے اللہ کا اجر بہتر ہے اور یہ صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے۔

سورة العنكبوت

۷ والذين آمنوا وعملوا الصالحات لنكفرن عنهم سيئاتهم / ۷	جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالح کئے ہیں ہم ان کے گناہ معاف کر دیں گے۔
۹ والذين آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنهم في الصالحين ۹	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ہم ان کو نیکوں میں داخل کریں گے۔
۵۸ والذين آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم من الجنة غرفا / ۵۸	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ہم انہیں جنت کے محلات الاٹ کریں گے۔

سورة الروم

۱۵ فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فهم في روضة يحبرون ۱۵	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے وہ جنت میں خوش و خرم ہوں گے۔
۴۵ ليجزي الذين آمنوا وعملوا الصالحات من فضله (۴۵)	تاکہ اللہ اپنی عنایت سے ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے۔

سورۃ لقمان

۳۰- ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم / ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کے لیے جنات نعیم ہوں گی۔

سورۃ السجدہ

۳۱- أما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلهم جنات المأوى / ۱۹

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کیلئے جنت ماوی ہو گی۔

سورۃ سبا

۳۲- لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک لهم مغفرة / ۴

تاکہ اللہ اہل ایمان اور اعمال صالح کرنیوالوں کو جزا دے اور مغفرت انہی کے لیے ہے۔

سورۃ فاطر

۳۳- والذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم مغفرة وأجر کبیر / ۷

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کیلئے مغفرت اور بہت اجر ہو گا۔

سورۃ ص

۳۴- الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما هم / ۲۴

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور ایسے لوگ بہت کم ہی ہوں گے۔

۳۵- ام نجعل الذین آمنوا

کیا ہم اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے

عملوا الصالحات كالمفسدين
في الأرض ٢٨

والوں کو فساد کرنے والوں کی
طرح بنا دیں گے۔

٣٦- وما يستوي الأعمى
والبصير والذين آمنوا و
عملوا الصالحات ولا المسيء ۔
٥٨/

اندھا اور دیکھنے والا
اور ایماندار اور نیک عمل
کرنے والے اور بدعمل
برابر نہیں ہو سکتے۔

سورة فصلت:

٣٤- إن الذين آمنوا وعملوا
الصالحات لهم أجر غير
ممنون ٨/

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال
صالحہ کئے ان کے لیے بے انتہا
اجر ہوگا۔

سورة الشورى:

٣٥- والذين آمنوا وعملوا
الصالحات في روضات الجنات
٢٢

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ
کئے وہ جنت کے باغات میں
ہوں گے۔

٣٦- ذلك الذي يبشر الله
عباده الذين آمنوا وعملوا
الصالحات ٢٣

یہ وہ ہے جس کی بشارت
اللہ اپنے مومن اور اعمال صالحہ کرنے والے
بندوں کو دیتا ہے

٣٧- ويستجيب الذين آمنوا
وعملوا الصالحات ويزيدهم
من فضله ٢٦

اللہ اہل ایمان و اعمال صالحہ کرنے
والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی
عنایات میں اضافہ کرتا ہے۔

٣١ - أم حسب الذين اجترحوا السيئات أن نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم / ٢١

جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان کے برابر مقام دیں گے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے۔

٣٢ - فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيدخلهم ربهم في رحمته ٣٠

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے خدا انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں داخل کریگا۔

سورة محمد (صلى الله عليه وآله وسلم)

٣٣ - والذين آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل على محمد وهو الحق من ربهم كفر عنهم سيئاتهم

جو لوگ ایمان لائے، اعمال صالح کئے اور محمد پر نازل کردہ پر ایمان لائے جو کہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ ان کے گناہ ان سے دور کردیگا۔

٣٤ - إن الله يدخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات جنات / ١٢

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

سورة الفتح

٣٥ - وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة وأجرا عظيما

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سورة الطلاق

٣٦ - يخرج الذين آمنوا

اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے

عملوا الصالحات من ظلمات الى النور/

دوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیگا۔

سورة الانشقاق

٤٧- الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم أجر غير ممنون ٢٥

ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے اجر ہوگا

سورة البروج

٤٨- ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لئے جنت ہوگی

سورة التين

٤٩- الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلهم أجر غير ممنون ٦/

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لئے اجر ہوگا۔

سورة البينة

٥٠- ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية ٧/

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے یہی کائنات کے بہترین فرد ہیں

سورة العصر

٥١- الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق ٣/

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور حق کی وصیت کی۔

۲۸۲ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۔ بقرہ ۲۸۲	اے ایمان والو اگر تم کسی مدت مقررہ تک کے لئے قرض دو تو اسے لکھ لو

مستدرک [illegible] جلد ۳ ص ۹۵ میں خوارزمی سے اور [illegible] میں

آنحضور سے [illegible] کے [illegible] ابو سعید سے روایت کی ہے کہ آنحضور

نے فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو رب العزت نے مجھ سے فرمایا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

میں نے عرض کیا [illegible] [illegible] بیان [illegible] ہیں

اللہ نے فرمایا ۔۔۔۔ تم نے سچ کہا ہے [illegible] [illegible]

میں نے عرض کیا ۔۔۔ اپنی امت کے [illegible] [illegible]

[illegible] ۔۔۔۔ کیا علی [illegible]

میں نے عرض کیا ۔۔۔ ہاں [illegible]

اللہ نے فرمایا [illegible] میں نے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] مخلوق کو دیکھا تو ان میں سے تجھے منتخب کر لیا [illegible]

جیسے [illegible] ایک نام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تجھے [illegible] دیا گیا تھا ۔

پھر میں نے دوسری مرتبہ [illegible] قدرت سے اپنی مخلوق کو دیکھا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] میں نے تجھے علی کو حسن و حسین کو اور [illegible] [illegible]

[illegible] پیدا کیا ہے پھر تمہاری ولایت آسمانوں اور زمین پر پیش کی [illegible]

اسے قبول کر لیا میرے نزدیک وہی لائق ہے۔ اور جس نے تمہاری ولایت کا انکار
کیا میری نگاہ میں وہ کافر ہو گیا ہے۔

اے محمدؐ! کیا تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا ہاں میرے اللہ!

اللہ نے فرمایا: عرش کے دائیں جانب دیکھو، جب میں نے عرش کے دائیں جانب
دیکھا تو مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی ابن حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ
ابن جعفرؑ، علی ابن موسیٰؑ، محمد بن علیؑ، علی ابن محمدؑ، حسن بن علیؑ اور مہدی ابن حسن
دکھائی دیئے اور یہ نور سے عبادت میں مصروف تھے۔ مہدیؑ ان میں کوکب دری
کی طرح منور نظر آ رہا تھا۔

اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ یہ میری طرف سے میری مخلوق پر حجت ہیں اور
مہدی تیرا اور تیری عترت کا انتقام لینے والا ہے اور میرے دشمنوں کو
قتل کرنے والا ہے۔

چنانچہ مودۃ القربیٰ ص ۳۹۶ پر علامہ سلیمان قندوزی نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے

۴۳۸۔ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
بقرہ ۲۸۵

جو کچھ اللہ کی طرف سے ان پر نازل
کیا گیا ہے اس پر رسول اور مومنین ایمان
لا چکے ہیں ہر ایک خدا، ملائکہ، کتب
اور انبیاء کے سب پر ایمان
رکھتا ہے۔

علامہ خوارزمی نے مقتل الحسین ج ۱ ص ۹۵ پر اور علامہ حموینی نے لکھا ہے

ابو علی سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ

جس رات مجھے معراج پر پہنچایا گیا اس رات اللہ نے فرمایا۔

جو کچھ رسول کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول ایمان لا چکا ہے

میں نے عرض کیا۔ اور مومنین بھی

اللہ نے فرمایا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ آپ امت میں کسے چھوڑ کے آیا ہے؟

میں نے عرض کیا۔ جو امت کے بہترین فرد کو۔

اللہ نے فرمایا۔ کیا علیؑ کو؟

میں نے عرض کیا۔ ہاں۔

رب العزت نے فرمایا۔ اے محمدؐ! میں نے ایک نگاہ قدرت سے تجھے
چن کر منتخب کیا اور اپنے نام سے تیرا نام مشتق کیا۔ جہاں کہیں میرا ذکر ہوگا تیرا
ذکر بھی ہوگا۔ میں محمود ہوں تو محمد ہے۔ پھر میں نے علیؑ کو منتخب کیا۔ اور
اپنے نام سے اس کا نام مشتق کیا۔ میں علی ہوں وہ علیؑ ہے۔
اے محمدؐ! میں نے تجھے علیؑ کو حسنؑ، حسینؑ اور دیگر حجتیں جو میری تمام
آپ کی ذریت سے ہیں پیدا کیا ہے۔ پھر تمہاری ولایت کو کائنات پر پیش کیا۔ جس
نے اسے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین سے ہوگا اور جس نے انکار کیا میرے
نزدیک وہ کافر ہے۔

اے محمدؐ! اگر کوئی شخص میری عبادت کرتے کرتے خشک مشکیزہ کی طرح ہو
پھر میرے دربار میں تمہاری ولایت سے منکر ہو کر آئے تو میں اس کا کوئی عمل قبول نہیں
کروں گا

اے محمدؐ! کیا تم چاہتے ہو کہ انہیں دیکھو؟ میں نے عرض کیا ہاں اے

نے فرمایا۔ عرش کی بائیں جانب دیکھو میں نے دیکھی تو علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ،
حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفرؑ ابن محمدؑ، موسیٰؑ ابن جعفرؑ، علی بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ۔
علیؑ ابن محمدؑ، حسنؑ ابن علیؑ اور مہدیؑ ابن الحسنؑ دریائے نور میں معروف عبادت
تھے، مہدیؑ ان تمام کے درمیان درخشندہ ستارے کی مانند تھا۔
خدا نے فرمایا۔ اے محمدؐ یہ میری طرف سے حجت ہونگے اور مہدیؑ تیرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

سُورَۃُ آلِ عِمرَان

اس سورت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پندرہ آیات ہیں

۱— وما يعلم تأويله إلا الله والراسخون في العلم (۷)

۲— قل أؤنبئكم بخير من ذلكم الى وقنا عذاب النار (۱۵، ۱۶)

۳— يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا (۳۰)

۴— إن الله اصطفى آدم ونوحا وآل إبراهيم (۳۳)

۵— قالت هو من عند الله (۳۷)

۶— إن الله ربي وربكم فاعبدوه (۵۱)

۷— وأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات (۵۷)

۸— فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم (۶۱)

۹— يا أيها الذين آمنوا إن تطيعوا فريقا (۱۰۰)

۱۰— ومن يعتصم بالله (۱۰۱)

۱۱— يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته (۱۰۲)

۱۲— واعتصموا بحبل الله (۱۰۳)

۱۳— ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير (۱۰۴)

۱۴— يوم تبيض وجوه وتسود وجوه الى هم فيها خالدون (۱۰۶، ۱۰۷)

۱۵— كنتم خير أمة أخرجت للناس (۱۱۰)

۹ ضربت عليهم الذلة اين ما ثقفوا (۱۱۲)

۱۰ يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم (۱۱۸)

۸ افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم (۱۴۴)

۱۶ ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا (۱۴۴)

۲۰ وما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا (۱۴۵)

۲ وكاين من نبي قاتل معه ربيون كثير (۱۴۶)

۱۲ ثم انزل عليكم من بعد الغم امنة (۱۵۴)

۲۲ الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح (۱۷۲)

۲۳ الذين قال لهم الناس الى والله ذو فضل عظيم (۱۷۳، ۱۷۴)

۲۵ فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز (۱۸۵)

۲۶ ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب (۱۸۶)

۲۸ ثوابا من عند الله والله عنده حسن الثواب (۱۹۵)

۲۸ لكن الذين اتقوا ربهم لهم جنات (۱۹۸)

۲۹ يا ايها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (۲۰۰)

سورہ آلِ عمران

۱. وما يعلم تاويله الا
الله والراسخون في العلم يقولون
آمنا به كل من عند ربنا وما يذكر
الا اولوا الالباب۔ آل عمران ۷

قرآن کی تاویل نہ اللہ اور راسخون فی العلم
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ راسخین فی العلم
کہتے ہیں کہ یہ نازل ہوا ہے سب
اس کا رب سے ہے ہم اس پر ایمان
لاتے ہیں۔ اور دانشمندوں کے سوا
کوئی تذکرہ نہیں کرے گا۔

الاصابہ فی تمییز الصحابہ ج ۲ ص ۱۲ ابن حجر نے دلیل سے اخضر ابن ابی الاخضر سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں تنزیل قرآن پر جنگ
کرتا ہوں اور علی تاویل قرآن پر جنگ کرے گا۔

مؤلف — اس حدیث کا واضح مقصد ہے کہ علی کو تاویل قرآن کا علم
تھا ورنہ تاویل پر جنگ لڑنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔

کنز العمال ج ۶ صفحہ ۳۹۰ روایت ۱۰۳ میں مشتق کنز میں ابوذر سے روایت کی
ہے کہ میں حضور کے ساتھ تھا۔ آپ نقیع میں تھے۔ جس ذات کے قبضہ
قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! تمہارے درمیان ایک ایسا شخص ہے
جو میرے بعد اس طرح تاویل قرآن پر جنگ لڑے گا جس طرح میں نے مشرکین

کے ساتھ تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے اور تاویل قرآن پر جنگ ان کا حصہ ہے وہ توحید و رسالت کی گواہی بھی دیتے ہوں گے ان سے جنگ کرنا ان کے لیے بڑی مشکل ہوگی. حتیٰ کہ وہ رسول خدا علی پر طعنہ زنی کریں گے علی کے اس عمل سے ناراض ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ کشتی توڑنے بچے کو مارنے اور دیوار سیدھی کرنے پر حضرت خضر پر ناراض ہوئے تھے حالانکہ یہ سب درست و حالات کے مطابق تھا.

آپ سے سوال کیا گیا کیا تاویل قرآن پر جنگ کرنے والے ابوبکر و عمر ہوں گے فرمایا نہیں بلکہ وہ علی، کھجور کے پتوں کی مرمت کر رہے تھے. آپ نے فرمایا نہیں بلکہ صاحب النعل

ینابیع المودہ صفحہ ۵۲ پر علامہ قندوزی حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا وہ لوگ کہاں ہیں جو سمجھتے تھے کہ ہم راسخ فی العلم ہیں مگر وہ نہیں. حالانکہ وہ جھوٹے تھے اور ہمارے خلاف باغی تھے. اللہ نے ہمیں بلند کیا اور انہیں پست کیا. اللہ نے ہمیں علم سے نوازا اور انہیں محروم رکھا. اللہ نے ہمیں اپنی رحمت میں داخل کیا اور انہیں باہر نکال دیا.

شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۰ میں حاکم حسکانی نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد علی لوگوں کو تاویل قرآن کی وہ تفسیر دے گا جس سے لوگ بے بہرہ ہوں گے.

ایک روایت میں یوں ہے: علی لوگوں کو وہ تاویل قرآن بتائے گا جس سے وہ لاعلم ہوں گے.

ینابیع المودہ صفحہ ۔ علامہ قندوزی نے یحییٰ ابن ام الطویل کے ذریعے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ اگر میں کبھی نزول قرآن کے وقت موجود نہ ہوتا تھا تو واپسی پر نبی اکرم سب سے پہلے مجھے قرآن کریم کی وہ آیات حفظ کراتے تھے. اور فرماتے

تھے۔ یا علی! تیرے بعد اللہ نے یہ آیات نازل کی ہیں۔ پھر مجھے ان آیات کی تاویل اور تشریح کی تعلیم دیتے۔

۴۔ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

البرہان ج ۱ ص

ان سے پوچھو کیا میں تمہیں اس سے بھی اچھی بات بتاؤں۔ جو لوگ متقی ہونگے ان کے لیے اللہ کے ہاں ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ وہاں انہیں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔ اللہ بندوں کے معاملے میں بصیرت رکھتا ہے جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے ہیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۲۷ پر حاکم حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی، جناب حمزہ اور عبیدہ بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۔ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۔

وہ دن یاد رکھو جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور برا عمل حاضر ہوگا اور وہ خواہش کرے گا کاش اس کے اور برے اعمال کے درمیان بہت بڑا فاصلہ

شواہد التنزیل ج۱، ص ۱۲۳ حدیث ۱۶۶ پر علامہ حسکانی نے علی بن احمد سے علی سے
فاطمہ بنت حسین سے، فاطمہ نے اپنے والد حسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
ہم وہ ہیں جنہیں مصطفیٰ کیا گیا ہے۔ ہم وہی ہیں جو ظلم تلے دبے گئے ہیں۔ ہم عترتِ رسول
ہیں جس نے ہماری نصرت کی گویا اس نے نصرتِ رسول کی۔ جس نے ہمیں رسوا
کرنے کی کوشش کی گویا اس نے نبی اکرم کو رسوا کرنے کی کوشش کی۔ ہم اور ہمارے
دشمن اس دن جمع ہوں گے جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور برا نامۂ اعمال
پیش ہوگا اور لوگ اپنے برے اعمال اور اپنے درمیان طویل فاصلے کی خواہش کر رہے
ہوں گے۔

مؤلف —— یعنی ہم وہ افراد ہوں گے جن کا اعمالنامہ نیکیوں سے پُر ہوگا۔
اور ہمارے عدو وہ افراد ہوں گے جن کا اعمالنامہ برائیوں سے پُر ہوگا۔ اور
ان کی خواہش ہوگی کہ کاش ہمارا اعمالنامہ ہمارے سامنے ہی نہ ہوتا۔

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔	اللہ نے آدم و نوح، و آل ابراہیم و آل عمران کو عالمین سے مصطفیٰ کیا ہے۔

شواہد التنزیل ج۱ ص۱۱۳ حدیث ۱۶۷ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر بن ابوالحسن سے
اس نے اعمش سے، اعمش نے شقیق سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ
بن مسعود کے مصحف میں "آل عمران" کے بعد "آل محمد" لکھا دیکھا ہے۔
علامہ حسکانی لکھتے ہیں: اگر آل عمران کے بعد آل محمد کی قراءت ثابت نہ بھی ہو تو بھی آل
محمد کے اس آیت میں شامل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ آل ابراہیم میں یہی تو ہیں

مولف۔ اس مجرا اصل حوالہ شامل فکر رہ سکے تحقیق چونکہ تفسیر نمبر قرآن کے بعد تفسیر درمنثور سے تھے اس لیے اس تفسیر کی تحقیق تفسیر آل عمران کا حوالہ یا تحقیق تفسیر آل عمران ہوگی۔ جیسے ابن مسعود سے تفسیر کی روایت کے مطابق لکھا ہوگا۔

۵۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ	بی بی نے کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

تفسیر بیضاوی — علامہ بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جناب فاطمہ زہرا نے آنحضرت کی خدمت میں دو روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا۔ چونکہ روٹیاں کم تھیں اس لیے آنحضرت نے اس خیال سے کہ کہیں زہرا نے اپنا اور بچوں کا حصہ بھی نہ دے دیا ہو آپ نے واپس کر دیا جب بی بی واپس گھر گئیں بی بی واپس لیکر چلی گئیں تو آپ نے فرمایا اچھا بیٹی لاؤ جب بی بی دوبارہ لائیں اور آپ نے طبق سے رومال اٹھایا تو طبق روٹیوں اور گوشت سے پُر تھا آنحضرت نے پوچھا بیٹی یہ روٹیاں اور گوشت کہاں سے آگیا۔

بی بی نے جواب دیا: اللہ نے دیا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق عنایت فرماتا ہے۔

آنحضرت نے فرمایا اس اللہ کی حمد ہے جس نے تجھے مریم جیسا بنا دیا۔

پھر آپ نے حضرت علی، امام حسن اور امام حسین کو بلا کر دسترخوان پر بٹھایا۔ تمام سیر ہو گئے۔ پھر بھی کھانا ویسے کا ویسا۔

۶۰ - إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ آل عمران ۵۱	بیشک وہ تمہارا تمام کا رب ہے پس اس کی عبادت کرو یہی صراط مستقیم ہے

تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۰۲ پر مولف نے ابو الحسن بخاری کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ "حضرت امام صادق نے فرمایا کہ یا علی ، قرآن میں جو کچھ ہے وہ "صراط مستقیم" ہے۔ اور تم صاحب الصراط ہو۔

مولف ——— اس سے ظاہر ہے کہ عبادت صراط مستقیم ہے لیکن اس کے بعد حضرت علی صراط مستقیم ہیں۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ جو اللہ کی عبادت کرے گا لامحالہ آپ کی اتباع کرے گا اور جو آپ کی اتباع کرے گا وہ اللہ کی عبادت کرے گا۔ کیونکہ آپ کی اتباع بھی حکم خدا ہی ہے

---

۷۰ - وَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ آل عمران ۵۷	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کریں گے انہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔

مناقب امام ص ۲۲۶ پر علامہ مجلسی نے مولف شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابوبکر صدیقی سے اور انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کوئی ایسی چیز تعلیم فرمائیے جو میرے لیے سود مند ہو

آپ نے فرمایا۔ احسان کیا کرو دنیا اور آخرت میں نفع دیکھو گے

اتنے میں حضرت علی آ گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کی بیٹی آپ کی زیارت کی مشتاق

[illegible]

[illegible]

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

آل عمران

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

وہ نماز پڑھیں میں بھی ان کے ساتھ ہوں اس کے بعد جعفر راضی ہو گئے تھے چنانچہ وہ مسلمان
ہو گئے۔

○ علامہ مرتضیٰ دمشقی رسالہ ایمان ابو طالب پر حاشیہ صفحہ نمبر ۱۵ پر صفحہ ۱۰۲ میں لکھتے ہیں
کہ لکھا ہے کہ جب ایک دن ابو طالب حضرت علیؑ کو تلاش کرتے ہوئے ہی مولا علیؑ کے
گھر تشریف لائے اور آنحضرتؐ کو دیکھا کہ وہ امام حسینؑ کی طرح نماز میں مشغول تھے۔ جناب ابو طالب
آنحضرتؐ کے پیچھے تھے اور حضرت علیؑ جناب ابو طالب کے پیچھے تھے آپ نے فرمایا اے جعفر
میں دعا کرو اور تم سب آپ ہی کہا

یہیں دیکھ کر آنحضرتؐ نے ان سے کہا کہ خوش ہوا کہ اپنے چچا کا معلوم ہوا ایسا کر
کے ہم نگہبانی کرتا رہا ان کر آپ تو ہی ساتھ چھوڑنے والے نہیں تو پھر آپ سب مل کر ان کی حفاظت کرو
گے اور ہمارے تک کوئی مصیبت نہ پہنچے

○ سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۴۳ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا
علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے جسم سے نسبت ہے۔

مؤلف۔ مقصود یہ ہے کہ علی اور میں ایک دوسرے سے الگ اور جدا
نہیں ہو سکتے ہیں۔ مسئلہ نظر او فکر و تدبر کی ہے جو ظاہر ہے

○ کتاب الطالب صفحہ ۱۲ میں حضرت سے مروی ہے کہ میں اور علی نگاہ قدرت
میں ایک نور تھے جو اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا تھا اور یہ تخلیق آدم سے چودہ ہزار
برس پہلے کی بات ہے جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو وہ نور ان کی پشت میں رکھا
گیا۔ وہ نور ہم دونوں ساتھ ساتھ منتقل ہوتا رہا جناب عبدالمطلب کے بعد اس نور
کے دو حصے کئے گئے ایک حصہ کو اپنے میرے والد جناب عبداللہ کو اور ایک حصہ
کو اپنے علی کے والد ابو طالب کو دیا گیا۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ۔

اے ایمان والو! اگر تم نے اہل کتاب کی اطاعت کی تو تمہیں پھر سے کافر بنا دیں گے

○ حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۴ پر حافظ ابو نعیم نے اعمش سے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے ابن عباس نے حضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی یا ایہا الذین آمنوا مگر یہ کہ علی اس کا امیر اور راس المومنین ہے۔

وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

آل عمران ۱۰۱

جس نے اللہ سے تمسک کیا وہ صراط مستقیم کی جانب ہدایت حاصل کرے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۹ میں حاکم حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابو جعفر سے [illegible] ابو الزبیر سے [illegible] عبداللہ سے اور جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت سے مروی ہے۔

[illegible] علی [illegible] جس نے ان کا دامن تھام لیا وہ صراط مستقیم تک پہنچ گیا۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ ص ۱۱۳ پر بعض الفاظ کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

مؤلف ——— حمید الحموینی [illegible] صاحب کتاب [illegible] کے مصنف [illegible] کے حق میں کہتے ہیں

ملاحظہ فرمایئے

کثر الشک والخلاف فکل	اختلافات و شک کی ہے زیادتی اور ہر
یدعی الفوز بالصراط السوی	شخص مدعی ہے صراط مستقیم کا ہونے کا
فاعتصامی بلا الہ سواہ	میرا تمسک لا الہ الا اللہ ہے اور مجھ کو
ثم حبی لاحمد و علی	محبت احمد و علی سے ہے
فاز کلب بحب اصحاب کہف	اصحاب کہف کا کتا محبت سے نجات پا گیا
کیف اشقی بحب آل النبی	آل محمد کی محبت میں کیسے محروم رہوں گا

○ تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۴۰۶ اس روایت کی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترمذی نے تمسک کا ذریعہ شرط عمل اور اولاد علی سے محبت ہو یعنی سب کا طریقہ علی اور اولاد علی سے تمسک سے قبل ہوتا ہے جو ابتدا ہی کا اقرار و اعتراف ہے ۔

۱۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ۔ عمران ۱۰۲

اے ایمان والو اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح کہ ڈرنے کا حق ہے

اس آیت کا مطلب ہے کہ خدا کی اطاعت کا حق ادا کرو جس کی وضاحت اور تفصیل قرآن میں آئی ہے اور عقیدہ اور عمل کو صحیح بناؤ اس میں کامیابی ہے ۔

۱۲۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ آل عمران ۱۰۳ ۔

تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقہ بندی نہ کرو ۔

○ مسند امام احمد ۳۲۲ میں حضرت علیؓ سے امام حسن کے پوتے ابو عبد الرحمن کی
باب امامت ... الحجر والی الحجرة الطاهرة سے مروی ہے سائب بن یزید سے
... سے سعید بن جبیر سے ... حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ
ہم حضورؐ کی صحبت میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کی۔
یا رسول اللہ ... آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو وہ
حبل اللہ کیا ہے جس کو ہم مضبوط پکڑا کریں؟
آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا،
اس کو مضبوط پکڑو یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

○ صحیح بخاری ص ۱۴۲ میں ... سے ... روایت
سے روایت کی ہے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے فاطمہؑ میرا دل ہے، فاطمہؑ کے بیٹے
میرے دل کا ثمر ہیں فاطمہؑ کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور ...
... کے امام ہیں ... اللہ کی مضبوط رسی ہیں ... اور ان کی مخلوق
کے ... ہیں جس نے ان سے تمسک کیا نجات پا گیا ...
... ہوگا۔

○ ینابیع المودۃ ص ۱۱۹ اور صواعق محرقہ ص ۹۰ ... روایت کے
ذیل میں ... کی متعدد احادیث ملیں گی

۱۰۴۔ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ

تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے جو نیکی کی دعوت دیتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے ... یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔ نجات پانے والے ہوں گے ۔

شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۲۹ میں علامہ حسکانی نے محمد بن علی بن مغزلی سے روایت ہے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مجھے سلمان فارسی نے بتایا ہے کہ یا علی جب تم یہاں حضور کے ساتھ بیٹھے تھے اور آپ تشریف لا رہے تھے تو حضور نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ اللہ کے گروہ کے ہیں اور سلمان یہ شخص اور اس کا گروہ ہی کامیاب ہوں گے

۴۳ ۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ
وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ وَأَمَّا
الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي
رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔

آل عمران ع ۱۲

اس دن کو یاد کرو جس دن کچھ چہرے سفید ہو جائیں گے اور کچھ سیاہ ہوں گے ۔ تو جن کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا اب چکھو کفر کرنے کی سزا کا مزہ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور یہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۔

علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابو امامہ سے مروی ہے کہ یہ خوارج ہیں جو چہرے سے مشہور ہو گئے حضرت علی کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے ہو گئے ، جب ابو امامہ نے ، دمشق کی سیڑھیوں پر دیکھا تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں ، اور کہا جہنم کے کتے ہیں اور یہ آسمان کے سایہ تلے سب سے بدترین لوگ ہیں ۔ اور یہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والوں میں سے بدتر ہیں وہ مقتول

میں جوان لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے۔

ابوطالب نے ان سے پوچھا یہ بات تم اپنی مرضی سے کہہ رہے ہو یا کسی کی زبانی کچھ سنا ہے؟

ابو یاسر نے جو جواب دیا کہ حضور سے سنا ہے

مؤلف ـــــ ابو یاسر کی اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ نے متعدد مرتبہ فرمایا ہوگا کہ سعد بن معاذ فضائل ہوں گے جو یہودیوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے اور سپاہ دولت کے ہم عصر ہوں گے جو انصار علی کے قاتل یا نصار علی کے ہاتھوں مقتول ہوں گے۔

---

۱۵. كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ آل عمران ۱۱۰	تم لوگوں کی ہدایت کے لیے تشریف لائے گئے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۵۹ پر علامہ قندوزی نے شیخ ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ شیخ ابو جعفر اہلسنت کے علماء مستند سے ابن صباغ مالکی سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام صادق عراق تشریف لائے اور حیرہ میں قیام کیا تو امام ابو حنیفہ آپ کے پاس آئے اور چند مسائل پوچھے ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی تھا

امام ابو حنیفہ نے عرض کیا۔ قربان جاؤں امر بالمعروف کیا ہے؟

امام صادق نے جواب دیا معروف سے مراد کیا ہے جو اہل آسمان میں معروف

ہے [illegible] اچھا [illegible] ہے

مؤلف: حضرت علی کے [illegible] ہیں۔

[illegible] مشہور [illegible] ہے

۲۔ اگر معروف کا معنی اچھائی لیا جائے تو [illegible] صادق کا معنی [illegible]

[illegible] اچھائی [illegible]

[illegible] اچھائی [illegible]

۱۹۔ حضرت [illegible] عنہ [illegible] اللہ [illegible] الا [illegible] الناس [illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] اور فرمایا کہ [illegible]

[illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] میں سے [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کے بیان میں [illegible]

[illegible] رسول اللہ [illegible] آپ کا [illegible]

آپ نے فرمایا: [illegible] ہے جو [illegible] [illegible]

ہے۔

میں نے عرض کیا [illegible] جبرئیل [illegible] کی طرف سے [illegible]۔

آپ نے فرمایا: [illegible] مجھے اللہ نے [illegible] [illegible]

قرآن ہے اور [illegible] میرا وصی ہے۔

انہوں نے عرض کیا: [illegible] آپ کا وصی کون ہے؟

آپ نے فرمایا: میرا وصی [illegible] کے متعلق [illegible]

[illegible] جس دن [illegible] حضرت [illegible]

اس سے [illegible] کی ہوتی۔

[illegible] عرض کیا [illegible] وصیت [illegible]

آپ نے فرمایا: [illegible] کے متعلق [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

اور رسول [illegible] میرا وصی ہے جو میرے [illegible]

[illegible] شوق [illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا: [illegible] اللہ [illegible] والوں کے

[illegible] اگر تم میرے [illegible] والے [illegible] کی

[illegible] تو تم [illegible]

[illegible] میرے وصی کو [illegible] اور تم [illegible] طرح پہچان لوگے جیسے تم [illegible]

[illegible]

اس صورت میں دیکھو، ایک ایک چہرہ پر غور کرو [illegible] تمہیں [illegible]

سکھو امیر وہی ہے لیکن اللہ نے اپنی کتاب میں [illegible] عبداللہ کی زندگی [illegible]

[illegible] لکھا ہے کہ [illegible] دل کو اس کی طرف جھکا دے۔

جابر کہتا ہے کہ اس انصار میں سے ابو عامر [illegible] میں سے ابو [illegible]

بنی عدی میں سے سفیان [illegible] ابن قیس [illegible] اور لاحق بن [illegible] ایک

ایک صف میں بیٹھے تھے [illegible] چہرے کو دیکھا آخر حضرت علیؑ پر [illegible] تمام لوگ [illegible] پھر

آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر [illegible] لیا، فرمایا [illegible] دل تو اس شخص سے [illegible]

نہیں جاسکتے۔

آپ نے فرمایا [illegible] واقعی اللہ نے نہیں [illegible] جب کہ [illegible]

قبل [illegible] میں نے [illegible] کو پہچان [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوئے آ [illegible] تو ہم نے ایک ایک

[illegible] جب ہماری نگاہ حضرت علیؑ پر پڑی تو [illegible]

دل [illegible] ہماری [illegible] ہو گئی [illegible] سے [illegible]

ہماری آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک گئے [illegible] دل دھڑکنے لگے [illegible]

معلوم [illegible]

آپ نے [illegible] دل [illegible]

آپ کو [illegible]

[illegible]

جابر کہتے ہیں کہ [illegible] حضرت علیؑ کے ساتھ [illegible]

طلحہ، جمل اور جنابِ صفین میں آپ کے ساتھ تھے۔ جنگِ صفین میں شہید ہوئے
یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت علی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جنت سے
دور رہنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

۱۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ۔ آل عمران ع۱۱

اے اہلِ ایمان، اپنے سوا کے غیر کو دوست نہ بناؤ۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۵ پر علامہ قندوزی حنفی نے طبرانی سے مجاہد، عکرمہ سے اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جس بھی آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے، اس کا امیر علی ہے۔

مؤلف۔ یہ روایت اس بات کا ثبوت ہے کہ امیر حضرت علیؑ ہیں۔ کیونکہ آپ کی تعظیم کی وجہ سے حضرت علی کی صفت تعظیم کے طور پر مسلم اور معروف ہے۔ یہ خطاب اس طرح ہوتا جس طرح آنحضرتؐ کو اللہ نے خطاب فرمایا ہے لا تعرف یا رسالت (بعدی) کہہ کر۔ یا ایہا النبی اتق اللہ۔ اے نبی، اللہ سے ڈرو۔

درِمنثور، صفحہ ۶۶ میں علامہ سیوطی نے ابن جریر وغیرہ کے حوالے سے ابوالعالیہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مؤلف — اہلِ سنت والجماعت میں سے وہ گروہ ہے جس نے حضرت علی کے خلاف تلوار سے جنگ لڑی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امیر کی حیثیت کے ظاہری الفاظ کا مصداق ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وفات حدیث کو پہلے سے معلوم تھا کہ ایک گروہ اس کے بعد وفات حضرت کی وجہ سے بیعت کا قبول نہیں کرے گا، اسی گروہ

یہ منقول ہے [illegible] قرآن کریم کی [illegible] میں سے
[illegible] پیش گوئی [illegible]۔

[illegible]
[illegible] ہے۔

۱۸- افإن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم
(آل عمران ۱۴۴)

اگر آپ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

[illegible] العظیم [illegible] میں [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] سے یہ روایت نقل کی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] روایت [illegible]

[illegible]
[illegible] تھا۔

[illegible] کے پاس [illegible]
آپ نے فرمایا کیا تم [illegible] سے [illegible] کے [illegible]
کیا [illegible] کے [illegible]
۲ کیا تم [illegible] آسمان کے نیچے [illegible]
کے [illegible] سے بچ [illegible]۔

[illegible] میرے بعد [illegible] پیچھے [illegible] جاؤ گے

[illegible]

[illegible] کہ میرے بعد [illegible] ولایت

[illegible] کے اپنے پیچھے قدموں پر پلٹ جاؤ گے

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پلٹ جاؤ گے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس حدیث سے حضرت علی اور آپ کی [illegible]

[illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] صحیح بخاری [illegible] حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے قیامت کے دن [illegible]

[illegible] سے کچھ لوگ حوض پر آئیں گے تو انہیں دھکیل دیا جائے گا [illegible]

دراصل یہ لوگ بیرے سے ہیں۔ وفات احمدیت کی طرف سے بتایا جائے گا کہ پیغمبر
بعد ان لوگوں نے کتنی بدعات کی ہیں کہ یہ مرتد ہو کر اپنے پچھلے قدموں پر پلٹ گئے

۱۹۔ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔

آل عمران ۱۴۴

جو شخص بھی اپنے پاؤں پر پلٹ گیا وہ خدا کو ذرا بھر بھی نقصان نہیں دے گا۔ اور شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

شواہد التنزیل ۵ ص۱۲۶ میں علامہ حسکانی نے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ۔

جب جنگ احد میں مشرکین آنحضرت پر حملہ آور ہوئے اور صحابہ بھاگ گئے تو حضرت علیؑ جن کی تلوار ذوالفقار آنحضرت کا دفاع کر رہی تھی ان کے ساتھ صرف ابو دجانہ انصاری تھا۔ جنہوں نے آپ سے مشرکین کو ہٹا کر دور کر دیا۔ اسی وقت مذکورہ بالا آیت حضرت علیؑ اور ابو دجانہ کے حق میں نازل ہوئی ہے

۲۰۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۗ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ۔ آل عمران ۱۴۵

کوئی بھی شخص بغیر خدا کے حکم کے نہیں مر سکتا۔ یہ ایک مقرر وقت ہے جو شخص اپنے اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہے گا ہم دنیا ہی میں اسے دے دیں گے اور جو شخص آخرت میں بدلہ چاہے گا اسے آخرت میں دیں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب جزا دیں گے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۱ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲ - [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] نازل ہوئی [illegible]

[illegible]

کے حق میں نازل ہوئی ہے

---

٤٣ - اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(آل عمران ۱۷۲) -

جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا [illegible] بعد اس کے کہ [illegible] زخم [illegible] ان میں سے [illegible] متقیوں کے لیے اجر عظیم ہے۔

فائدہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر لیا [illegible]

---

٤٤ - اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

جن لوگوں [illegible] سے کہا کہ [illegible] دشمن [illegible] جمع [illegible] ان [illegible] ایمان [illegible] [illegible]

وقیل فی تفسیر یقتله من علیه
وغضب مع شیعتهم شیئاً
شدوا رسول الله فإنه
ونی فضل علیه

ینابیع ص ۲۳۰ ۱۷۴

شد کافی ہے ۔ [illegible] دلیل ہے ۔ چنانچہ [illegible] نفس سے اس طرح [illegible] تھا [illegible] نفس عظیم کا ملک ہے ۔

○ غایۃ المرام ص ۱۱۱ میں علامہ بحرانی بن شہر آشوب سے بحوالہ [illegible] روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے حضرت علی کو چند آدمی دیکر ابو سفیان کی تلاش میں بھیجا راستہ میں [illegible] کہ وہ لوگ [illegible] حضرت علی [illegible] آیت [illegible] نازل کی ۔

۲۵۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

آل عمران / ۱۸۵

جسے آتش جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے ابن مغازلی سے [illegible] عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت کا دن ہوگا [illegible] پل صراط [illegible] حضرت علی کا لکھا ہوا جواز نامہ ہوگا ۔

○ غایۃ المرام ص ۲۴۴ پر علامہ بحرانی نے بحوالہ مسند امام احمد حنبل سے

[illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]

امیر المومنین علی ابن ابی طالب وصی رسول اللہ۔

۲۴ ۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا	[illegible]
آل عمران ۱۸۶	

[illegible] ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ [illegible]

[illegible] کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مؤلف [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible]

حسکانی نے [illegible] احادیث پیش کی ہیں۔

۲۷۔ ثواباً من عند الله والله عندہ حسن الثواب (آل عمران ۱۹۵)	یہ اللہ کی طرف سے ثواب ہے اور اسکے پاس بہترین ثواب ہے

شرح الاسرار ج ۱ ص ۲۳۰ میں علامہ ... نے اپنے اسناد سے ... [illegible] ... سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ سے سنا ... [illegible] ... اہل البیت ...

۲۸۔ لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلاً من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار (آل عمران ۱۹۸)	جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے ہوگی اور اللہ کے پاس جو ہے وہ نیکوں کے لیے بہتر ہوگی

شرح الاسرار ج ۱ ص ... میں علامہ ... نے ... [illegible] ... سے روایت کی ہے کہ ... میرے ... [illegible] ... ثواب ہے اور ... شیعہ ... [illegible]

۲۹۔ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (آل عمران ۲۰۰)	اے ایمان والو صبر کرو ... [illegible]

شرح الاسرار ج ۱ ص ... میں علامہ ... نے ... [illegible] ... سے روایت کی ہے کہ ... حضرت علیؑ ... کے حق میں ... [illegible]

سورۃ النساء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کی شان میں [illegible] آیات ہیں۔

واتقوا الله الذی تساءلون به والارحام (۱)

۲ یا ایها الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها (۱۹)

۳ یا ایها الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۲۹)

۴ ام یحسدون الناس علی ما آتاهم الله من فضله (۵۴)

۵ فقد آتینا آل ابراهیم الکتاب والحکمة (۵۴)

۶ ومنهم من صد عنه وکفی بجهنم سعیرا (۵۵)

۷ یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول (۵۹)

۸ فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول (۶۴)

۹ ولهدیناهم صراطا مستقیما (۶۸)

۱۰ ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم (۶۹)

یا ایها الذین آمنوا خذوا حذرکم فانفروا (۷۱)

۱۲ من یطع الرسول فقد اطاع الله (۸۰)

۱۳ واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به (۸۳)

۱۴ یا ایها الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل الله فتبینوا (۹۴)

۱۵ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی (۱۱۵)

[illegible] سورة [illegible]

٦ [illegible]

تجري [illegible] ٢٢

٧ [illegible] ٢٥

٨ [illegible] ٢٥

٩ [illegible]

سورۃ النساء

[illegible]

تھا۔ حضرت علیؓ کے سبب اس موقع پر [illegible] سے [illegible]
کے [illegible] ہوئے ہوں [illegible] کے لیے [illegible] سے [illegible]
[illegible] جا رہا ہے۔

۳۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا۔

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ [illegible] مگر یہ کہ تمہاری رضامندی سے تجارت ہو تو [illegible] اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو [illegible] تم پر [illegible] مہربان ہے

النساء/۲۹

[illegible]
[illegible] روایت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امام حسن اور امام [illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۔ اَلَمْ تَرَ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مولف۔ [illegible]

[illegible]

۶۔ الَّذِينَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ... [illegible]

[illegible]

[illegible] کے مطابق [illegible]

[illegible]

۸۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مواقف [illegible]

۱۔ [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۔ [illegible]

[illegible] ٢٨ / ٦٩ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ [illegible]

[illegible] ٦٩ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی اطاعت [illegible] اور [illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] طالب [illegible] کی [illegible]
[illegible] نام [illegible] سے [illegible]

۱۱. یا ایہا الذین آمنوا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جاؤ۔

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حاصل [illegible] ہیں۔

۱۲. من یطع الرسول فقد
اطاع اللہ ومن تولی فما
ارسلناک علیہم حفیظا۔

النساء ۸۰

جس نے رسول کی اطاعت کی
اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔
اور جس نے روگردانی کی ہم نے آپ کو
ان کا نگران نہیں بنایا۔

○ [illegible] سے [illegible]
کے [illegible] ابو طالب [illegible]
کے [illegible] روایت کی ہے [illegible] سے [illegible]۔

[illegible] علی [illegible] کرے گا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] میری اطاعت ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت کی ہے [illegible] نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: [illegible]

[illegible]

۱۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

○ [illegible]

○ [illegible] علی بن حسین [illegible] محمد بن علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵ ۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ — جو شخص ہدایت [illegible] کے بعد [illegible]

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ — [illegible]

غیر سبیل المؤمنین نولّہ
ما تولّی و نصلہ جہنم و ساءت
مصیرا۔ النساء - ۱۱۵

کوئی راہ اختیار کرے گا ہم وہی کچھ
اس کے حوالے کر دیں گے پھر جہنم میں پھینکیں
گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

مائدہ کرام میں صفحہ ۳۳ پر علامہ [illegible] نے اس مردود کی تفسیر سے اس آیت کا معنی یوں نقل کیا ہے کہ۔

جو شخص صداقت علی کا معاملہ واضح ہو جانے کے بعد بھی سرور رسول کو اذیت پہنچائے گا اس کا انجام یہ ہوگا۔

مولف۔ صداقت حضرت علی کا معاملہ یوں تو آنحضور نے متعدد دفعات بار واضح کر دیا تھا لیکن غدیر میں کسی قسم کا ابہام ہی نہ رہا تھا۔ بعض صحابہ نے آنحضور پر اعتراض بھی کیا کہ آپ اپنی مرضی سے علی کو امیر بنا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کے حکم سے ایسا کیا ہے۔ کتب حدیث، تفسیر اور تاریخ میں آنحضور کے یہ الفاظ موجود ہیں۔

یعنی اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

---

۱۶ ، والذین آمنوا وعملوا
الصالحات سندخلہم جنات
تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا ابدا وعد اللہ
حقا ومن اصدق من اللہ قیلا
النساء - ۱۲۲

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح
کئے ہم انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ لوگ
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ حق
ہے اور اللہ سے زیادہ کون سچا ہے۔

حاشیہ مرزم صفحہ ۲۷۵ میں علامہ عونی سے بہ ہم صحیح نقل ہے ابراہیم سے شریک

ابی سعید خدری سے شریب سے ابو خلف سے داؤد بن قیس سے حارث سے وہ حضرت

علی سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم اہل بیت میں ہیں عام لوگوں کی مانند نہیں کیا جا سکتا۔

وہ شخص جو کتاب اللہ کے پاس آیا اور اسے تلاوت کیا اس نے سمجھا

علی سے پوچھا گیا ہے۔ جیسے کہ عام لوگوں کی طرح قیاس نہیں ہو سکتا تو ہمیں بھی

گزشتہ عام لوگوں کی طرح قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اسی سے علی کے متعلق ذکر ہوا ہے

جیسا نازل فرمایا ہے۔

مؤلف: یہ حدیث اس مقصود حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں ابن عباس

کہا ہے کہ ہر وہ آیت سے مراد علی اور آپ کے شیعہ ہیں۔

۱۴۔ یا ایہا الذین آمنوا کونوا — اے ایمان والو

قوامین بالقسط — النساء ۱۳۵ — عدل قائم کرو۔

حلیۃ الاولیاء ج ۱ صفحہ ۶۴ میں مولانا ابو نعیم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے

کہ نبی کریم نے فرمایا کہ قرآن میں ہر وہ آیت جس کی ابتدا یا ایہا الذین آمنوا

سے ہوتی ہے اس کا امیر علی ابن ابی طالب ہے۔

۱۵۔ ان المنافقین فی الدرک — منافقین جہنم کے سب سے نچلے

الاسفل من النار — طبقہ میں ہوں گے۔

النساء/۱۴۵

تاریخ الخلفاء کے صفحہ ۱۵۲ میں ابو یحییٰ علی بن [illegible] سے حضرت علی سے [illegible]
[illegible] کی ہے کہ [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گئے

۱۹۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ۔

النساء/۱۷۳

جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے ان کو پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے ان کو اور بھی زیادہ دے گا۔

شواہد التنزیل کے [illegible] سے علی بن [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی ہے
[illegible] قرآن کی [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] علی کے
[illegible]
[illegible] ہے۔

سورة المائدة

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں کئی آیات ہیں۔

۱ يا أيها الذين آمنوا أوفوا بالعقود (۱)

۲ يا أيها الذين آمنوا لا تحلوا شعائر الله (۲)

۳ اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي (۳)

۴ يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا (۶)

۵ يا أيها الذين آمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط (۸)

۶ وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات (۹)

۷ والذين كفروا وكذبوا بآياتنا أولئك أصحاب الجحيم (۱۰)

۸ يا أيها الذين آمنوا اذكروا نعمت الله عليكم (۱۱)

۹ ولقد أخذ الله ميثاق بني إسرائيل (۱۲)

۱۰ ويهديهم إلى صراط مستقيم (۱۶)

۱۱ يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إليه الوسيلة (۳۵)

۱۲ إنا أنزلنا التوراة فيها هدى ونور (۴۴)

۱۳ يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي
الله بقوم (۵۴)

٤ ـ إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة (٥٥)

٥ ـ ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا (٥٦)

٦ ـ قل هل أنبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله (٦٠)

٧ ـ يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك (٦٧)

٨ ـ يا أيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل (٨٧)

٩ ـ يا أيها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وأنتم حرم (٩٥)

١٠ ـ يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم (١٠٥)

١١ ـ يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم إذا حضر أحدكم الموت (١٠٦)

سورۃ مائدہ

۱. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ ۔ المائدۃ ۵/۲

[illegible]

[illegible]

۳. اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔

المائدۃ ۳

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین [illegible] کامل کر دیا ہے [illegible] اسلام [illegible] کے طور پر [illegible] کیا ہے۔

○ منقول نہیں، ترمذی ج ۲ ص ۳۰۰ طبع مصر۔ نبی سے ابو سعید خدری

سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے غدیر خم کے دن جب ولایت علیؑ سے یہ

لا چاہا تو سب کو حکم دیا کہ جتنے درخت تھے ان کے نیچے سے کانٹے صاف

کرنے کا حکم دیا۔ جب تعمیل ہو چکی تو اس دن پھر آپ نے علیؑ کے ہاتھ سے

پکڑ کر بلند کیا۔ یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوئی۔ علیؑ کا ہاتھ آپ کے ہاتھ

میں تھا۔ یہ آیت نازل ہوئی آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ الخ۔

آنحضرت نے فرمایا تکمیل دین پر اللہ کی حمد ہے۔ اکمال نعمت پر اور رضا رب پر

میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر اللہ کی رضا پر شکر ہے۔ پھر آپ نے

یہ دعا مانگی۔

اے اللہ جو علیؑ سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔ جو علیؑ کو دشمن رکھے تو بھی اسے دشمن سمجھ۔ جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ جو علیؑ کو رسوا کرنا چاہے تو اسے رسوا کر۔ ان صحابہ میں سے جن افراد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے وہ یہ

ہیں۔ ۱۔ عمر۔ ۲۔ علی۔ ۳۔ براء بن عازب۔ ۴۔ سعد بن ابی وقاص۔

۵۔ طلحہ بن عبیداللہ۔ ۶۔ حبیب بن بدیل۔ ۷۔ عبداللہ بن مسعود۔ ۸۔ عمار بن یاسر

۹۔ ابوذر۔ ۱۰۔ ابو ایوب انصاری۔ ۱۱۔ عبداللہ بن عمر۔ ۱۲۔ عمران بن حصین۔ ۱۳۔

بریدہ بن حصیب۔ ۱۴۔ ابوہریرہ۔ ۱۵۔ جابر بن عبداللہ۔ ۱۶۔ غلام رسول اللہ ابو رافع

۱۷۔ حبشی بن جنادہ۔ ۱۸۔ زید بن شراحیل۔ ۱۹۔ جریر بن عبداللہ۔ ۲۰۔ انس بن مالک

۲۱۔ ابو سعید خدری۔ ۲۲۔ زید بن ارقم۔ ۲۳۔ عبدالرحمن بن یعمر۔ ۲۴۔ عمرو

بن الحمق۔ ۲۵۔ عمر بن شراحیل۔ ۲۶۔ حبہ بن جوین۔ ۲۷۔ جابر بن سمرہ۔ ۲۸۔ مالک

بن حویرث۔ ۲۹۔ ابوذویب۔ ۳۰۔ عبداللہ بن ربیعہ۔

○ کتاب مستطاب [illegible] پر شیخ عبد [illegible] سے باب [illegible] ان میں۔
شیخ عبد اللہ [illegible] کی کتاب [illegible] سے [illegible] نقل کی ہیں۔ شیخ
عبد اللہ [illegible] مصر کی [illegible] کے علاوہ [illegible] کے علاوہ سے شہر کے جانے
[illegible] پاسبانی ہیں۔

۱ — جناب سلمان فارسی سے [illegible] کی خدمت میں [illegible]
شکوہ کیا کہ سلمان [illegible] مجلس میں [illegible] آپ نے
[illegible] اور آئندہ کے لیے انہیں اس قسم کی شکایت [illegible]
کی اور سلمان کو [illegible]۔

۲ — [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] شکوہ کیا کہ [illegible]
میں [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا
کیا تمہیں [illegible] تم پر میرا [illegible]
کہ تم سے [illegible] کے [illegible] سے
[illegible] ہے۔

تم [illegible] کے بعد [illegible] پلٹ جاؤ گے۔

مؤلف — شیخ عبد [illegible] نے [illegible] لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہے۔

۴۴۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

اے ایمان والو! جب تم سے [illegible]
[illegible] کھول دو

وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ مائدہ ۶ | کہنیوں سمیت دھو لو اور سر کا مسح کرو ... ٹخنوں تک۔

کنز العمال جلد ... صفحہ ... میں ... محمد بن عبد الواحد ابن ... کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے ... آیت ... الذین آمنوا ... علی اس کا امیر ہوگا ... قرآن میں ... کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا ذکر ... کے سوا ... سے ... ہے

۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ۔ مائدہ/۸ | اے ایمان والو! اللہ کے لیے قیام کرو اور انصاف سے گواہی دو۔

علامہ سیوطی نے در منثور جلد ۲ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: قرآن کی ہر وہ آیت جس کا سرنامہ یا ایہا الذین آمنوا ہے اس کا امیر علی ابن ابی طالب ہے۔

۶۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ | اللہ نے ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ... میں علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب ... کے حوالے سے ... شرحبیل ... کی سند سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے ... حضرت

[illegible]

[illegible]

۷۔ [illegible]	[illegible]

[illegible]

۸۔ [illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] قبرستان میں [illegible]

[illegible]

۹۔ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

کی نافرمانی کریں گے وہ ان شاء اللہ رستگاران ہوں گے یعنی العروۃ الوثقیٰ سے وابستگان بارگاہ خالق میں رسیدہ ہوں گے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (مائدہ ۳۵)	اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔

حافظ شیخ سلیمان قندوزی نے کتاب مودۃ القربیٰ سے جناب سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا میرے بعد ... ان کی اطاعت کی ... ان کی معرفت ... خدا کی عروۃ الوثقیٰ ... خدا تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ... فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (اعراف ۱۶۰)	ہم نے قوم موسیٰ کے بارہ ... گروہ بنائے ... پتھر پر عصا مارا تو اس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

ینابیع المودۃ علامہ قندوزی ... سے امام صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کو وصی بنایا ... یوشع نے اولاد ہارون کو وصی بنایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی آنحضرت کی آمد کی بشارت دی تھی
جب حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل
سے ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہو گا۔ انہوں نے بھی بعثت کی اور اس پر ایمان کی
تاکید کی ہے۔ ان کے بعد جب حضرت عیسیٰ آئے تب بھی حضرت
موسیٰ کی امت کے ... لوگ ... ان کے ...
... حتیٰ کہ ... آنحضرت کے ... آپ پر ...
... کیا ...

۱۴ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ
فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ
وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ
لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ
عَلِیْمٌ مائدہ ۵۴

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے
دین سے پھر گیا، پس عنقریب
اللہ ایسی قوم پیدا کرے گا
جو اللہ کے محبوب ہوں گے، اللہ ان کا
محبوب ہو گا۔ مومنوں کے لئے نرم اور
کفار کے لئے سخت ہوں گے، اللہ کی راہ
میں جہاد کریں گے، ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں
گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے
عطا کرتا ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۶۲ میں علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ
اس آیت سے مراد علی اور شیعیان علی ہیں۔ ابوذر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے
فرمایا ہے۔ میرے بعد میرے پاس حوض کوثر پر ... واپس ...

[illegible]

وہ [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] والت

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] لوگوں سے [illegible] کر کے [illegible]

[illegible] پر [illegible] گئے تھے۔

مولف قرآن کریم سے [illegible] ہے [illegible] ہو سکتے اور کچھ

[illegible] پر [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

ہوتے ہوئے [illegible] چھوڑ جائیں گے

[illegible] الذین آمنوا الذین [illegible] الصدور [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible] رسول سے [illegible] لوگ جو [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

○ [illegible] امام [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible]

کہ [illegible] آیت [illegible] [illegible] سے کہا کہ

[illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible]

[illegible] نے [illegible] ابن عباس سے روایت کی [illegible] امام [illegible]

کے [illegible] لوگوں [illegible] [illegible] [illegible]

ابن عباس خاموش ہو گئے اور دوسری حدیث بیان کرنے لگے۔

ابن عباس نے کہا [illegible] پوچھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سے پاس [illegible] [illegible] اور کہا [illegible] [illegible]

[illegible] چٹان [illegible]

[illegible] آنکھوں سے

[illegible] نبی اکرمؐ

[illegible]

[illegible] کوشش [illegible]

[illegible] پڑھ رہا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بھائی [illegible]

[illegible]

[illegible] میری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

○ المناقب لابن شہر آشوب ج ۲ صفحہ ۱۵ میں علامہ طالقانی سے حماد بن مسلمہ کے سلسلہ سند سے یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

مؤلف کی آیت کے شان نزول میں ___ احادیث اہل علامہ بحرانی اور علامہ حسکانی نے تفسیر شیعہ و سنی حدیث سے پیش کی ہے مگر سب احادیث نقل کا باعث ہو سکتا ہے مقصد اختصار تھا اس لیے ہم نے صرف ایک پر اکتفا کی ہے۔

○ حلیۃ الشام ج ۲ صفحہ [illegible] پر محمد کراجکی نے ابو ہارون عبدی کی حدیث میں لکھا ہے کہ میں حدیث کا علم حاصل کرتا تھا۔ ایک دن ابو سعید خدری کے پاس بیٹھا اتفاق سے میں نے کہا شدت سے لوگوں کی باتیں پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا لیکن لوگوں نے چار پر عمل کیا اور پانچویں کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا چار امور کونسی ہیں اور پانچویں کونسی ہے؟

ابو سعید نے کہا۔ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور پانچویں مسلمانوں کی ولایت ہے۔

ولایت جسے چھوڑ دیا ہے وہ ولایت علی ابن ابی طالب ہے۔ میں نے کہا کیا یہ بھی اسی طرح ہر ایک کی طرح فرض اور واجب ہے

ابو سعید نے کہا بالکل اسی طرح۔ میں نے کہا کیا لوگ کافر ہو گئے۔ ابو سعید نے کہا میرا کیا قصور ہے

۱۵۔ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

جو شخص اللہ اس کے رسول اور اہل ایمان سے تولّی رکھے یقیناً حزب اللہ ہی غالب ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۸۴ میں علامہ حسکانی نے جبری سے ابن عباس

۔۔ بات کی ہے کہ ——— اور مدینہ آتش اسے مرد و عورت ور عورت عمل کی بجا لائے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۶۱ روایت ۲۲۷: ابو العباس محمد کی سند سے ابن عباس سے
بیان ہے کہ عبد اللہ ابن سلام اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ ظہر کے وقت
حضور کے پاس آئے، اور عرض کی، قوم نے ہم سے، ہم نے اسلام قبول کیا ہے ہماری
قوم نے ہم سے قطع تعلق کر لیا ہے اور ہم سے ملنا جلنا ترک کر دیا ہے۔ جب وہ یہ شکایت
کر رہے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جب آپ نے انہیں یہ آیت سنائی
انما ولیکم اللہ۔ اس کا رسول اور اہل ایمان تمہارے دوست ہیں، وہ کہنے لگے ہم
اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے راضی ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے کچھ قیام
میں تھے، کچھ سجدہ، کچھ رکوع میں تھے اور کچھ قعود میں۔ مسجد میں ایک مسکین تھا تو آپ
نے اس سے پوچھا، کیا کسی نے تجھے کچھ دیا ہے؟
اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کس نے؟ کہا: اس نے یہ انگوٹھی رکوع میں مجھے
عطا کی ہے اس شخص کی وہ حالت رکوع تھی جس سے اس نے دی
تب وہ حضرت علی تھے۔ آنحضرت نے اور سب نے تکبیر کہی اور پھر یہ آیت پڑھی۔

۶۰۔ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۚ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ

ان سے پوچھو، کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی نشان دہی کروں جو بدلے کے لحاظ سے، قدرت (اللہ) کے نزدیک ان سے بھی بد تر ہیں، وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور اللہ کے مغضوب ہیں، اور جن میں سے بندر اور سور بنا دیئے ہیں۔ مائدہ ۶۰

علاوت پر سب لوگ ہیں وہ پہلو تہی سے گزشتہ ہوئے اور عاقبت میں بدترین
عذاب کے مستحق ہیں۔

حبِ علیؑ کو سب کرنے والا حشر میں کس شکل میں مسخ ہوتا ہے

علامہ امرتسری مطبوعہ ۱۲۵۶ھ صفحہ ۲۷ میں علامہ مجلسی سے محمد سکوتی صاحب ولی قلب
الناصرہ فی عترۃ الطاہرہ سے اعمش سے نقل کی ہے کہ۔

ایک رات منصور دوانیقی نے مجھے آدھی رات کے بلا بھیجا۔ قاصد کے اس وقت
کے بلاوے کو دیکھ کر میں گھبرا گیا اور میں سمجھا کہ منصور فضائل علیؑ میں کچھ پوچھنا چاہتا
ہوا ہے، اس لئے کسی سے۔۔۔ منصور علیؑ کی کوئی حدیث اب وہ فضائل علیؑ کے
بارے میں پوچھے گا اور پھر مجھے قتل کر دے گا۔ یہ سوچنے کے بعد میں نے وضو
کیا، غسل کیا اور صاف ستھرے کپڑے بطور کفن پہنے اور خوشبو لگائی وصیت لکھی اور
پھر دربار کی طرف چل دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ خلیفہ پہلے سے موجود
تھا اسے دیکھ کر مجھے ڈر آیا اور میں نے خیال کیا کہ چلو ایک سانس تو ملا ہے۔ جب
میں اس کے قریب گیا تو اس نے کہا سلیمان اور قریب ہو جا۔ میں اور قریب ہوا
وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ آج کیا بات ہے۔ میں منصور سے میرے
جسم سے کافور کی خوشبو سونگھ لی۔ مجھ سے کہنے لگا سچ سچ بتا کافور کیوں
لگایا ہے ورنہ قتل کر دوں گا۔

میں نے کہا سرکار جب رات کے اس وقت بلاوا گیا تو میں یہ سمجھا کہ
آپ کو میرے متعلق معلوم ہو گا کہ میں فضائل اہلبیتؑ کا قائل ہوں۔ آپ مجھ
سے فضائل علیؑ پوچھیں گے جب میں سناؤں گا تو آپ مجھے قتل کر دیں گے چنانچہ
میں نے اسی خیال کے پیش نظر وصیت کی ہے غسل کیا ہے۔ خوشبو بھی لگائی ہے

اور صاف کپڑے سے علوی کھیں چن کر وصیت لکھا کرتے تھے۔

منصور سیدھا ہو کے بیٹھا اور کہا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

منصور نے کہا۔ اے سلیمان تیرا نام کیا ہے۔

میں نے کہا۔ عبداللہ ابن محمد ابن علی ابن عبداللہ ابن عباس۔

منصور نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ اب یہ بتا کہ فضائل اہل بیت میں تجھے کس قدر احادیث یاد ہیں؟

میں نے کہا۔ بہت کم۔

منصور نے کہا۔ وہ کتنی ہوں گی۔

میں نے کہا۔ کم و بیش دس ہزار۔

منصور نے کہا۔ سلیمان آج میں تجھے ایسی دو حدیثیں سناتا ہوں جو تیری تمام احادیث پر بھاری ہوں گی بشرطیکہ تجھے یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ کسی شیعہ کو نہیں سنائے گا۔

میں نے خدا کی قسم کھا کر وعدہ کیا۔

منصور نے کہا۔ ایک وقت تھا جب میں مروان کے خوف سے چھپتا پھرتا تھا۔ کسی ایک جگہ ٹھکانا نہیں تھا۔ میں لوگوں کو حضرت علی کے فضائل بیان کر کے حاصل کرتا پھرتا تھا۔ لوگ جب میرے متعلق سنتے تو آکر مجھ سے

لئے حسب طور پر میری ضرورت پوری کرتے رہے اسی دوران میں شام کے علاقے
میں آگیا۔ اس وقت میری عمر پچاس برس تھی۔ وہ میرے پاس دوسری جگہ میں تھی
اسی مسجد سے میں سے دانی کی اور اسی مسجد میں آیا اور میرے حبیب نے ہاتھ کر نماز بھی
پڑھ رہا تھا اور کسی اور دن سے کہا کہ ایک سوال بھی کروں گا پیشانی کی قدر اور میں سے
پڑھی جب اس نے سلام پڑھا وہ دوسرے شخص نکال تمام لوگوں کی طرف رخ کر کے
حق طلب پیشانی کی طرف سے میں کر رہا تھا کہ یہ سی ماروس شی تھا۔

اسی اثنا میں وہ بچے مسجد میں آئے جب پیشانی سے بڑی رکھی، خوش آمدید، خوش حال ہے وہ شخص جس نے تم دونوں کا یہ نام رکھا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ یہ جو میرا کلام کی جانب کا میرے بائیں طرف ایک دوسرے جا بیٹھے تھا میں نے اس سے پوچھا یہ بچے کون ہیں اور یہ بڑھیا پیشانی والا ہے؟

اس نے کہا یہ دونوں نواسے رسول اور رحمت ہوا کی اس بستی میں سے کسی کو بھی محبت ملی نہیں ہے اور ان سے ان دونوں کا نام حسن اور حسین رکھا ہے میں نے اسے سوال کیا پیشانی کے قریب ہو اور کہا کیا تم کو ایک ایسی حدیث سنا دوں جس سے آپ کا دل ٹھنڈا ہو جائے۔

اس نے کہا اس چیز کا مجھے زیادہ ضرور شوق رہے گا۔

میں نے کہا مجھے میرے والد نے اپنے دادا سے روایت کر کے بتایا ہے کہ ایک دن ہم نبی اکرم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ جناب فاطمہ روتی ہوئی تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا بیٹی کیا بات ہے؟ بی بی نے عرض کیا ابا جان رات سے میرے حسنین گھر نہیں آئے۔ وہ علی شہر کے باغ میں پائی دیکھتے تھے

نہیں معلوم کہ میرے بیٹے کہاں گئے ۔

حضورؐ نے فرمایا بیٹی روؤ مت میری اور تیری بات سب اللہ تیرے حسینؓ سے بھی زیادہ مہربان ہے ۔ پھر آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے اللہ حسنین جہاں بھی ہوں انہیں محفوظ رکھ اور انہیں واپس فرما ۔ جبریل امین نازل ہوئے ۔ اے حبیب خدا ارشاد ہوتا ہے کہ آپ کے حسنین حدیقہ بنی نجار میں آرام سے سوتے ہیں ایک فرشتہ کو ان کی حفاظت پر مامور کر رکھا ہے اور اس وقت بھی دونوں آرام کر رہے ہیں ۔

حضورؐ اٹھے جبریل آپ کے دائیں طرف چلنے لگا صحابہ بھی ساتھ ہو لئے آپ کے ساتھ جب حدیقہ کی دیوار میں پہنچے تو دیکھا امام حسنؓ امام حسینؓ دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر سو رہے ہیں اور فرشتہ نے ایک پر دونوں کے نیچے اور ایک پر دونوں کے اوپر بچھا رکھا تھا ۔

آنحضورؐ جب ان کے قریب پہنچے تو دونوں بیدار ہو گئے ۔ حضورؐ نے امام حسنؓ کو اور جبریل نے امام حسینؓ کو اٹھایا ۔ صحابہؓ نے آنحضورؐ فرماتے تھے آج ... اللہ تعالیٰ نے ان کو کس طرح مشرف و معزز و مکرم رکھا ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ۔ امام حسنؓ مجھے دیجئے تاکہ میں اٹھا لوں ۔

آپ نے فرمایا ۔ سواری اور سوار دونوں بہت اچھے ہیں اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے ۔

غرض کہ آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا بلال لوگوں کو جمع کرو جب لوگ

جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

اے گروہ مسلمین کیا میں تمہیں ایسے افراد کا تعارف کراؤں جو نانا اور نانی کے اعتبار سے افضل ترین ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ۔

آپ نے فرمایا: تو دیکھو یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں جن کا نانا سید الانبیاء اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو ماں اور باپ کے اعتبار سے اشرف ترین ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ کو دیکھو جن کا باپ سید الاوصیاء اور ماں سیدۃ النساء فاطمہ زہرا ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد دکھاؤں جو چچا اور پھوپھی کے رشتہ سے احسن ترین ہیں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا تو پھر دیکھو۔ یہ حسن و حسین ہیں جن کا چچا جعفر طیار اور پھوپھی ام ہانی بنت ابوطالب ہے۔

پھر فرمایا: یاد رکھو تم بہتر جانتے ہو کہ حسن و حسین سرداران جنت ہیں۔ ان کا نانا جنتی ہے، ان کی نانی جنتی ہے، ان کا باپ جنتی ہے، ان کی ماں جنتی ہے اور ان کی پھوپھی بھی جنتی ہے۔ بارالٰہا ان کے محب کو جنت اور ان کے دشمن کو جہنم نصیب فرما۔

جب میں پہنچا تو ان عورتوں نے مجھ سے پوچھا کہاں کا رہنے والا ہے؟

میں نے کہا: کوفہ کا۔

اس نے کہا: عرب میں سے ہے یا موالی میں سے؟

میں نے کہا عرب ہے

اس نے کہا تعجب ہے تو ایسی حالت میں ہے اور ابھی تک

قریش اور بنو سعد میں بیٹھا ہے۔ اس سے مجھے بڑی ... ہوئی

اور کہا۔

وہ بولا اور ... کہا اب میں تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں

جو ... کرتے ہو جو اس سے مجھے اچھے ... میں ... کی

ایک ... کی ... میرے ... ایک نوجوان ... میں ...

میری ... اور ... کو دیکھ کر کہا ... کہ تجھے کس نے بھیجا ہے۔ وہ مجھے لے

گیا اور مجھ سے پوچھا ... آپ ... سے ... ہے میں

جب ... تو ... کے ... کچھ فضائل آل محمد سنئے۔

میں نے سنا ہے کہ مجھے اپنے والد نے اپنے باپ سے روایت بیان

کی ہے کہ ایک دن جناب فاطمہ اپنے دونوں بیٹوں کو اٹھا کر حضور کے

پاس ... آئیں ...

بی بی نے عرض کیا ... یہ قریش کی عورتیں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ تیرے

باپ نے تیری شادی ایک نادار شخص سے کی ہے

آپ نے فرمایا بیٹی قریش کی عورتیں غلط کہتی ہیں کہ میں نے تیری شادی

کی ہے۔ تیری شادی تو اللہ نے کی ہے۔ جبرئیل۔ میکائیل اور

اور مرید کیا تیرے عقیدے کے گرد ہیں، علی شیر مست ہیں بے مثل جلال میں سب سے عظیم علم میں

یگانۂ زمانہ، سخاوت میں حاتم سے سوا اور سخاوت میں سب سے زیادہ ہے۔

وہ ساحر دوراں ... علی کے ہاتھ میں ذوالفقار حشمت کی جا ... علی کے پاس

مرتگی ، دم دم دلاور آدم سے تا شیر ... مرشد عرش کو ...

میری تحویل میں مرشد سا ولی ہوگا، ہم مشتاق تیرے، سب کو تسلیم کا حال ...

کر دے گا، جس طرح کو اب کی علی کو عطا کرے گا

پھر وہ سخاوت ہو گی ... سے مگر، تیرے ... میں ... ہے ... نظیر بھائی علی

بہت کیا بجا ہے ... بھی ... بلایا گیا ... علی کو بھی جانے گا ... عشق حق ...

مجھے دے گا تم علی کو دے گا عشق میری ذات قربان کروں گا، سے ... یقینی ...

علی اور اس کے شیعہ بن ... ہو گئے۔

جب یہ ... سے ... حدیث ... سے ...

آپ کہاں کے شہر سے آتے ہیں؟

میں نے کہا کوفہ سے

اس نے کہا ... سے ... ہو؟

میں نے کہا ... سے۔

اس نے مجھے سینے سے لگایا ... اور کہا تو ...

حدیث سن کر میرا دل ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جب میری ایک حدیث ہے

میں نے کہا ... تیری ... پوری کر ... کوشش کروں گا

اس نے کہا کل صبح کی نماز فلاں مسجد میں پڑھنا ... عجیب بات ہے

سے بھی دیکھنا۔

میں نے بڑے کرب میں رات گزاری۔ صبح کی اسی مسجد میں آیا۔ تھا تو میرے
ذہن میں ایک سوال سا دل میں کھٹکا ہوا تھا جس سے مطمئن نہیں تھا اور یہ
بھی [illegible] سے چھپا رکھا تھا جب رکوع میں گیا تو [illegible] اس کے سر سے
گر گیا۔ میں نے دیکھا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہیں [illegible] ہوش میں نہ رہا
اس کا چہرہ اور سر خنزیر جیسے تھے مجھے یقین نہیں [illegible] دیکھنے کے بعد
نماز میں کیا پڑھا جب [illegible] سلام پھیر چکے تو میں نے پوچھا [illegible]
اس نے کہا وہ تو ہمیں کل میرے بھائی کے پاس تھا۔
میں نے کہا [illegible]
اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھسیٹ کے لے گیا۔ میں نے دیکھا
[illegible] تھے
جب [illegible] کو پہنچا تو اس نے مجھے ایک [illegible] کی طرف اشارہ کر کے
کہا [illegible] دیکھ رہا ہے۔
میں نے [illegible]
اس نے کہا [illegible] اور [illegible] کے
درمیان [illegible] تھی ایک دن [illegible]
[illegible] ایک
[illegible] بیٹھے
[illegible] کے
[illegible]
[illegible] قریب

پہنچے تو منصور نے فرمایا اسے بھی ہاں بلاؤ

سلیمان نے عرض کیا، اما جان وہ اسے میں ایک پل بلاؤں جو ہر روز علیؑ پر

ہا ہو سب کرتا ہے اس وقت بھی چار ہزار مرتبہ سب کر کے سو رہا ہے۔

آپ خاموش ہو گئے میرے قریب آئے اور فرمایا

کیا تجھے نہیں معلوم کہ علیؑ اللہ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اگر کوئی علیؑ پر سب

کرتا ہے اللہ مجھ پر ہے حسب نازل کرے اور مجھ سے تیری تمام صلاحیت سلب

کرے۔ پھر آپ نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری۔

میں بیدار ہوا تو مجھے اپنا سر کچھ بھاری محسوس ہوا جب آئینہ دیکھا تو مجھے اپنا سر

اور چہرہ خنزیر جیسے نظر آئے۔

منصور نے مجھ سے پوچھا۔ اے سلیمان کیا یہ دو حدیثیں تیرے ان احادیث میں شامل ہیں جو

میں نے لکھا لی ہیں۔

منصور نے کہا۔ اے سلیمان۔ علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ سے عداوت نفاق ہے

میں نے کہا۔ حضور آپ کا قاتل حسینؑ کے متعلق کیا خیال ہے؟

منصور نے کہا۔ جہنمی ہوگا۔ بلکہ اولاد حسینؑ کا قاتل بھی جہنمی ہوگا

کچھ دیر تک منصور سر جھکائے رہا۔ پھر کہا

سلیمان! حکومت ایک بری شے ہے۔ جو چاہے فضائل علیؑ بیان کیا کر۔

۱۷. يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا

اے رسول جو کچھ تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا وہ پہنچا دے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تبلیغ رسالت

مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ المائدہ/۶۷ | اور اگر کام ہی نہیں لوگوں کے شر سے اللہ تجھے بچائے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ میں علامہ حسکانی نے ابو سعید خدری کے ... ابو ہارون عبدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ میں علامہ حسکانی نے ابو بکر شیرازی سے ابو بکر سے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ آپ غدیر خم کے مقام پر فرما رہے تھے من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ پھر فرمایا اے اللہ گواہ رہنا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے۔

○ الامامۃ والسیاسۃ میں علامہ ابن قتیبہ دینوری نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوفیوں میں سے ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اس نے عمرو بن عاص کو حضرت علی کی ... کرتے سنا تو اس نے کہا اے عمرو! ہمارے بزرگوں نے آنحضرت سے سنا تھا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ کیا یہ سچ ہے یا غلط ہے؟

عمرو نے کہا۔ سچ ہے مگر میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ... میں سے علی کے برابر کسی بھی صحابی کے فضائل نہیں ہیں۔

تفسیر طبری کے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری ج ۶ صفحہ ۱۹۴ میں نظام الدین ... ابو بکر سے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت غدیر خم کے دن حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی جس کے بعد آنحضرت نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ اس کے بعد حضرت عمر حضرت علی کو ملے اور کہا۔ اے ابو طالب کے بیٹے آپ کو مبارکباد ہو آپ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا

لکھ گئے ہیں۔

موقف — صحابہ کی اکثریت سے جس طرح یہ حدیث غدیر کو روایت کیا ہو اس کثرت سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔ علامہ امینی نے الغدیر میں ایک سو دس صحابہ کرام گنوائے ہیں جنہوں نے حدیث غدیر روایت کی ہے چونکہ ہمارا مقصد صرف اختصار کے ساتھ اشارہ کرنا ہے اس لیے ہم نمبروار صرف حوالہ جات عرض کرتے ہیں۔

○ مقتل الحسین ج۱ ص۴۷ میں علامہ خوارزمی نے بروایت ابوہارون عبدی سے ابوہارون نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حسان بن ثابت نے حدیث غدیر کے بعد یہ اشعار کہے۔

يناديهم يوم الغدير نبيهم	نبی اکرم روز غدیر کو تمام مسلمانوں کو پکار کر بلا رہے تھے
بخم واسمع بالرسول مناديا	ہمارے رسول کی سنو تو سہی
يقول فمن مولاكم ونبيكم	نبی کریم نے پوچھا تمہارا نبی اور مولا کون ہے
فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا	تمام نے بلا اختلاف یک زبان کہا۔
الهك مولانا وانت نبينا	تمام نے عرض کیا تو ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا نبی
ولم تلق منا في الولاية عاصيا	اور ہم میں سے کسی کو آپ کی ولایت میں انکار نہیں
فقال له قم يا علي فانني	پھر آنحضرت نے حضرت علی سے فرمایا، علی اٹھو مجھے
رضيتك من بعدي اماما وهاديا	اپنے بعد امام اور ہادی منتخب کرنا منظور ہے

○ روضۃ الصفا ج۲ ص۱۷۳ میں علامہ میر خواند نے لکھا ہے کہ یہ آیت مقام خم غدیر پر حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ درمنثور ج۲ ص۲۹۸ پر علامہ سیوطی نے بھی آیت کو خم غدیر پر حضرت علی

حق میں نازل ہوئی ہے

○ مسند حنبل ج ۳ صفحہ ۲۸۱ میں امام حنبل نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں مقام غدیر خم پر نازل ہوئی ہے۔

○ فصول المہمہ فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے بتایا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں اتری ہے۔

○ درمنثور ج ۲ صفحہ ۲۹۸ میں علامہ سیوطی نے اس آیت کو حضرت علیؑ کے حق میں بتایا ہے۔

○ تذکرۃ خواص ج ۱ صفحہ ۱۸ پر علامہ حنفی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے

۱۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ — مائدہ ۸۷	اے ایمان والو جو طیب چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں انہیں اپنے اوپر حرام مت کرو۔

درمنثور میں علامہ شوکانی نے ابو سعید سے اور ابو سعید نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ، عثمان بن مظعون اور ان کے چند دیگر ساتھیوں نے باہمی معاہدہ کیا کہ آج کے بعد وہ عورتوں کو ہاتھ نہ لگائیں گے اور گوشت نہ کھائیں گے

جب حضورؐ کو اس کی اطلاع ملی تو ذات احدیت نے مذکورہ آیت نازل کر دی

موقف — حضرت علیؑ کی یہاں بالکل اسی طرح کی گئی ہے جسطرح سورہ تحریم ۱ میں حضورؐ کی کی گئی ہے۔

۱۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ۔ مائدہ ۹۵

اے ایمان والو بحالت احرام شکار نہ کیا کرو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۵۴ پر علامہ حسکانی نے ابو جعفر کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس جگہ آیا ہے یا ایہا الذین آمنوا اس کا امیر و سردار علیؑ ہے۔ اللہ نے قرآن میں ہر جگہ اصحاب محمد کی سرزنش کی ہے لیکن علی کا ذکر ہمیشہ خیر و خوبی سے کیا ہے۔

۲۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ مائدہ ۱۰۵

اے ایمان والو، تم اپنا خیال کرو جو کوئی گمراہ ہو جاتا ہے تو اس کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۶۳ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر عیاش سے ابو ... مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جس آیت میں بھی یا ایہا الذین آمنوا ہے علی اس کا سردار اول اور امیر ہے۔

۲۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ۔ مائدہ ۱۰۶

اے ایمان والو اگر تم میں سے کوئی قریب مرگ ہو تو بوقت وصیت دو عادل آدمیوں کو گواہ بنالو۔

نیز زاد المعاد کے حاشیہ پر دیکھی اسعاف الراغبین صفحہ ۱۷۹ پر علامہ محمد صبان نے نقل کیا ہے طبرانی نے ابن ابی حاتم سے ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کی ابتدا میں یا ایہا الذین آمنوا ہے علی اس کے امیر اور رئیس ہیں۔ ۱۲

—۶—

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱ــــ ولو ترىٰ اذ وقفوا على النار فقالوا يليتنا نرد (۲۷)

۲ــــ من يشإ الله يضلله (۳۹)

۳ــــ واذا جاءك الذين يؤمنون بآياتنا فقل (۵۴)

۴ــــ الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم (۸۲)

۵ــــ واجتبيناهم وهديناهم الى صراط مستقيم (۸۷)

۶ــــ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (۹۰)

۷ــــ وتمت كلمت ربك صدقا وعدلا (۱۱۵)

۸ــــ قل فلله الحجة البالغة (۱۴۹)

۹ــــ قل تعالوا اتل ما حرم ربكم (۱۵۱)

۱۰ــــ وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه (۱۵۳)

سورۂ انعام

[illegible]

[illegible]

○ [illegible] حاکم [illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

کا دن ہزار برس کا ہوگا۔ ہر منزل پر ستر ہزار سال کا سوال کیا جائے گا۔ جب میں حکم سے تو کہ پل صراط عبور کرو

○ پہلی منزل پر ملائکہ صورت و مرد [illegible] علی ابن ابی طالب [illegible] ولایت علی کا سوال کریں گے۔ جو اقرار کرے گا وہ پل صراط سے [illegible] منزل عبور کر جائے گا اور جو انکار کرے گا اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ ثقلین کے اعمال کیوں نہ ہوں

○ دوسری منزل پر نماز کا سوال ہوگا

○ تیسری منزل پر زکوٰۃ کی چیکنگ ہوگی۔

○ چوتھی منزل پر روزے دیکھے جائیں گے

○ پانچویں منزل پر حج کا سوال ہوگا

○ چھٹی منزل پر جہاد کے متعلق پوچھا جائے گا اور

○ ساتویں منزل پر عدل کو چیک کیا جائے گا

۲۔ مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ انعام ۳۹	جسے اللہ چاہے گا گمراہ کر دے گا اور جسے چاہے گا صراط مستقیم پر برقرار رکھے گا۔

○ شواہد التنزیل ج۱ ص۷۶ پر ملا حسکانی نے ابو بکر محمد ابن احمد ابن علی [illegible] کے ذریعہ امام باقر سے آپ نے [illegible] کے ذریعے نبی کریم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے

جو شخص چاہتا ہے کہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزر جائے۔ اور بلا

[illegible] حق دست بردار ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے اور میرے

اہل سے توڑ لے۔

وہ شخص جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا چاہتا ہے کہ میرے فرمان

کا احترام کرے۔ [illegible]

[illegible]

۳۔ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

الانعام ۵۴

جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر یقین رکھتے ہیں تو انہیں سلام کہہ تمہارے رب نے اپنی ذات پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۹۲ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر سے [illegible]

ابو صالح سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی، حمزہ، جعفر

اور زید کے حق میں نازل ہوئی ہے

۴۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔

الانعام ۸۲

جو لوگ ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان کو ظلم سے خلط نہیں کیا ان ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہوں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۔۔ پر علامہ حسکانی نے عقیل بن حسین سے عقیل سے
مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عباس سے حق کے ساتھ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

الَّذِينَ آمَنُوا ۔ یعنی علی ابن ابی طالب ۔

وَلَمْ يَلْبِسُوا ۔ یعنی ملوث نہیں کیا

یا تمام ایمان والوں میں علی وہ مومن ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا اور
پھر اپنے ایمان کو کسی ظلم سے ملوث نہیں کیا۔

---

۵ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔ انعام ۸۷

ہم نے انہیں منتخب کر کے صراط مستقیم کی ہدایت دی۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۔۔ پر علامہ حسکانی نے علی ابن ابی طالب سے حدیث کی ہے کہ انہوں نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ۔

آیت میں وہ صراط مستقیم ہے جس کی تشریح سے ولایت علی مراد لی ہے۔

---

۶ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۔ انعام ۹۰

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی انہی کی ہدایت کی اقتدا کر۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۔۔ پر علامہ حسکانی نے ابو مسعود سے ابو مسعود نے نبی سے روایت کی ہے کہ۔

علی ان لوگوں میں سے سرفہرست ہے جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے۔

علی آل محمد کا چراغ ہے۔

علی دین کا ستون ہے۔

عمل امام کو گروں کی نسبت زیادہ و عجیب و غریب ہے

عمل سابق الا علام ہے۔

عقل و تواریخ کی صفت کو کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا

اور یہی عقل کی کسی اور حقیقت کی رد شریعت تردید یا تکذیب کر سکتا ہے۔

۱۱۵۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (انعام ۱۱۵)	اللہ کا عدل و صداقت مکمل ہو چکا ہے اور کلمات خدا کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اللہ سمیع و علیم ہے۔

یہ آیۃ سورۂ انعام ۱۱۵ پر علامہ قندوزی کی ینابیع المودۃ سے روایت اور تفسیر
[illegible] بیان کی ہے کہ جب امام کا حق اور امام جس مرتبہ کا ہے سب ہے کہ
خدا جب کسی امام کو دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو جس کے پاس امامت ہے
ایک پیکر میں وہ امام ہو جاتا ہے اور وہ امام کے پاس وہ [illegible]
ہے وہ امام و امام کو منتقل ہوتا ہے۔ جب والد امام سے وہ امام منتقل ہو
والد امام کے صفات میں آتا ہے تو والدہ امام کو [illegible] اپنے صفات
سے یہ تسبیح و تقدیس امام کی آواز سنتی ہے۔

جب امام دنیا میں آتا ہے تو وہ تمام کائنات کے اعمال دیکھتا ہے اور
[illegible] ہے۔

۸۔ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ	کہیں اللہ کے لئے حجت

تب بعنہ [illegible] ۳۹ حق کے ساتھ ہے ۔

○ ۲۲۳ ۔ امام [illegible] پر علامہ [illegible] ابو الحسن فقیہ کے [illegible] بیٹے [illegible]
[illegible] کے مطابق [illegible] سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ
جو شخص میرے بعد جنت خلد کو [illegible] چاہتا ہے وہ علی ابن ابی طالب
[illegible] کرے ۔

[illegible] جو شخص میرے بعد [illegible] چاہتا ہے وہ علی ابن ابی طالب سے
اور میری ذریت سے [illegible] کرے ۔ میرے علم کے [illegible] ہیں ۔

وقضٰی ربک [illegible]	اور تمہارے [illegible] نے حکم دیا ہے کہ
[illegible]	[illegible] تم پر [illegible]
[illegible] الحساب	[illegible] کسی کی [illegible] اور
[illegible]	والدین سے احسان کرنا ۔

۲۲۴ ۔ امام [illegible] پر [illegible] حسن [illegible] کے [illegible]
[illegible] علی بن [illegible] سے [illegible] سے [illegible] حضرت علی
سے [illegible] اگر تم [illegible] کہ آنحضور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] میرے بعد علی ابن ابی طالب کی [illegible] اور علی کی نافرمانی سے
[illegible] میری نافرمانی سے [illegible] اللہ نے علی کو میرے
[illegible] میرا [illegible] علی [illegible] سے
علی کی محبت ایمان [illegible] علی کا محب میرا محب [illegible] علی کا دشمن میرا دشمن

ہے جس کا ہمیں معلوم ہونا نازل ہوا ہے جس میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا حصہ
دین میں داخل اس اُمت کے باپ ہیں۔

○ ... ص۳۶۲ پر علامہ ... سے مناقب خوارزمی کے ... یاسر ...
... سے روایت کی ہے ان دونوں سے پتا ہے کہ حضور سے
مراد ہے۔

اُمت مسلمہ پر علی و نبی کا حق ہے جو اولاد پر باپ کا حق ہوتا ہے۔

مؤلف: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ۱۵۱ میں شرک سے بچنے کے بعد والدین سے احسان کا حکم دیا ہے وہ نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ ہی ہیں۔

١٠ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ انعام ۱۵۳	اور یہ میرا راستہ سیدھا ہے اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ اس کی تمہیں وصیت کی ہے تاکہ متقی بنو۔

○ ... ص۳۴۲ پر علامہ ... سے اہلسنت کے بڑے عالم ... جری
... حدیث کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ... سے مراد
علی ابن ابی طالب کا ... ہے ... صراط مستقیم ہے ... فہم ہے۔
انہی کی اتباع کرو۔ انہی سے تمسک کرو۔ ... کوئی نہیں

— ٧ —

سُورَةُ الْاَعْرَاف

اس سورت میں حضرت علی [illegible] کے متعلق تیرہ آیات ہیں

١ — قال فبما اغويتني لاقعدن لهم صراطك المستقيم (١٦)

٢ — والذين آمنوا وعملوا الصالحات لا نكلف نفسا الا وسعها (٤٢)

٣ — ونزعنا ما في صدورهم من غل (٤٣)

٤ — وقالوا الحمد لله الذي هدانا لهذا (٤٣)

٥ — ونادى اصحاب الجنة اصحاب النار (٤٤)

٦ — وعلى الاعراف رجال يعرفون كلا بسيماهم (٤٦)

٧ — ونادى اصحاب الاعراف رجالا يعرفونهم بسيماهم (٤٨)

٨ — والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره (٥٤)

٩ — اذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية وكلوا منها حيث شئتم (١٦١)

١٠ — وقولوا حطة وادخلوا الباب سجدا (١٦١)

١١ — واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم (١٧٢)

١٢ — من يهد الله فهو المهتدي (١٧٨)

١٣ — وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون (١٨١)

سورۂ اعراف

۱۔ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ۔ الاعراف ۱۶

ابلیس نے کہا کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے تو میں ان کو تیرے سیدھے راستے سے بھٹکاتا رہوں گا۔

○ [illegible] میں [illegible] سے بروایت [illegible] سے روایت کی ہے کہ [illegible] صراط مستقیم پر بیٹھ کر لوگوں کو [illegible] ذکر جس سے [illegible] ہے۔

۲۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ الاعراف ۴۲

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے یہ اصحاب جنت ہیں اور ہمیشہ رہیں گے

[illegible] ۳۲۹ پر [illegible] سے ابو بکر [illegible] سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔

یا رسول اللہ! مجھے ایسی کوئی چیز تعلیم فرمائیے جو میرے لیے سود مند ہو [illegible]
تھے کہ حضرت علیؑ سے آسمان و زمین کی خبر [illegible] کی [illegible] روایت کرتا
جا سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا: اچھا ہے۔
اس شخص نے وصی کی [illegible] شخص کون تھے؟

آپ نے فرمایا: یہ اللہ والا امیر ہے جیسے [illegible] [illegible] فرمایا ہے۔ [illegible]
بیعت تلاوت فرمائی۔

۳۔ [illegible]	ہم نے بنی [illegible] کے [illegible]
[illegible]	[illegible] کر لیا ہے [illegible]

الاعراف [illegible] / تفسیر اہل بیت

○ تفسیر البرہان ج ۲ [illegible] میں علامہ [illegible] نے ابو جعفر بن [illegible] کے
سلسلہ سند سے عبداللہ بن [illegible] سے روایت کی ہے کہ
حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ [illegible] میں اول [illegible] ہوں

۴۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي	وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے
هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ	جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی ہے
لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ	اگر اللہ کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم
الاعراف ۴۳	ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

○ مناقب [illegible] ج ۳ ص ۱۵۲ میں علامہ [illegible] نے علامہ طبری کے ذریعہ [illegible]

نے دو مرتبہ کی ہے جو کہ نبی پاک نے خم غدیر کے خطبہ میں فرمایا تھا۔

اے لوگو، جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ بھی کہو اور چل کر میرے ساتھیں [illegible]

سلام کرو پھر یہ آیت پڑھو۔

۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ص ۲۴

[illegible] سے [illegible] کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کے [illegible]

[illegible] پر [illegible]

[illegible]

○ [illegible] ص ۲۰۲ میں علامہ [illegible] نے [illegible] کے سلسلہ [illegible] روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔

لعنۃ اللہ علی الجاحدین کی [illegible] ہوگا۔

○ [illegible] میں علامہ [illegible] سے [illegible] روایت کی ہے۔

[illegible] میں علی کے [illegible] امام [illegible] نہیں [illegible] کا نام

[illegible] ہے علی ہی [illegible] کے [illegible] ہوگا [illegible] گا۔ اس

[illegible] سے [illegible] روایت [illegible] کی [illegible]

○ [illegible] میں علامہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] نقل کی ہے

۴۶- وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ (اعراف ۴۶)

تمام اعراف پر بیٹھے ہوں گے جو ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانیں گے۔

○ ۴۷- [illegible] پر علامہ [illegible] نے [illegible] الطاہرہ کے [illegible] سے [illegible] روایت کی ہے کہ [illegible] حضرت علی کی [illegible] [illegible] کی [illegible] اس آیت کی تفسیر یا [illegible] سے فرمایا۔

[illegible] قیامت کے دن ہم [illegible] اعراف پر [illegible] ہوں گے [illegible] جنت اور جہنم کے [illegible] ہم [illegible] ان کی علامت سے پہچان [illegible] رہے ہوں گے۔

○ ینابیع المودۃ [illegible] علامہ قندوزی نے تفسیر ثعلبی سے [illegible] کی [illegible] روایت نقل کی ہے۔

۴۸- وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ (اعراف ۴۸)

اعراف والے پکارتے ہوئے [illegible] مردوں کو جنہیں وہ ان کی علامات سے پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے۔ آج نہ تمہاری جماعت اور تمہارا [illegible] کوئی فائدہ نہیں دے گا، [illegible] تم [illegible]۔

○ ینابیع المودۃ [illegible] میں علامہ قندوزی نے [illegible] سے [illegible] سلمان [illegible]

حضرت علی فرماتے ہیں۔

حضرت علی و فاطمہ کی روایت ہے کہ جنت اور جہنم کے ... ہونگے۔ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں پہچان لیگا اور تم اس کو پہچان جاؤگے اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں نہیں پہچانیگا اور تم اسکو نہیں پہچانوگے۔

۸۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ۔ آفتاب و ماہتاب و ستارے جس کے حکم کے مسخر ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ... پر علامہ حسکانی نے ابو سعید خدری سے اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔

جب سورج غروب ہوجائے تو چاند سے روشنی حاصل کرنا جب چاند غروب ہوجائے تو زہرہ سے روشنی حاصل کرو جب زہرہ بھی غروب ہوجائے تو فرقدین سے روشنی حاصل کرنا۔

صحابہ نے عرض کی کہ آفتاب کون ہے؟

آپ نے فرمایا: میں۔

عرض کیا قمر کون ہے؟

آپ نے فرمایا: علی۔

عرض کیا گیا: زہرہ کون ہے؟

فرمایا: فاطمہ۔

[illegible]

[illegible]

۹- وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ — [illegible]

الحجرات ۱۱ — [illegible]

[illegible]

۱۰- وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا — [illegible]

الحجرات ۱۲

[illegible]

علی ہے لیکن اب حق ہے تو ان سے منحرف ہو گا وہ علی کا منکر ہو گا اور

وہ اسے چھوڑ دے گا وہ کافر ہو گا۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ

جب اللہ نے بنی آدم کی صلب میں سے ان کی نسلوں سے عہد لیا اور انہیں اپنی ذات کا گواہ بنا کر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار بھی کیا اور گواہی بھی دی قیامت کے دن کہیں گے کہ ہم تو اس عہد سے غافل تھے۔

دلائل الصدق میں علامہ محمد حسن مظفر نے ... کے حوالہ سے ذکر کردہ روایت کی تصریح میں لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ علم ہو جاتا کہ علی کب امیر المومنین کا نام دیا گیا ہے تو کبھی فضائل علی سے انکار نہ کرتے علی اس وقت امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہو گیا تھا جب آدم روح اور جسم کے مراحل سے بھی نہیں گزرے تھے جب اللہ نے بنی آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تو اس کے ساتھ ہی ان سے محمد کی رسالت اور علی کی امامت کا اقرار بھی لیا۔

۱۲- مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي

جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہو گا۔

یہاں بھی مورد بحث آیت کے ذیل میں علامہ قندوزی نے ابوبصیر کے ذریعہ سے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ایک خطبہ میں فرمایا ہے۔

میں ہادی ہو گیا اور مقتدی بن گیا۔

مولف —— حضرت علی نے اپنے اس خطبہ میں قرآن کی ان آیات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں ہادی اور مقتدی کے الفاظ ہیں اور فرمایا ہے کہ قرآن میں جسے ہادی کہا گیا ہے وہ میں ہوں اور جسے مقتدی کہا گیا ہے وہ علی ہیں

۱۳۔ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ	ہماری مخلوق میں ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور حق کی بنیاد پر عدل سے فیصلہ کرتے ہیں۔
اعراف	

ینابیع المودۃ ص۱۹ پر علامہ قندوزی نے زاذان سے اور انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی ان میں سے ایک حق اور ناجی ہوگا جس فرقہ کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور وہ میں اور میرے شیعہ ہوں گے

مناقب خوارزمی صفحہ ۲۴ پر علامہ خوارزمی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔
غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے بھی مناقب خوارزمی سے مذکورہ روایت کی ہے

۸

سُورَۃُ الْاَنْفَال

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سترہ آیات ہیں۔

۱ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (۸)

۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا (۱۵)

۳ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ (۱۷)

۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ (۲۰)

۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ (۲۴)

۶ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً (۲۵)

۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ (۲۷)

۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا (۲۹)

۹ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ
أَوْ يُخْرِجُوكَ (۳۰)

۱۰ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ (۳۲)

۱۱ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (۳۳)

۱۲ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ (۳۴)

۱۳ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ (۴۱)

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة (٢٥)

٥ وإن يريدوا أن يخدعوك فإن حسبك الله (٦٢)

١٩ يا أيها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين (٦٤)

والذين آمنوا من بعد وهاجروا وجاهدوا معكم (٧٥)

سورۂ انفال

١۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مؤلف: جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ حدیث راوی کی ہے کہ اس نے نام اصل کا نام
ظاہر نہیں کیا۔ دوسرا احتمال ہے کہ جانب علی ذو ... جب سلسلہ اور جب مقداد کے مرعوب
دیا ہے۔ ورنہ ... زمین ... جبرئیل کے علاوہ اسی لیے بعد شہادت
رسول اللہ کی تمام ... کا نزول ... دی

یہ حدیث تیرہ فرشتے والی حدیث سے متعارض نہیں ہے کیونکہ تیرہ فرشتے والی حدیث
کا تعلق اتمام سے ہے اور یہ حدیث کا تعلق اضافہ سے ہے۔ آدم کے ... فرق
جیسے ... تک تیرہ فرشتے کی بنیاد ہوں گے۔

اگرچہ تفسیر سے تیرہ فرشتے کا نام نہیں لیا۔ یا ممکن ہے راوی نے بعض سیاسی
مصالح کے پیش نظر خود تیرہ سے فرشتے کا نام مبہم کر دیا ہو ویسے سیاق حدیث سے
بھی معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ فرشتے اور اصل کے ... ہے جو قتال کے ... کی طرح کبھی حق
کی طرف اور کبھی باطل کی طرف۔ پھر ... سے دیکھو ... سے ... کیا قائل ہے۔

۱۲۔ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا لَقِیتُمُ الَّذِینَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ (انفال ۱۵)	اے ایمان والو جب کفار سے جنگ میں سامنا ہو تو پیٹھ دکھا کر بھاگنے نہ کرو۔

نور الثقلین ... علامہ شیخ ... ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن میں جس آیت
کا ... یا ایہا الذین آمنوا ... علی ابن ... کا ...

۱۳۔ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ	پس تم نے نہیں بلکہ اللہ نے قتل کیا ہے اور ... ہیں ... اور ... ہیں ... اچھے امتحان ...

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الانفال: ۱۷)	اللہ سنتا اور جانتا ہے

(۱) شواہد التنزیل ج ۱ ص [illegible] میں علامہ حسکانی نے تفسیر ثعلبی سے سند کے ساتھ ابن جریر سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا مجھے کنکریوں کی ایک مٹھی دو۔ حضرت علی نے مٹھی بھر دی آپ نے وہ کنکریاں کفار کے منہ پر پھینکیں۔ کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھ ان کنکریوں سے نہ بھر گئی ہو۔

انس کی روایت کے مطابق یوں ہے کہ آپ نے تین کنکریاں پھینکیں ایک میمنہ پر دوسری میسرہ پر اور ایک قلب لشکر پر۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ (الانفال: ۲۰)	اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص [illegible] میں علامہ حسکانی نے ابو بکر بن [illegible] کے ذریعہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوا ہے اس سے مراد اصحاب نبی ہیں۔

جس سے ان سب کی [illegible] علی ان سب کا سردار ہے کیونکہ [illegible] اولین مصداق علی ہے

۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ	اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائیں تمہیں زندگی [illegible] تو

يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (انفال ۲۴)

اور جان رکھو کہ اللہ انسان کے دل اور نفس کے درمیان موجود رہتا ہے اور آخر کار تم سب اسی کے پاس جمع ہو گے

○ حاشیہ نمبر ... میں علامہ ... نے ... سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ولایت حضرت علی کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے ... اس کا مطلب یہ ہے کہ ... کی ولایت ...

۶ - وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً (انفال ۲۵)

فتنہ سے بچے رہو جو صرف تم میں سے ان لوگوں ہی کو نہیں پہنچے گا جو ظلم کے مرتکب ہو چکے ہیں

○ حاشیہ ... میں ... حضرت علی کے سلسلہ میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا

اے ابن مسعود ایک آیت نازل ہوئی ہے اور میں بالخصوص تجھے اس کے بارے میں بتا رہا ہوں جو کچھ بتاؤں اسے غور سے سننا اور یاد رکھنا۔

جس نے علی پر ظلم کیا گویا اس نے میری نبوت اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی نبوت سے انکار کیا۔

۷ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (انفال ۲۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانت کی خیانت کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

[illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

---

۸ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا (الانفال ۲۹) | اے ایمان والو اگر تم [illegible] حق و باطل [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

سورة البقرة:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا (البقرہ ۱۰۴) | اے ایمان والو [illegible]

۱ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۱۵۳) | اے ایمان والو صبر اور [illegible]

۱ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (۱۷۲) | اے ایمان والو [illegible] پاکیزہ [illegible] کھاؤ

٤- يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص في القتلى (١٧٨)

اے ایمان والو تمہارے لیے مقتولوں کا قصاص فرض کیا گیا ہے۔

٥- يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام (١٨٣)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔

٦- يا أيها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة (٢٠٨)

اے ایمان والو تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

٧- يا أيها الذين آمنوا أنفقوا مما رزقناكم (٢٥٤)

اے ایمان والو ہمارے عطا کردہ رزق سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

٨- يا أيها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى (٢٦٤)

اے ایمان والو احسان جتا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقے کو باطل نہ کرو۔

٩- يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبات ما كسبتم (٢٦٧)

اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

١٠- يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربا (٢٧٨)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور بقیہ سود چھوڑ دو۔

١١- يا أيها الذين آمنوا إذا تداينتم بدين إلى أجل مسمى فاكتبوه (٢٨٢)

اے ایمان والو جب مدت معینہ تک کے لیے قرض دو تو اسے لکھ لو۔

سورة آل عمران

١- يا أيها الذين آمنوا إن تطيعوا فريقا من الذين أوتوا الكتاب (١٠٠)

اے ایمان والو اگر تم نے اہل کتاب میں سے ایک گروہ کا کہا مانا۔

۱۰۲ — یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ (۱۰۲)	اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔
۱۱۸ — یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (۱۱۸)	اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو ہمراز نہ بناؤ
۱۳۰ — یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ (۱۳۰)	اے ایمان والو! دوگنا چوگنا سود مت کھاؤ
۱۴۹ — یا ایہا الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم (۱۴۹)	اے ایمان والو! اگر تم نے کافروں کا کہا مانا تو وہ تمہیں پھیر دیں گے۔
۱۵۶ — یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین کفروا (۱۵۶)	اے ایمان والو! کافروں کی طرح مت بنو۔
۲۰۰ — یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (۲۰۰)	اے ایمان والو! صبر کرو، صبر کی تلقین کرو، اور جہاد کے لیے تیار رہو۔

سورۃ النساء

۱۹ — یا ایہا الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا (۱۹)	اے ایمان والو! عورتوں کے جبراً وارث نہ بنو۔
۲۹ — یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۲۹)	اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔
۵۹ — یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۵۹)	اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔
۷۱ — یا ایہا الذین امنوا خذوا حذرکم	اے ایمان والو! اپنے ہتھیار تھام لو

وصابروا ورابطوا (٢٠٠) | اور ثابت قدم ہو کر رہو۔

٢٣ - يا ايها الذين امنوا اذا ضربتم في سبيل الله فتبينوا (٩٤) | اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاؤ تو تحقیق کر لیا کرو

٢٤ - يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله (١٣٥) | اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دو

٢٥ - يا ايها الذين امنوا امنوا بالله ورسوله (١٣٦) | اے ایمان والو ! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

٢٦ - يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء (١٤٤) | اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة

٢٧ - يا ايها الذين امنوا اوفوا بالعقود (١) | اے ایمان والو ! اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

٢٨ - يا ايها الذين امنوا لا تحلوا شعائر الله (٢) | اے ایمان والو شعائر اللہ کی حرمت حلال نہ کرو

٢٩ - يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم (٦) | اے ایمان والو جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنا منہ دھو لو۔

٣٠ - يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط (٨) | اے ایمان والو اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

٣١ - يا ايها الذين امنوا اذكروا نعمة الله عليكم | اے ایمان والو نعمت اللہ کو یاد کرو۔

٢٠- يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة (٣٥)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ ڈھونڈو۔

٢١- يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء (٥١)

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔

٢٢- يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه (٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو گیا۔

٢٣- يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزوا (٥٧)

اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔

٢٤- يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم (٨٧)

اے ایمان والو! اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں انہیں حرام مت کرو۔

٢٥- يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس (٩٠)

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور فال کے تیر ناپاک ہیں۔

٢٦- يا ايها الذين آمنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد (٩٤)

اے ایمان والو! اللہ تمہیں شکار کے معاملہ میں آزمائے گا۔

٢٧- يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم (٩٥)

اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو۔

٢٨- يا ايها الذين آمنوا لا تسئلوا عن اشياء (١٠١)

اے ایمان والو! ایسی باتوں کا سوال نہ کرو۔

٢٩- يا ايها الذين آمنوا عليكم

اے ایمان والو! اپنا خیال رکھو

أنفسكم لا يضركم من ضل (١٠٥)

گمراہوں کی گمراہی تمہیں ضرر نہ دے گی۔

٤٢ - يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم إذا حضر أحدكم الموت (١٠٦)

اے ایمان والو! دم مرگ ایک دوسرے کی وصیت کے گواہ ہو۔

سُورَةُ الأَنْفَال

٤٣ - يا أيها الذين آمنوا إذا لقيتم الذين كفروا زحفاً (١٥)

اے ایمان والو! جب کفار سے جنگ میں ملاقات کرو۔

٤٤ - يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه (٢٠)

اے ایمان والو! اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور پشت نہ دکھاؤ۔

٤٥ - يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم (٢٤)

اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ و رسول بلائیں تو لبیک کہو۔

٤٦ - يا أيها الذين آمنوا لا تخونوا الله والرسول (٢٧)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔

٤٧ - يا أيها الذين آمنوا إن تتقوا الله يجعل لكم فرقاناً (٢٩)

اے ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو گے تمہارے لیے فرقان مقرر کر دے گا۔

٤٨ - يا أيها الذين آمنوا إذا لقيتم فئة فاثبتوا (٤٥)

اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔

سُورَةُ التَّوْبَة

٤٩ - يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم وإخوانكم أولياء (٢٣)

اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔

٥٠ - يا أيها الذين آمنوا إنما

اے ایمان والو! مشرک نجس ہیں۔

[illegible]

٥٠- يا أيها الذين آمنوا إن كثيرا من الأحبار والرهبان (٣٤)	اے ایمان والو اکثر راہب اور پادری
٥١- يا أيها الذين آمنوا ما لكم إذا قيل لكم انفروا (٣٨)	اے ایمان والو جب تمہیں جنگ میں جانے کو کہا جاتا ہے تو تمہیں کیا ہوتا ہے
٥٢- يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين (١١٩)	اے ایمان والو متقی ہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
٥٣- يا أيها الذين آمنوا قاتلوا الذين يلونكم من الكفار (١٢٣)	اے ایمان والو اپنے نزدیک کے کافروں سے جنگ کرو۔

سورة الحج

٥٤- يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم (٧٧)	اے ایمان والو رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

سورة النور

٥٥- يا أيها الذين آمنوا لا تتبعوا خطوات الشيطان (٢١)	اے ایمان والو شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔
٥٦- يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم (٢٧)	اے ایمان والو اپنے گھر کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں داخل نہ ہو۔
٥٧- يا أيها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم (٥٨)	اے ایمان والو تمہارے غلاموں کو تم سے اجازت لینا چاہئے۔

سورۃ الاحزاب:

٥٩ – یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم (٩)	اے ایمان والو! نعمت خدا کو یاد کرو
٦٠ – یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا (٤١)	اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو۔
٦١ – یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن (٤٩)	اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر طلاق دو
٦٢ – یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی (٥٣)	اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل مت ہو
٦٣ – یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (٥٦)	اے ایمان والو! نبی پر صلوات و سلام بھیجو
٦٤ – یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسی (٦٩)	اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت پہنچائی تھی
٦٥ – یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا (٧٠)	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

٦٦ – یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم (٧)	اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔
٦٧ – یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (٣٣)	اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

سورة الحجرات

(١) يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله (١)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کرو۔

(٢) يا أيها الذين آمنوا لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي (٢)

اے ایمان والو! اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔

(٣) يا أيها الذين آمنوا إن جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا (٦)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق کوئی خبر دے تو اس کی چھان بین کرو۔

(٤) يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم (١١)

اے ایمان والو! کسی ایک قبیلہ سے مذاق نہیں کرنا چاہیئے۔

(٥) يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن (١٢)

اے ایمان والو! گمان سے بچا کرو۔

سورة الحديد

(١) يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وآمنوا برسوله (٢٨)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

سورة المجادلة

(١) يا أيها الذين آمنوا إذا تناجيتم فلا تتناجوا بالإثم (٩)

اے ایمان والو! اگر سرگوشی کرو تو بری باتوں کی سرگوشی نہ کیا کرو۔

(٢) يا أيها الذين آمنوا إذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فافسحوا (١١)

اے ایمان والو! جب تمہیں مجلس میں جگہ دینے کو کہا جائے تو جگہ دیا کرو۔

۷۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا (۱۲)

اے ایمان والو! جب رسول سے
تنہائی میں مشورہ کرو پہلے صدقہ دو۔

سُوْرَةُ الْحَشْر

۷۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (۱۸)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور
ہر جان کو دیکھنا چاہیے کہ کل کیلئے کیا آگے بھیجا ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة:

۷۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (۱)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے
دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

۷۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ
الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ (۱۰)

اے ایمان والو! جب مومن عورتیں ہجرت
کرکے آئیں تو پہلے جانچ لو۔

۸۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (۱۳)

اے ایمان والو! ایسے لوگوں کو دوست نہ بناؤ
جن پر اللہ کا غضب ہے۔

سُوْرَةُ الصَّفّ:

۸۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲)

اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے
ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔

۸۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ
عَذَابٍ أَلِيمٍ (۱۰)

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت
بتاؤں جو تمہیں عذاب سے نجات دے

۸۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
أَنصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (۱۴)

اے ایمان والو! اس طرح اللہ کے مددگار بنو
جس طرح حضرت عیسیٰ نے کہا تھا۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان ہو تو ذکر خدا کے لیے دوڑ کر آؤ

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اے ایمان والو! تمہیں اولاد اور دولت ذکر خدا سے غافل نہ کرے

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو! اپنے کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اے ایمان والو! خدا کی طرف توبۃ النصوح کرو

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ

جب تجھ سے کفار مکر کرتے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا نکال دیں وہ مکر کرتے ہیں اور اللہ بھی تدبیر کرتا ہے

خَیْرُ الْمٰکِرِیْن (انفال ۳۰) اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱۱ میں علامہ حسکانی نے حسین بن محمد تمیمی کے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک رات قریش نے مشورہ کیا۔

○ بعض نے مشورہ دیا کہ جب صبح ہو تو محمد جب نکلے تو اسے گرفتار کر کے باندھ دو۔

○ بعض نے مشورہ دیا کہ اسے قتل کر دو۔

○ بعض نے مشورہ دیا کہ اسے ملک بدر کر دو۔

رات خداوند نے آنحضرتؐ کو اس مشورہ کی اطلاع دی۔ چنانچہ بحکمِ الٰہی آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور خود غارِ ثور کی طرف تشریف لے گئے۔ کفار تمام رات حضرت علیؑ کو آنحضرتؐ سمجھ کر نگرانی کرتے رہے۔ صبح کے ہنگام میں تمام کفار آگے بڑھے جب انہوں نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو رک گئے اور پوچھا۔

محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا کیا تم لوگ محمدؐ کو میرے سپرد کر کے گئے تھے؟

اس کے بعد وہ آپ کے نقشِ قدم کی تلاش میں باہر چلے گئے۔

۱۰۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (انفال ۳۲)	جب ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا عذاب الیم بھیج

حاکم حسکانی نے شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۰۰ میں علامہ ثعلبی کے ذریعے ابو عبید ہروی کی تصنیف ۲۲۳ھ کی تفسیر غریب القرآن سے روایت کی ہے کہ

جب نبی کریمؐ نے بحکم خدا مقام غدیر خم پر حضرت علیؑ کے حق میں اعلان فرمایا تو یہ خبر عام ہو گئی اور حارث بن نعمان فہری کو ملی تو وہ مدینہ آیا اور کہا اے محمدؐ! تو نے ہمیں ایک خدا کی پرستش کا کہا، پھر رسالت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کو کہا، ہم نے تیری سب باتیں مان لیں۔ اب تو نے اپنے چچا زاد بھائی کا بازو پکڑ کر بلند کیا اور ہمارے سر پر بٹھا دیا ہے۔ کیا یہ تو نے اپنی طرف سے کیا ہے یا اللہ کی طرف سے؟

آپ نے فرمایا: اس اللہ کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی قسم، یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حارث وہاں سے یہ کہتا ہوا اٹھا: اے اللہ جو کچھ محمد کہہ رہا ہے اگر حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا عذاب الیم دے۔

ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر لگا اور نیچے سے نکل گیا۔

یہ روایت اہل سنت کے مصنف ثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کی ہے، حموینی نے فرائد السمطین کے تیرھویں باب میں ... سے ... اور حاکم حسکانی نے ... علامہ شبلنجی وغیرہ نے بھی سے روایت کی ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

(الانفال: ۳۳)

اور اللہ ایسا نہیں کہ تم ان کے درمیان ہو اور وہ ان کو عذاب دے اور نہ اللہ اس وقت تک عذاب دے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے۔

۱۔ [illegible]

شواہد التنزیل میں حضرت ... سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس
آیت سے مراد محمد و آل محمد ہیں ... قرآن میں کئی مرتبہ جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا ہے
... آل محمد کے لئے ... اور میرے اہل بیت ... کے ہیں۔

۱۷۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ ... (اسراء ۲۶)

اور قرابت داروں کو ان کا حق دو ... ہو سکتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ... پر علامہ حسکانی نے عقیل بن ... کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں جن لوگوں سے روایت کی نفی کی گئی ہے وہ کتاب ... میں لوگوں کو مستحق بنایا ہے وہ اصل میں ... و عقیل ہیں۔

۱۸۔ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ (انفال ۴۱)

یقین رکھو، جب کبھی تمہیں تجارت کسب و تجارت سے مال ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں اللہ، اس کے رسول، ذوی القربیٰ، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کا حصہ ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ... میں علامہ حسکانی نے ابو ... شیرازی کے ذریعہ ... سے روایت کی ہے کہ یہ آیت صرف اور صرف آل محمد کے حق میں ہے۔ چونکہ ان کے لئے صدقہ حرام کا ... ہوتا ہے اس لئے ان کے حق میں خمس حصہ مقرر فرمایا ہے۔

شواہد التنزیل ص ... پر علامہ حسکانی نے ابراہیم بن اسحاق کے ذریعہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ ذوی القربیٰ سے مراد آنحضور کے وہ اقربا ہیں جن پر صدقہ حرام ہے

مجمع البیان فی تفسیر القرآن سورۂ بنی اسرائیل میں علامہ طبرسی نے بنا دیلمی سے علی ابن حسین
سے روایت کی ہے کہ آپ نے شام کے آدمی کو کہا کہ کیا تو نے قرآن میں مذکورہ بالا
آیت پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ہم وہی ہیں۔ شامی نے
کہا کیا آپ واقعا وہی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں

اسی مجمع البیان میں علامہ طبرسی نے دوسرے مقام پر منہال ابن عمرو نے عبد اللہ
ابن علی اور علی ابن الحسین سے خمس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا
یہ ہمارا حق ہے۔

منہال کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ آیت میں یتیمٰی و مساکین کا تذکرہ بھی ہے؟
آپ نے فرمایا یہ آل محمد کے یتامیٰ اور مساکین ہیں۔

تفسیر قمی ج ۲ ص ۱۲ پر علامہ جلال الدین قمی نے مذکورہ آیت کی تفسیر
میں لکھا ہے کہ تمام علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذوی القربیٰ سے
مراد آل محمد ہیں۔

تفسیر التحریر والتنویر ج ۱۵ ص ۷۸ پر علامہ طاہر ابن عاشور نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر
میں لکھا ہے کہ

ذوالقربیٰ پر الف لام مضاف الیہ کے عوض ہے۔ یعنی ذوالقربیٰ رسول۔ ذوالقربیٰ جو
رسول اکرم کی قرابت سے ہے چونکہ ذات محمدیہ نے آل محمد کے لیے صدقہ حرام کیا ہے
اس لیے اس کے عوض خمس کے مال سے آل محمد کو دیا ہے۔

تفسیر مواہب ج ۱ ص ۱۲ میں مصنف نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
ذوالقربیٰ کو خدا نے اس مال سے مخصوص فرمایا ہے کیونکہ حیات اسلام میں ان
صحابہ کی کسی نے مدد کی تھی چونکہ ان میں دینی حمیت کے ساتھ ساتھ نسبی حمیت بھی

تھی۔ وہ ان کی نگاہ میں اس کا فخر و شرف بنی ہاشم کی سرفرازی بنی ہوئی تھی کہ انہیں
یا محمد نے دین کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔

علاوہ ازیں وراثت امامت سے الگ ہے اس سے آل محمد کا خمس مقرر کر کے یا محمد
ان کی دینی و سیاسی حیثیت کی بھی حوصلہ افزائی قربانی تھی مگر مقصد و فقراء کی عظمت رہی ہیں
ہے کہ ملت مسلمان ہر قسم کا احترام کرے تو آل محمد کی دینی و سیاسی حیثیت کی دولت
اسکی عظمت اور احترام کے لئے دلی مسرت و دلچسپی دا ہیں۔

یا تمام بڑھ کے علاوہ امام زین العابدین سے روایت ہے کہ
خمس ہمارا مخصوص حق ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ آیت میں یتامیٰ، مساکین، اور مسافرین کا تذکرہ بھی ہے؟
آپ نے فرمایا ہم ہمارے یتامیٰ۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافر ہیں۔

○ مفسر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ جیسی تفسیر، تفسیر منزل للقرآن ج ۲ صفحہ ۴۰۶
میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

خمس کی مذکورہ اقسام میں سے کسی پانچ حصوں پر تقسیم ہوتا ہے۔ ایک حصہ خدا کا ہے
دوسرا حصہ رسول کا ہے۔ دوسرا حصہ آل کرام کا ہے اور ایک حصہ خصوصیت سے ذوالقربیٰ، یتامیٰ
اور مساکین کا ہے۔

○ علامہ غزالی نے احیاء العلوم الدین ج ۲ صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے کہ
سرور دنیا نے فرمایا ہے۔ آل محمد کے لیے صدقہ حرام ہے کیونکہ صدقہ مال
کا میل کچیل ہوتا ہے

مسند حنبل میں امام حنبل نے لکھا ہے کہ۔

مجاہد حروری نے ابن عباس سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق سوال کیا۔ تو

ابن عباس نے کہا۔

خمس چار حق ہے ہم قرابت والوں میں۔ جو حصہ ہمارا ہے وہ ... ہے

علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ

ابن عباس سے مروی ہے کہ

خمس کے چھ حصے ہیں اللہ کا ایک حصہ نبی کریم کے دو حصے اور قرابت

بیت میں تقسیم ہوتے تھے، ذوی القربیٰ، یتامیٰ اور مساکین ابن السبیل کے ہیں۔

---

۴۵ یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا	اے ایمان والو جنگ میں ثابت قدم رہا کرو

(الانفال: ۴۵)

○ نزول القرآن صفحہ ۵۵ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔
قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوا ہے علی اس کا امیر ہے

○ شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۱۲۰ اور صفحہ ۵۵ پر علامہ حسکانی نے حسین بن حکم کے ذریعہ
حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے کہ جنگ خیبر میں چار فرد ایسے تھے جو
ثابت قدم رہے اور وہ بھی جنگ کا یقین رکھتے ہیں۔ وہ علی ابن ابی طالب ہیں ایک
مولف، حکم بن عتیبہ نے جنگ حنین میں ثابت قدمی کا بالخصوص
تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ اس جنگ میں کوئی بھی نہ بچا تھا مخصوص ہونے
کی وجہ یہ ہے کہ سب صحابہ پہاڑ پر دوڑ دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔

---

۵ وان یریدوا ان یخدعوک	اگر وہ لوگ تمہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ومحمد
عبدہ و رسولہ [illegible]
[illegible] شامل ہیں۔

[illegible]
[illegible] ہے

[illegible]
[illegible] روایت کی جو [illegible] فرمایا ہے
[illegible]

١٦۔ [illegible]	[illegible]
اللّٰہ [illegible] مؤمنین	[illegible]
([illegible])	

[illegible] روایت کی
[illegible] ہے

١٧۔ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] تُؤْمِنُونَ ...
[illegible] الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ [illegible]

اور [illegible] بعض [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]

مؤلف: ——— اگرچہ علامہ [illegible] روایت [illegible] آیت کے ذیل میں [illegible] لیکن چونکہ [illegible]

ہم نے [illegible] آیت کے ذیل میں اس روایت کو درج کر دیا ہے۔

—۹—

سُورَةُ التَّوبَة

اس سورت میں حضرت علی ؑ کے حق میں [illegible] آیات ہیں۔

۱ــــ وأذان من الله ورسوله إلى الناس يوم الحج (۳)

۲ــــ وإن نكثوا أيمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم (۱۲)

۳ــــ أم حسبتم أن تتركوا ولما يعلم الله الذين جاهدوا منكم (۱۶)

۴ــــ أولئك حبطت أعمالهم وفي النار هم خالدون (۱۷)

۵ــــ أجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد (۱۹)

۶ــــ الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله (الى

عنده أجر عظيم (۲۰-۲۲)

۷ــــ ثم أنزل الله سكينته على رسوله (۲۶)

۸ــــ يا أيها الذين آمنوا إنما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد (۲۸)

۹ــــ يريدون أن يطفئوا نور الله بأفواههم ويأبى الله إلا أن

يتم نوره (۳۲)

۱۰ــــ يا أيها الذين آمنوا إن كثيرا من الأحبار والرهبان

ليأكلون أموال الناس بالباطل (۳۴)

۱۱ــــ إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله (۳۶)

١٧ إلا تنصروه فقد نصره الله (٤٠)

١٢ والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب أليم (٦١)

٢٠ يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر (٧٤)

٥ والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين
اتبعوهم بإحسان (١٠٠)

٩ يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين (١١٩)

١٨ يا أيها الذين آمنوا قاتلوا الذين يلونكم من الكفار (١٢٣)

سورۂ توبہ

۱- اذان من اللہ ورسولہ
الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ
بریء من المشرکین ورسولہ

حج اکبر کے دن لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ
اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن میں علامہ طبری نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ

سورۂ برات نازل ہوئی تو آنحضرت نے ابوبکر کو بھیجا بعد میں حضرت علی کو بھیجا۔ حضرت علی نے ابوبکر سے سورۂ برات لے لی۔ ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ حکم ہوا کہ اس کی تبلیغ میں خود کروں یا میرے اہل بیت سے کوئی مرد کرے۔

صحیح بخاری کی روایت میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے ایک دن مقام منیٰ پر اعلان برات کی اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی برہنہ طواف کر سکتا ہے

تفسیر درمنثور، سورۂ توبہ میں جلال الدین سیوطی نے ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم سے حکیم بن حمید سے روایت کی ہے کہ علی ابن حسین نے بتایا ہے کہ حضرت علی کا قرآن میں ایک نام موجود ہے جسے لوگ نہیں جانتے

جن سے پوچھا۔ وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی جو کہ خدا اور رسول کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔

علی ہی اور یا ہے۔

تفسیر التحریر والتنویر ج ۱۰ ص ۲ پر علامہ محمد طاہر بن عاشور تیونسی نے لکھی ہے
صحاح ستہ کے مطابق یہ اعلان اس سال کیا گیا جب ابوبکر امیر حج ہو کر گئے تھے
سو رسول نے حضرت علی کو بعد میں بھیجا جنہوں نے قربانی کے دن مقام منیٰ پر جا کر سورۂ برأت کی تبلیغ کی

تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۳۰۹۸ علامہ جمال الدین قاسمی نے لکھا ہے کہ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ جب سورۂ برأت نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا کہ
اس کو تبلیغ کے لئے ابوبکر کو بھیجیں۔
آپ نے فرمایا۔ حکم الٰہی کے مطابق سورۂ برأت کی تبلیغ میرے اہل بیت کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا پھر آپ نے حضرت علی کو بلایا اور فرمایا قربانی کے دن مقام منیٰ پر اعلان کر دو۔

تفسیر منار ج ۱۰ ص ۱۵۷ پر اس موضوع کی متعدد احادیث درج کی ہیں۔

نظم الدرر ج ۳ ص ۲۶۰ علامہ برہان الدین نے اسی عنوان کی کئی احادیث نقل کی ہیں۔

تفسیر القرآن ... کے مصنف نے ج ۱۰ ص ۴۴ پر مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ
ابوبکر جب ... رات ... آیات

نازل ہوئی جب آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو بھیجا کہ وہ حج کے وقت مشرکوں کو یہ سورت سنا کر

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ

(التوبہ ۱۲)

اگر یہ لوگ عہد کے بعد اپنی قسم توڑ کر
دین میں طعنہ زنی کریں تو ایسے کفر کے
سرداروں سے جنگ کرو ان کی کوئی قسم
قسم نہیں تاکہ وہ اپنی حرکتوں سے باز
آجائیں

بیعت علیؑ توڑنے والے ہی ناکثین ہیں

کنز العمال جلد ۱ ص ۸۲ میں ملا متقی نے محمد بن الفضل سے ... روایت کی ہے کہ ... میں سے مجھ جماعت نے نقل کر دیا انہوں نے یہ آیت تلاوت کی و ان نکثوا ...

حذیفہ نے کہا جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق اس وقت تک قتال نہیں ہوئی تھی

ملا متقی نے ایک اور روایت میں لکھا ہے کہ ... سے ... مردوں سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن حضرت علیؑ کے پاس تھا ... میں سے کسی نے آپ سے ... سنا اور ... جنگ جمل میں ... آپ نے ... تھے

طلحہ و زبیر دونوں کے بارے میں ... لوگوں سے کسی ... کے بغیر میری بیعت کی اور میری کسی غلطی کے بغیر بلا وجہ میری بیعت توڑ دی ۔ خدا کی قسم یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق افراد سے آج سے پہلے کسی جنگ نہیں ہوئی تھی ۔

علامہ جرجانی نے تحریر فرمایا ہے۔ روایت علی ابن ابی طالب کے ذریعے سے اور

وقعہ نے حذیفہ بن یمان سے نقل کی ہے کہ میں نے جناب حذیفہ سے جنگ جمل سے پہلے سنا

ہے کہ "اس آیت کے مصداق افراد سے ابھی تک جنگ نہیں لڑی گئی"۔

نوٹ: علامہ جرجانی وغیرہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان روایات میں حضرت

علی کے مقابلہ میں جنگ جمل میں آنے والوں کے دین اور ایمان کا بالخصوص تذکرہ

کیا گیا ہے۔

جنگ جمل والے اسلام سے نکل گئے تھے۔

جنگ جمل والے علی پر ظلم کرتے تھے۔

جنگ جمل والے کفر کے امام تھے۔

۳۲۔ قولہ تعالیٰ: أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (توبہ ۱۶)

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور ابھی اللہ نے ان لوگوں کو نہیں جانا جنہوں نے جہاد کیا ہے اور اللہ، رسول اور مومنین کے سوا کوئی دوست نہیں بنایا، اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۱۶ حدیث ۱۶۵ میں علامہ بحرانی کے ذریعے سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ

عہد عثمان میں اصحاب مسجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ علمی و فقہی مسائل کا تذکرہ ہوا پھر قریش

کی اسلامی سبقت اور ہجرت کا تذکرہ ہوا۔ دو سو سے زیادہ افراد تھے۔

جن میں سے حضرت علی، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، طلحہ، زبیر،

عمار، مقداد، ابوذر، ہاشم بن عتبہ، عبداللہ بن عمر، امام حسن، امام حسین، عبداللہ

ابن عباس، محمد ابن جریر و طبرانی نے بھی نقل کیا ہے

صحابہ میں سے ۔ ابی بن کعب ۔ زید بن ثابت ۔ ابو ایوب انصاری ۔ ابو الہیثم ابن تیہان

خزیمہ بن ثابت ۔ قیس بن سعد بن عبادہ ۔ جابر بن عبداللہ ۔ انس بن مالک ۔ زید بن ارقم ۔ عبداللہ

ابن ابی اوفیٰ ۔ بریدہ ۔ عبدالرحمٰن بن یعلیٰ تھے ۔

حضرت علی نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کہ مذکورہ بالا

آیت کب نازل ہوئی

جب حضرت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا

یا رسول اللہ کیا یہ آیت بالخصوص بعض مومنین کے لیے ہے یا تمام مومنین عموماً سب

شامل ہیں ؟

اللہ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ جس طرح زکوٰۃ نماز حج اور روزہ کا بیان ہے اسی طرح میری ولایت

کا مطلب بھی بیان کرو جس طرح پہلے بیان کئے ہیں ان کو بھی تفصیل سے بتا دیتے

آپ کو یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

مجھے لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خوف تھا اور ادھر سے اللہ سے عذاب کی دھمکی

یعنی اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر تو نے ولایت علی کا اعلان نہ کیا تو میری رسالت کی تبلیغ ہی

نہیں کی ۔

پھر آپ نے الصلوٰۃ جامعہ کہہ کر تمام لوگوں کو جمع کیا تھا اور فرمایا تھا

اے لوگو تم جانتے ہو کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان سے اولیٰ ہوں

تمام نے اعلان یا رسول اللہ کہہ کر اقرار کیا تھا تب آپ نے ہاتھ سے اس کے بعد آنحضرت نے

مجھے کھڑا کیا تھا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

[illegible] ولایت ہے؟

[illegible] سلمان [illegible] میری ولایت ہے جس کا میں حاکم ہوں [illegible]

[illegible] تکمیل [illegible] آیت [illegible] تمہیں یاد ہے اس کے بعد [illegible]

[illegible] اللہ اکبر [illegible] میری نبوت اور دین خدا کی تکمیل ولایت علی ہے۔

تمہیں یاد ہے اس وقت [illegible]

[illegible] کے حق میں ہے؟

آپ نے فرمایا تھا [illegible] کے حق میں ہے

[illegible]

تمہیں یاد ہے آنحضور نے فرمایا تھا۔

علی میرا بھائی [illegible] میری امت میں [illegible]

[illegible] اس کے بعد [illegible] حسین [illegible]

[illegible] اور آپ نے ایک ایک کا نام [illegible]

قرآن ان کے ساتھ ہوگا اور [illegible] کے ساتھ ہوں گے [illegible]

[illegible] جدا [illegible]

تمام نے کہا [illegible] ہم نے آنحضور سے [illegible] گواہی [illegible]

۲۲۔ اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون۔ توبہ ۱۷	ان کے عمل اکارت ہو گئے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

[illegible] ارجح المطالب [illegible] ص۱۳۰ [illegible] ان کے [illegible]

[illegible] روایت کی ہے کہ

جب حضور [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible]

گرمی شدت کی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ جھاڑیاں صاف کر دی جائیں۔ میدان صاف کیا گیا۔
پھر آپ نے نماز ظہر ادا کی۔ جب تمام حاجی جمع ہو گئے تو آپ نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔ ولایت
علی کا اعلان کیا اور فرمایا:

اے لوگو! آج مجھے ولایت علی کی تبلیغ پوری ہو گئی۔ اللہ نے دین کامل کر دیا ہے۔ تو خبر رہے
تکمیل دین کی سند بھی دی ہے۔ اے لوگو! جو شخص علی اور اولاد علی سے تا قیامت
محبت نہیں کرے گا، ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں
رہیں گے۔

یاد رکھو! ابلیس جنت سے حسد آدم کی وجہ سے نکالا گیا تھا۔ تم علی اور اولاد علی
سے حسد نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال ضبط اور قدم ڈگمگا جائیں گے۔

۵۔ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
توبہ ۱۹

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے
اور مسجد الحرام کی تعمیر کرنے والے کو اس شخص
کے برابر کر دیا ہے جس نے اللہ پر ایمان لا کر
اور ایمان بالآخرۃ کے ساتھ جہاد کیا ہے حالانکہ
اللہ کے نزدیک ہرگز ایک جیسے نہیں ہیں لیکن
اللہ ظالمین کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

ینابیع المودۃ ص ۳۴۲، ۳۴۳ پر علامہ قندوزی نے [illegible] ابراہیم ابن محمد حموینی کے ذریعہ [illegible]
مالک سے روایت کی ہے کہ جناب عباس نے کہا اے شیبہ میں تجھ سے اشرف ہوں کیونکہ میں رسول
خدا کا چچا ہوں، آنحضرت کے باپ کا وصی اور حاجیوں کا ساقی ہوں۔
جناب شیبہ نے کہا جناب عباس جہاں تک شرافت کا تعلق ہے تو میری برتری [illegible]

رہتے ہیں کہ میں بیت اللہ کی طرف سے ہی ہوں۔ میں بیت اللہ کا کلید بردار ہوں۔ اگر آپ مجھ سے اشرف ہوتے تو جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین و کلید بردار بنایا گیا ہے اسی طرح میری جگہ آپ کو بنایا جاتا۔

یہ دونوں اپنی اپنی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب تشریف لے آئے۔ عباس نے شیبہ سے کہا

کیا ہمیں علی کی بات قبول ہے؟ شیبہ نے کہا مجھے قبول ہے

جناب عباس نے کہا یا علی شیبہ کہتا ہے کہ چونکہ میں بیت اللہ کا امین اور کلید بردار ہوں اس لیے میں آپ سے افضل ہوں

حضرت علی نے عرض کیا، چچا جان! آپ نے کیا کہا ہے۔

جناب عباس نے کہا میں نے تو کہا ہے کہ میں رسول خدا کا چچا، رسول کے باپ اور اسی طرح بیت اللہ کا ساقی ہوں اس لیے میں اشرف ہوں۔

حضرت علی نے شیبہ سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں۔ شیبہ نے کہا میں نے جناب عباس سے کہا ہے کہ شرف میں زیادہ اگر آپ اشرف ہوتے تو جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین بنایا گیا ہے اسی طرح آپ کو بیت اللہ کا امین بنایا جاتا۔

حضرت علی نے کہا میں تو یہ نہیں کہتا بلکہ میں تو شرف میں تم سے زیادہ ہوں آپ دونوں سے شرف ثابت کرنے کا دعویٰ کرتا ہوں کیونکہ میں ہی تو پہلے شخص ہوں جو ایمان لایا ہوں۔ میں نے ہجرت کی ہے۔ وہ دونوں غصہ میں جو کیا کہ ہم ابھی آپ دونوں نے شرف پاس پہنچے آنحضورؐ کی عدالت میں آئے۔ دونوں غصہ ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر ایک نے اپنا اپنا دعویٰ پیش کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا آپ حضرات کو صبر کرنا ہوگا حتیٰ کہ اللہ اس سلسلہ میں کچھ نہیں فرمائے گا میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا

پہنچے اور حضرت علیؑ سے مذکورہ روایت [illegible] کی [illegible] کے دعویٰ کی تصدیق

کردی کہ [illegible] حضرت علیؑ کے [illegible]

ورسالتمآب [illegible] سے شرف ونقل ہے

○ روح المعانی ج ۱۰ ص ۶۸ پر علامہ محمود آلوسی نے مختلف طرق کے

ساتھ یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

○ علامہ سیوطی نے اسباب النزول ص [illegible] کے حاشیہ پر یہ واقعہ بھی کتاب اسباب

النزول [illegible] لکھا ہے

○ تفسیر منار ج ۱۰ ص [illegible] پر [illegible] صاحب [illegible] نے یہ واقعہ

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] نقل کیا ہے۔

۶۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ
وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا
نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ
اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی
اور اپنے مال اور جان سے جہاد
کیا یہ لوگ اللہ کے نزدیک عظیم درجہ
رکھتے ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔ انہیں ان کا
رب اپنی رحمت، رضا اور ایسی جنات کی
بشارت دیتا ہے جن میں دائمی نعمتیں
ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یقیناً
اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

فی [illegible]

شواہد التنزیل ج ۱ ص [illegible] میں [illegible] سے تفسیر فرات سے نقل کیا ہے

علی محمد بن عیسیٰ ... اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے ... ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ

ناگاہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حضرت علی آگئے۔

جب آپ نے حضرت علی کو دیکھا تو فرمایا

میرے بھائی تمہارے پاس آ رہے ہیں پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

مجھے مالک کی قسم ہے یہ شخص اور اس کے شیعہ ہی بروز قیامت فائز ہوں گے

پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا

خدا کی قسم یہ شخص ... تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے۔ اور خدا کے قیام میں تم سب سے
زیادہ ... ہے۔ اور وعدہ پورا کرنے میں تم سب سے زیادہ وفا کرنے والا ہے۔ اور حکم خدا کا تم سے
زیادہ ... ہے۔ تقسیم مساوی میں تم سب سے زیادہ عدل کرنے والا ہے۔ رعیت کے حق
میں تم سے زیادہ عادل ہے۔ اور اللہ کے نزدیک تم سب سے زیادہ عظیم مرتبہ ہے۔
فرمایا۔ جب یہ نص قرآنی سے فائز ہونے والے لوگ ... علی ہیں اور ان کے شیعہ
اور جب یہی رسول سے یہ ثابت ہو گیا کہ علی مؤمن اول ہیں ... اور علی ... افضل
ہیں تو ... کے ... علی ہی ... ہے ...
پھر ... رسول اللہ کی ... علی ... وہی ... کی ... ہو

ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

توبہ ۲۶

ترجمہ: پھر خدا نے اپنے رسول اور مؤمنین پر اپنی طمانیت نازل کیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۵۲ ... اپنے سلسلہ سند سے محمد بن ...

سے مجاہد سے ضحاک ابن مزاحم سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ
یہ آیت جنگ حنین میں آنحضرت کے گرد ثابت قدم رہنے والوں کے حق میں اتر
اتری ہے جن میں سر فہرست حضرت علی تھے۔

۸۔ یا ایها الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا۔	اے ایمان والو مشرک بلاشبہ نجس ہیں۔ پس اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔

توبہ ۲۸

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۲ پر حسکانی نے جناب عبداللہ سے روایت کی ہے کہ
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین امنوا آیا ہے وہاں اہل ایمان کا امیر و سردار علی ہیں۔

۹۔ یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون۔	یہ لوگ نور خدا کو اپنے پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن خدا نے اسے مکمل کرنے کا عہد کر رکھا ہے خواہ کافر ناپسند ہی کریں۔

التوبہ ۳۲

ینابیع المودۃ ص ... علامہ سلیمان قندوزی نے سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کی ہے
کہ عثمان کے دور حکومت میں میں نے حضرت علی کو مسجد نبوی میں تشریف فرما دیکھا
اور مہاجرین اور انصار بھی بیٹھے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا مگر
حضرت علی خاموش بیٹھے تھے۔

تمام مہاجرین و انصار نے حضرت علی سے کہا۔ آپ بھی کچھ فرمائیں۔

سے فرمایا:

ہمارے لئے یہی شرف و فخر کافی نہیں کہ قرآن میں محمد جیسا فخر مرسلین علیہ السلام کے اسم پر استعمال فرمایا۔ آپ ... لئے ... عظیم کو فرماتے ہوئے

محمد کا کہ

میں اور میرے ... تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس قبل اللہ کے ... نور ... کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ تخلیق آدم کے بعد اللہ نے ... آدم میں ودیعت کرکے ان کی پیشانی پر ... پھر اس نور کو ... میں رکھی ... پھر اسی نور کو ... کے صلب میں رکھا ... اس کے بعد اللہ اس نور کو صلب کریم سے ارحام مطہرہ میں منتقل کرتا رہا ... کے حامل ... اس نور کی ... تمام انبیاء ... سے ...

○ ینابیع المودۃ صفحہ ... پر علامہ سلیمان نے حضرت علی بن حسین سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت میں نور سے مراد امام ہے۔

○ فرائد ... صفحہ ... پر علامہ ... نے ... کا وہ خطبہ نقل کیا ہے جو انہوں نے حضرت علی کی شہادت کے بعد دیا تھا جس میں ... امام کو نور سے تعبیر کیا ہے۔

۳۴۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

اے ایمان والو! احبار (یہودی علماء) اور رہبان کی اکثریت لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور راہ خدا سے

وَتَبَسَّطُوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ: ۳۴)	سے روکتے ہیں۔

تاریخ مدینہ دمشق ج۴۲ ص۳۶۰ پر علامہ ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے اس کا امیر علی ہے۔ اللہ نے قرآن میں متعدد مقامات پر صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علی کا ذکر جہاں بھی فرمایا ہے اچھائی سے کیا ہے۔

۱۱۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (التوبہ: ۳۶)	اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد آسمان و زمین کی تخلیق کے وقت ہی سے بارہ کی تعداد رہی ہے

ینابیع المودۃ ص۲۲۳ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ
لوگو! میرے بعد بارہ امام ہوں گے جو ان سے متمسک رہے گا وہ داخل ہوگا جنت میں اور جو ان سے جدا رہے گا۔
لوگو! جو شخص یہ چاہے کہ میرے بعد میری سنت پر رہنا چاہتا ہے وہ علی ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کرے۔
جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ قبلہ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کیا ہوگی۔
آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے سوال کیا ہے تمام اسلام کا سوال کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مذکورہ آیت توبہ: ۳۶ کی تلاوت فرمائی

۱۱ [illegible] | اگر [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] | [illegible] مدد کی ہے۔

[illegible] میں [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲- [illegible] | [illegible] دیت [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] سے [illegible] دیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو دیت دی [illegible] دیت

[illegible] دی [illegible]

[illegible] دیت۔

حاشیہ [illegible] میں [illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible] دیت [illegible]

[illegible]

حاشیہ تنویر القرآن ج ص۹۹ پر بیان کیا گیا ہے کہ کتاب مناقب سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں تھا کہ حضرت علیؓ ناراضگی کی حالت میں تشریف لائے

آنحضورؐ نے پوچھا یا علیؓ! کس بات پر ناراض ہو؟

حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ قبیلہ آپ کے رشتہ داروں نے مجھے آپ کے عہد میں ناراض کیا ہے۔

آنحضورؐ نے فکر سے ہو کر فرمایا

لوگو۔ جس نے علیؓ کو اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔ یاد رکھو علی وہ پہلے ایمان تم سے لایا اور وہ سب سے بعد تم سب سے زیادہ وفا کرنے والا۔

لوگو یاد رکھو علی کو اذیت دینے والے یوم قیامت یہودی یا نصرانی محشور ہوگا

جابر بن عبداللہ نے کہا قبلہ۔ اگر ایک شخص۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر علی کو اذیت دے تو؟

آپ نے فرمایا۔ اے جابر! یہ کلمہ پڑھ کر تو لوگ بچے رہتے اور اپنے مال کا تحفظ کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی جان محفوظ رہے اور ان کا مال لوٹ نہ لیا جائے۔

مترجم ۔ گویا توحید اور رسالت کی شہادت ناکافی ہے اور صرف دکھاوا ہے اور عمل پر بات اور ولایت علی کی شہادت کا تعلق خون سے ہے۔

---

۷۴ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰهُمُ

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے۔ اور اسلام کے بعد کفر اختیار کر چکے ہیں۔ اور وہ ارادہ کر

وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

(التوبہ: ٧٤)

ارادہ کیا تھا جسے حاصل نہ کر سکے اور یہ کہ
یہ انتقام صرف اس لیے کہ اللہ اور رسول
نے اپنی عنایت سے انہیں دولتمند کر دیا ہے۔
اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا
اور اگر منہ پھیر لیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت
میں عذاب الیم دیگا اور زمین پر ان کا کوئی حامی و مددگار [illegible]

علامہ [illegible] نے [illegible] ابن عباس سے روایت کی
قریش کے کچھ لوگوں نے قتل حضرت علی کا فیصلہ [illegible]
[illegible] کے پاس [illegible] جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی
[illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] تھا۔
آنحضرت نے [illegible] سے [illegible] آپ [illegible] کر دیا۔
انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے حضرت علی کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔
اس کے جواب میں اللہ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

١٥ - وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ
اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

(توبہ: ١٠٠)

جن لوگوں نے سبقت کی [illegible] اور سابقین
اولین مہاجرین سے اور انصار سے بھی
اور جنہوں نے [illegible] اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ
اللہ سے راضی ہوگئے اور اللہ نے
ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں
کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں
گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

[illegible] بطریق [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت
حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی [illegible] رسول [illegible] سبقت [illegible] ہے۔
[illegible] دونوں [illegible]
[illegible] سے روایت
کی ہے کہ حضرت علی [illegible]

[illegible] اکبر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت علی کے ہاتھ سے [illegible]
[illegible]
[illegible] صدیق اکبر [illegible]

١٢ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو۔

حافظ [illegible] میں [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ [illegible] سے مراد حضرت علی ہیں۔

[illegible] نے بھی روایت نقل کی ہے کہ [illegible] میں صادقین سے مراد حضرت علی تھے۔

کفایۃ الطالب [illegible] میں [illegible] ہے
مناقب [illegible] میں [illegible] خطیب بغدادی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

میں سے ہے اور حضرت علی اور آپ کے ساتھی ہیں۔

۵ [illegible] ج [illegible] ص [illegible] پر علامہ [illegible] نے ابن عباس سے یہی روایت نقل کی ہے۔

در منثور ج ۳ ص [illegible] پر علامہ سیوطی نے [illegible] تفسیر میں یہی روایت لکھی ہے۔

ینابیع المودۃ [illegible] پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے آیت

[illegible] حضرت علی کے ساتھ [illegible] ہے۔

علاوہ ازیں ابن مغازلی نے [illegible] شواہد [illegible] لکھا ہے

---

۵ [illegible] فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ [illegible] | [illegible] جنگ کریں [illegible] سے جنگ کریں۔

(توبہ ۱۱۱)

[illegible] پر علامہ [illegible] نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا ہے۔

-۱۰-

سورۃ یونس علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

۱ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (۲)

۲ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ (۴)

۳ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ (۹)

۴ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ (۲۵)

۵ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي (۳۵)

۶ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ (۵۳)

۷ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا (۶۳)

۸ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۶۲)

۹ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا (۸۷)

سورۂ یونس

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس ۲)

اہلِ ایمان کو بشارت دیجئے کہ رب کے ہاں ان کی صداقت مسلم ہے۔

[illegible] میں علامہ قندوزی نے ابوبکر [illegible] کتاب مناقب صحابہ [illegible] روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ (یونس ۴)

اللہ ہی نے ابتدا میں تخلیق کی ہے اور پھر اللہ ہی اسے دوبارہ واپس لائے گا تاکہ اہلِ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کو جزا دے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶۵ میں حاکم حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے مراد علی ہیں کیونکہ علی امیر المومنین اور شرف المومنین [illegible]

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (یونس ۹)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کا رب انہیں ان کے ایمان کے طفیل جنت نعیم میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۲۹ میں علامہ قندوزی نے [illegible] سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے اے علی۔ [illegible] سے تو اور تیرے شیعہ مراد ہیں

۴۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا إِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس ۲۵)

اور اللہ دار السلام کی دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم دکھاتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۶۱ میں علامہ حسکانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دار السلام سے مراد جنت ہے اور صراط مستقیم سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے۔

۵۔ أَفَمَنْ يَّهْدِىْٓ إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُّتَّبَعَ أَمَّنْ لَّا يَهِدِّىْٓ إِلَّآ أَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (یونس ۳۵)

جو شخص حق کی دعوت دیتا ہے کیا وہ اتباع کے زیادہ لائق ہے یا وہ شخص جو خود ہدایت نہیں پاتا [illegible] وہ بھی محتاج ہے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے! تم کیسے فیصلے کرتے ہو

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۶۲ میں علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کا آپس میں تنازعہ تھا۔ آپ نے چند صحابہ کو ان کا ثالث بنایا۔ لیکن انہوں نے [illegible] سے قبول نہ کیا۔ پھر آپ نے حضرت علی کو ثالث بنایا تو [illegible] وہ حضرت علی کی ثالثی اور فیصلہ پر راضی ہوگئے۔

کیا پیغمبر نے منافقین سے [illegible] لوگوں سے کہا کہ

لیے کہ ... وہی ہو ... جب نبی سے فلاں فلاں کی شکایت کی ... تو آپ نے ... نہیں قبول
... کی [illegible] پر اس پر ... ان منافقین کی سرزنش فرمائی ہے کہ.

٦۔ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ يونس ٥٣	تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے؟ کہہ دے ہاں خدا کی قسم وہ حق ہے اور تم اسے ہرا نہیں سکو گے.

تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۹۶ پر امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ
اے محمد اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کیا علی ہی امام حق ہے؟
کہہ ہاں میرے رب کی قسم ... علی ہی امام حق ہے.

٧۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ يونس ٥٨	کہہ دے ... اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ... اس پر انہیں خوش ہونا چاہیے وہ ... جمع کرتے ہیں اس سے بہتر ہے

تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۹۸ پر ... ابن عباس سے روایت کی ہے.
فضل اللہ سے مراد محمد ہیں اور
رحمتہ سے مراد حضرت علی ہیں.

٨۔ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يونس ٦٢	یقیناً اللہ کے دوستوں کے لیے کوئی خوف اور غم نہیں ہے.

تفسیر برہان ج ۲ ص ... میں امام زین العابدین سے ... روایت کی ہے کہ

حضور نے فرمایا ہے خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کی قسمت پر انبیاء اور شہدا رشک کرتے ہیں۔ وہ ایسے افراد ہیں جن کے پاس نہ تو دنیاوی عزت ہے اور نہ مال و دولت صرف رحمت خداوندی کے پاس ہے۔ جس دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے اس دن وہ خوف زدہ نہ ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟

ہم نے عرض کیا۔ قبلہ ہم جواب ہو سکتے۔

آپ نے فرمایا وہ اہل حرم، اہل مسجد اور مستقبل ہوں گے اور

یونس ۶۲ انہی کے حق میں ہے۔

۹۔ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کو وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بنا لو اور اپنے گھروں کو قبلہ بنا کر نماز پڑھو اور مومنین کو بشارت دے دو۔

(یونس ۸۷)

فائدہ: تفسیر صافی میں محمد بن یعقوب کے حوالہ سند سے عبدالعزیز بن اسید انصاری سے روایت کی ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کے پاس رہنے کو مکان نہیں تھے۔ چنانچہ مسجد کے گرد صحابہ نے مکان تعمیر کر لیے اور تمام نے اپنے اپنے دروازے مسجد میں کھول دیے۔

حضور نے ایک دن معاذ ابن جبل سے کہا کہ میں نے تمام صحابہ سے کہہ دیا ہے۔ اپنے اپنے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر کے گلی میں کھول دو اور حالت جنابت میں داخل مسجد نہ ہوا کرو

معاویہ نے منادی۔ اسے یہ حکم حضور رسول ہے کہ پنا مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند
دو۔ وہ سب ہر حالت میں مسجد میں آ جایا کرو۔ ابو بکر نے کہا۔ سمعنا و طعنا۔ اس
نے پنا دروازہ بند کر دیا۔

پھر منادی نے پکار کر کہا کہ حکم رسول ہے مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دو۔
عمر نے کہا سمعنا و طعنا۔ البتہ میں چاہتا کہ میرے گھر سے ایک چھوٹی سی کھڑکی
مسجد میں کھلی رہے۔

معاذ نے عمر کی درخواست آنحضرت تک پہنچائی۔

پھر آپ نے عثمان کو پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی سمعنا و طعنا کہہ کر مسجد
میں کھلنے والا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے جناب حمزہ کو پیغام بھیجا جناب
حمزہ نے بھی اپنا مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دیا

حضرت علی نے ارادہ کیا کہ پوچھیں تو آپ نے فرمایا۔

تو طاہر و مطہر ہے۔ تو ہر حالت میں مسجد میں آ جا سکتا ہے۔

جب جناب حمزہ کو معلوم ہوا تو آ کر عرض کی۔

سرکار آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا ہے اور علی کو رہنے کی اجازت دی گی؟
آپ نے فرمایا چچا جان اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو مجھ میں آپ کو ایسا کرنے کا
پیغام ہرگز نہ بھیجتا۔

لیکن معاملہ اللہ کے پاس ہے اس لیے میں مجبور ہوں۔ ویسے آپ کے علی کا خیر
ہونے کے علاوہ میں آپ کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ جناب حمزہ جنگ احد میں
شہید ہو گئے

کچھ ضعیف روایات میں ہے اور ہیں سے کچھ تبصرے وغیرہ بھی ہے۔

جب آنحضور کو اطلاع ملی تو آپ برسر منبر آئے اور فرمایا

کچھ لوگ علی کے بارے میں کلام کر رہے ہیں۔ لیکن سنو! دروازے میں نے اپنی مرضی سے بند نہیں کئے۔ یہ خدا کا حکم ہے علی کا مسجد میں رہنا بھی حکم خدا سے ہے اور دوسروں کا نکالنا بھی حکم خدا سے ہے۔

خدا نے موسیٰ اور ہارون سے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کو مصر میں مکان دے کر اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ مکانوں میں سو جاؤ اور جنب کی حالت میں مسجد میں جانا ممنوع ہے۔ صرف ہارون اور ذریت ہارون وابستہ ہارون ہے۔ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ لہذا میری مسجد میں علی اور علی کی ذریت کے سوا کوئی بھی جنابت کی حالت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اگر کسی کو قبول ہو تو ٹھیک ورنہ شام کے علاقے میں جا کر شامل ہو جائے۔

۱۱

سُورَةُ هُودٍ علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں

وان استغفروا ربكم ثم توبوا اليه (۳)

۲ فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك وضائق به (۱۲)

۳ افمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه (۱۷)

۴ ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات واخبتوا الى ربهم (۲۳)

۵ يوم يأت لا تكلم نفس الا باذنه (الى) عطاء غير مجذوذ (۱۰۵ تا ۱۰۸)

۶ وانا لموفوهم نصيبهم غير منقوص (۱۰۹)

۷ فلولا كان من القرون من قبلكم اولوا بقية ينهون عن الفساد (۱۱۶)

سورہ ھود

۱- اِنِ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الیٰ اجل مسمی ویؤت کل ذی فضل فضلہ

(ھود : ۳)

اللہ سے استغفار کرو پھر توبہ کرو تمہیں سامان زندگی پہنچائے گا اور ہر صاحب فضل کو اپنی عنایت سے نوازے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۷۵ میں علامہ حسکانی و تفسیر فرات میں اس آیت کی تفسیر میں امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اس آیت کا مصداق حضرت علی ہے۔

۲- فلعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک وضائق بہ صدرک ان یقولوا لولا انزل علیہ کنز او جاء معہ ملک انما انت نذیر واللہ علیٰ کل شیء وکیل

(ھود : ۱۲)

شاید تم وحی کردہ بعض حصہ کو چھوڑ دو اور اس سے دل تنگ ہو اس بات سے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس مال و دولت کیوں نہیں ہے یا اس کی تصدیق کے لیے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ تم تو فقط نذیر ہو اور اللہ ہر چیز کا وکیل ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۷۶ میں علامہ حسکانی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ

وہ دن تھا جب غدیر خم میں آپ ولایت علیؑ کی تبلیغ کا پیغام لے کر نازل ہوئے جس سے آپ

بہت گھبرا گئے کہ کہیں اہل نفاق اور منافقین تکذیب ہی نہ کر دیں۔

آپ نے چند لوگوں سے مشورہ لیا کہ اس مجلس میں پیغام الٰہی سنا دوں یا نہیں؟ ... میں تھی

ان میں عباس بن عبد المطلب ... کیا مشورہ دیں آپ کے ... راستے میں جبرائیل

اور پوچھا ... کیا آپ اللہ کی تبلیغ سے گھبرا گئے؟

آپ نے فرمایا جبرائیل! گھبرا تو میں ہرگز نہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اب لوگوں

نے دل سے میری رسالت کو بھی قبول نہیں کیا اور ... ہیں مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے

... ہاتھ سے میری مدد ... اب ولایت علیؑ کو یہ لوگ کیسے قبول کریں گے۔

جبرائیل واپس گیا۔

مؤلف: آپ کے مشورہ لینے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے ... تبلیغ

میں مشورہ کیا یعنی ... کہ آپ نے مشورہ لیا ... اسی طرح ... میں روایت

... اور ... کیونکہ ... اصل تبلیغ میں مشورہ ... ہے

وہ تو حکم خدا ہے ... آپ کا ... تھا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۴۳ پہلا ... سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ میں نے اللہ سے علیؑ کے بھائی ... کا

سوال کیا تھا وہ اللہ نے مجھے دے دیا۔

اسی وقت آپ کے ... میں سے ایک صحابی نے کہا۔ کہ ... ایک

کا ایک ... سے بہتر ہے جو آنحضرت نے خدا سے مانگی ہے۔ ...

مگر اگر آپ اللہ سے کسی ... کا سوال کرتے ... تو ...

میں ... جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ... پریشان ہوئے

اس وقت جبرئیل مدد کو دوڑ پڑے جب وہ لمبے سفر پر بیٹھے ہوئے ہو۔

۳۔ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ۔ (ہود ۱۷)

کیا ایک شخص جو رب کی طرف سے واضح دلیل کا حامل ہو اور اس کا گواہ اس کے ساتھ ہو

○ ماہنامہ ادارہ ملت ۲۱ء میں علامہ ... کے ترجمہ قرآن میں علامہ جلال الدین نے درمنثور میں سے مروی ہے اور اپنی تفسیر میں علامہ آلوسی نے ہر دو شاہد کے شان نزول میں ایسی روایات نقل کی ہیں کہ جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور آیت میں شاہد سے مراد آپ ہی ہیں اور مصداق حضرت علی ہیں۔ ہم اپنی عادت کے مطابق طویل بات ... صرف ایک حدیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

○ علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں ہر دو شاہد کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور کے بعد ... کہ رسالت پر آنحضور سے ہیں اور شاہد حضرت علی ہیں۔

○ کفایۃ الطالب ... گنجی شافعی نے آنحضور سے حدیث نقل کی ہے کہ علی شاہد اور اللہ کی طرف سے ... کے حامل ہیں اور یہ شاہد ہیں۔

شبہ ـــــ ایک حدیث میں حضرت رسالت پناہ کو واضح دلیل کے ساتھ اور حضرت علی کو شاہد قرار دیا گیا ہے، جبکہ دوسری حدیث میں جناب ختمی مرتبت کو شاہد اور حضرت علی کو واضح دلیل کا حامل بتایا گیا ہے۔ ان دونوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

"جس طرح حضرت علی نفس نبی ہیں اسی طرح آنحضور بھی علی کے ... دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

۳۔ دیکھیے ینابیع المودۃ صفحہ ۹۹ پر علامہ قندوزی نے مسعود سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہود میں اس آیت کے مصداق حضرت علی ہیں۔

۴۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (هود ۲۳)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے اور
بارگاہ رب العزت میں جھکے وہی جنت والے
اور ہمیشہ جنت میں رہنے والے ہوں گے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳ پر صاحب غایۃ نے ابو بکر شیرازی کے ذریعہ انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علی ہی سب سے پہلے تصدیق رسالت کرنے والے ہیں۔

۵۔ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ
وَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ
إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ وَأَمَّا
الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ
فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ
(هود ۱۰۵ ...)

جس دن وہ آئے گا کوئی انسان بغیر اس کے
اذن کے کلام نہ کر سکے گا ان میں سے کچھ بدبخت ہوں گے
اور کچھ نیک بخت پس جو بدبخت ہوں گے وہ جہنم
میں ہوں گے جہاں آتش جہنم کے شعلوں کی بھڑک ان
کو سنائی دے گی جب تک زمین آسمان رہیں گے ہمیشہ اسی جہنم
میں رہیں گے ان لوگوں کے سوا جنہیں اللہ چاہے گا وہ
جو چاہتا ہے وہ کر گزرتا ہے۔ جو لوگ نیک بخت ہیں
وہ ہمیشہ جب تک آسمان و زمین ہیں جنت میں رہیں گے سوا اس کے
جسے خدا چاہے اس کی عطا ختم ہونے والی
نہیں۔

محبِّ علیؑ سعید اور عدوِ علیؑ شقی ہے

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۰۸ پر علامہ کراجکی نے، شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے اور دیگر مفسرین میں علماء اہلسنت نے متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں حق و حقیقت کی یہ تصریح ہوئی ہے کہ ہر محبِ علیؑ سعید اور عدوِ علیؑ شقی ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق اس مضمون کی صرف ایک ہی حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔

علامہ کراجکی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معجم طبرانی میں جناب سیدہ فاطمہؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے ـــــ اللہ تم پر فخر کرتا ہے، اس نے بالعموم تم سب کو اور بالخصوص علیؑ کو مشرف کیا ہے۔ میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنی قوم کا طرفدار نہیں ہوں۔ وہ ہی کہتا ہوں جو جبرئیل نے مجھے اللہ کی طرف سے جو پیغام دیا ہے وہ یہ ہے کہ ـــــ ہر وہ شخص کامل سعید ہوگا جو حضرت علیؑ سے ان کی زندگی اور بعد از مرگ بھی محبت رکھے گا، اور ہر وہ شخص کامل بدنصیب ہوگا جو حضرت علیؑ سے ان کی زندگی اور بعد از زندگی دشمنی رکھے گا۔

۶۔ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (سورۂ سجدہ ۲۲)	ہم ان لوگوں سے جو گنہگار ہیں ان کا بدلہ / انتقام ضرور لیا کریں گے۔

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس وعدہ کا تذکرہ کیا ہے جس میں انہیں کو دین کا حکمران بنا لیا گیا ہے۔

مؤلف ـــــ اگرچہ آیت کے ظاہر میں مجرمین کا تذکرہ ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ تعلیل وہ مجرمین ہی کے حق میں ہے کیونکہ ایک فرد سے دوسرے

دی طرف اشارت کلام طلاعت کے دو نتائج میں سے مقبول ترین دلیل ہے۔ وہ
کے مظاہر قرآن کریم اور مصادر میں موجود ہیں۔ مثلاً آیات جو دو کے لیے۔ پہلے
کو ہوک میں خود الہٰ آیات از درج کئے ہیں آیۂ تطہیر مسلسل اور متواتر احادیث
کے ذریعہ حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور جناب حسنینؑ کے حق میں ہے حدیث ہی وعدہ حکومت
کے تذکرہ سے کئی ایک احتمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ حکومت سے مراد حکومت حقیقی ہو۔ یعنی قدرت تکوینیہ جس کے ذریعہ جب چاہیں جہاں کہیں
اور جب چاہیں کریں کیونکہ تمام ائمہ طاہرین از حضرت علیؑ تا امام مہدیؑ اگرچہ عالم تکوین میں
منجانب اللہ یہی تصرف رکھتے تھے۔ لیکن ہمیشہ اہل سے ایسا کیا نہیں۔

۲۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس حکومت سے مراد آخرت کی حکومت ہو اور اگر بنظر حقیقت
دیکھا جائے تو اس حکومت سے بڑھ کر اور کوئی حکومت ہی نہیں کیونکہ جب حضرت علیؑ
پل صراط پر کھڑے ہو کر جہنم سے کہیں گے کہ یہ میرا دشمن ہے اسے لے لے اور یہ میرا
محب ہے اسے جنت میں جانے دے۔ اس وقت حکومت کا پتہ چلیگا۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت سے مراد آخری زمانہ کی وہ حکومت ہو جو امام منتظر
کو حاصل ہوگی اور احادیث متواترہ سے کرۂ ارض پر امام مہدی کی حکومت ثابت ہے

۷۔ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُولُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ۔ ھود ۱۱۶	تم سے پہلی نسلوں میں کیوں ایسے لوگ نہ ہوئے جو فساد سے روکتے تھے۔ وہ کم ہی تھے جنہیں ہم ہی نے نالائقوں پر آنیوالے عذاب سے نجات دی تھی

○ شواہد التنزیل ۵ ص ۳۷۷ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت ہود ۲ ہم اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۱۲—

سورۃ یوسف علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ایک آیت ہے۔

۱۔ قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة (۱۰۸)

سورۃ یوسف

۱۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ۖ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (یوسف ۱۰۸)

انہیں بتا دے کہ یہ ہے میرا رستہ۔ میں اور میرا اتباع کرنیوالا بالبصیرت اللہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اللہ منزہ ہے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۲، حدیث ۴۰۰ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ "میری اتباع کرنیوالا" کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔
تفسیر فرات کے حوالے سے علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ "میرا راستہ" سے مراد ہم اہلبیتؑ کی ولایت ہے جس کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہوگا۔ اور حضرت علیؑ کی تنقیص وہی کریگا جو گمگشتہ راہ ہوگا۔

—۱۳—

سورۃ الرعد

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۹ آیات ہیں۔

۱ — وفی الارض قطع متجاورات وجنات من اعناب (۴)

۲ — انما انت منذر ولکل قوم ھاد (۷)

۳ — افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق (۱۹)

۴ — الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق (۲۰)

۵ — ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبی الدار (۲۲)

۶ — الذین آمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ (۲۸)

۷ — الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبی لھم وحسن مآب (۲۹)

۸ — اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا (۴۱)

۹ — قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (۴۳)

سورۂ رعد

۴۔ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاءٍ وَّاحِدٍ (رعد ۴)	زمین میں اور ہی اور ہی قطعات ہیں، انگور کے کھیتوں اور کھجور وغیرہ کے درخت ہیں جو ایک پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔

- در منثور تفسیر آیت کے ذیل میں علامہ سیوطی جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے:
  اے علیؑ! تمام لوگ مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے ہیں
  پھر آپ نے یہی مذکورہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔
- سیر اعلام النبلاء ج ۲ صفحہ پر علامہ شمس الدین ذہبی نے مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔
- مناقب خوارزمی صفحہ ۸۷ پر قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی حدیث موجود ہے
- مستدرک حاکم ج ۲ صفحہ ۲۴۱ پر بھی اسی قسم کی حدیث موجود ہے۔

۷۔ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ۷)	تو نذیر ہے اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوتا ہے۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۳ پر علامہ قندوزی نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ

میں نے رسول اکرم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ... علی بن ابی طالب ہے

○ صواعق محرقہ فصل دوم میں علامہ ابن حجر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسالتمآب نے فرمایا:

میں منذر ہوں اور علی ہادی ہیں۔ اے علی ہدایت حاصل کرنے والے تجھ سے ہدایت حاصل کریں گے۔ علاوہ ازیں ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۵ اور کفایۃ الطالب صفحہ ۔ پر بھی یہی حدیث موجود ہے

۳۔ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (رعد ۱۹)

کیا وہ شخص جسے یقین ہو کہ جو کچھ نازل ہوا ہے وہ تمہارے رب کی طرف سے ہے وہ حق ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو صرف دانشمند ہی تذکرہ کر سکتے ہیں۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۴ میں علامہ قندوزی نے ابن مردویہ کے ذریعہ ابن عباس سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ... پہلے حصہ کا مصداق حضرت علی اور دوسرے کا مصداق فلاں ہے۔

۴۔ اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ (رعد ۲۰)

وہ لوگ جو عہد خدا میں ایفا کرتے ہیں اور وعدہ شکنی نہیں کرتے۔

○ مدینۃ المعاجز ص … پر علامہ بحرانیؒ نے ابن ابی حمزہ، محمد بن حبیب سے، جو امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علیؑ کے پاس تھا کہ سفری لباس میں ایک شخص آیا اور عرض کیا

یا مولا! میں آپ کے پاس اس شہر سے آیا ہوں جہاں آپ کا کوئی محب نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: کیا بصرہ سے آیا ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں بصرہ سے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا: اگر اہل بصرہ چاہیں تو مجھ سے محبت کر سکتے ہیں، میں وہاں کے شیعہ اشد سے کہہ دوں گا ایک بیٹا تیرے ہاتھ میں اور … ہمارے دشمنوں میں کسی کی دوستی کا امکان نہیں ہے۔

وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۔ الرعد ۲۲

یہ لوگ برائی کو بھلائی سے بدل دیتے ہیں اور عاقبت انہی کی ہوگی۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص … پر علامہ حسکانی نے ابو عبداللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے پاس آیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا

اے ابو عبداللہ! کیا میں تجھے ایسی نیکی نہ بتاؤں جو اسے بجا لائے تو خدا اسے جنت میں داخل کر دے؟ اور کیا تجھے ایسی برائی نہ بتاؤں جسے بجا لانے والا اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا اور اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا؟

میں نے عرض کیا ضرور فرمائیے۔

آپ نے فرمایا: نیکی ہماری محبت اور برائی ہمارا بغض ہے۔

۲۸. الذین آمنوا وتطمئن قلوبهم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل خدا کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں۔ یقین رکھو کہ ذکر خدا ہی سے دل مطمئن ہوتا ہے۔

در منثور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں نبی کریم سے حدیث نقل کی ہے کہ:

اس آیت کا مصداق وہ افراد ہیں جو اللہ اس کے رسول، اور میرے اہل بیت کے ساتھ خلوص و محبت رکھتے ہیں

---

۲۹. الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لهم وحسن مآب۔ رعد / ۲۹

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ان کے لیے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام بھی انہی کا ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج۱ ص۳۰۴ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے:

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا میرے گھر میں ہوگا اور شاخیں تمام جنت میں ہوں گی

○ شواہد التنزیل ج۱ ص۳۰۶ میں ہے کہ دوسرے مقام پر آنحضرتؐ سے طوبیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

طوبیٰ جنت میں ایک درخت کا نام ہے جس کا تنا علیؑ کے گھر میں ہوگا اور شاخیں تمام جنت میں ہوں گی۔

سوال کیا گیا۔ قبل ازیں آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ کا تنا میرے گھر میں ہوگا

آج عمر جنت میں علی کا تنا علیؑ کے گھر ہوگا۔

آپ نے فرمایا میں سے پہلے علی درست کی طرف آج بھی ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں جنت میں میرا اور علی کا گھر ایک ہی ہوگا۔

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ۔

ایک دن آپ نے عمر بن خطاب سے فرمایا

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کی شاخوں سے جب کوئی محل کوئی گھر کوئی مقام اور کوئی بھی محل نہ ہوگی

اس درخت کا تنا میرے گھر میں ہوگا

ٹال دن پھر آپ نے عمر ابن خطاب سے فرمایا

اے عمر جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جنت کا کوئی گھر کوئی محل کوئی مقام اور کوئی مرحلہ اس کی شاخوں سے خالی نہ ہوگا۔ دوسرے دن علیؑ سے عرض کی پھر اے اوس کیا تم نے کل ہی پوچھا تو آپ نے فرمایا نہ کل میں نے درخت کا تنا میرے گھر میں رکھا آج عمر سے کہا بیان اس کا تنا علی کے گھر میں ہوگا

آپ نے فرمایا عمر شاید تجھے یہ معلوم نہیں کہ جنت میں میرا اور علی کا محل ایک ہی ہوگا۔

○ اسی طرح علامہ سیوطی نے ان صحابیوں کی متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

۸۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَأْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (رعد ۴۱)	کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم زمین کے اطراف کو گھٹاتے ہیں۔

○ ثابت امر نمبر ۲۷ پر علامہ بحرانی نے حسب سلسلہ سند سے عبداللہ بن
... سے روایت کی ہے کہ
میں نے حضرت علیؑ کو کوفہ میں عبدالرحمن ابن ملجم سے ضرب لگائی اور مسجد میں
... پھر ... سے ... ہاتھ ... کی ...
سے بہتر ہوتیں تو علم میں ایک عظیم ... تک علم اسلام کو ... اور اسلام
کا ... گیا۔

۹۔ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ رعد ۴۳	کہیں تم کافی ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور کتاب کا علم جس کے پاس ہے۔

ثابت امر نمبر ۴۰ پر علامہ بحرانی نے ... سے ... عبداللہ
ابن ... عبداللہ، ابو ہریرہ ... سے روایت کی ہے کہ
اللہ کے ساتھ دوسرے گواہ کا مصداق علی ابن ابی طالب ہیں جو علم کتاب
کا حامل ہے۔
ینابیع المودۃ ... پر علامہ ... نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ
آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ دوسرا گواہ جو علم کتاب کا عالم ہے میرا بھائی علی ابن
ابی طالب ہے۔

—۱۴—

سورۃ ابراھیم علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۶ آیات منتخب کی ہیں

۱ — وادخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنت (۲۳)

۲ — الم تر کیف ضرب اللہ مثلا ... فی کل حین باذن ربھا (۲۴-۲۵)

۳ — یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت (۲۷)

۴ — الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ ... فان مصیرکم الی النار (۱۸-۳۰)

۵ — واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد آمنا (۳۵)

۶ — فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم (۳۷)

☆

سورہ ابراہیم علیہ السّلام

۱۔ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۔ ابراہیم ۲۳	جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے انہیں ایسی جنات میں داخل کیا جائیگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ لوگ ہمیشہ انہیں میں رہیں گے اور وہاں سلامتی میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں بھی الذین آمنوا و عملوا الصالحات آیا ہے وہاں حضرت علی ان اہل ایمان کا امیر اور رئیس ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہر جگہ بھلائی سے کیا ہے۔

۲۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۔ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۔ ابراہیم ۲۴—۲۵	کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس شجرہ طیبہ سے کیسے مثال دی ہے جس کا تنا مضبوط ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں ہر وقت خدا کے حکم سے ہر حال میں ثمر آور رہتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱۳ میں علامہ حسکانی نے علامہ ثعلبی سے روایت کی ہے کہ میں امام محمد باقرؑ کے پاس گیا اور عرض کیا۔

اے فرزند رسول! اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا:

اے علامہ! درخت ام الانبیاء ہیں، شاخ امیر المومنین علی بن ابی طالب ہے، ثمر امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں، غصن جناب فاطمہ ہیں اور ان سے پھوٹنے والی کرنیں اولاد فاطمہ ہیں۔ اس کے پتے ہمارے شیعہ ہیں

جب ہمارا کوئی شیعہ فوت ہوتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ جھڑ جاتا ہے اور جب کوئی شیعہ پیدا ہوتا ہے تو اس درخت پر ایک پتہ اگ آتا ہے

میں نے عرض کیا۔

فرزند رسول! میرا دل ان سب سے زیادہ کس بات کا طالب ہے؟

آپ نے فرمایا: میرا دل یہ ہے کہ اسلام قائم رہے گا۔ اور آل محمد کا مسلسل ذکر ہوتا رہیگا۔

۳۔ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

ابراہیم ۲۷

اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے

○ ینابیع المودۃ ص ۱۲۳ پر علامہ قندوزی نے تفسیر حبری کے حوالے سے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں قول ثابت سے مراد علی بن ابی طالب کی

وابستہ ہے۔

۴ ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَہُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَہَنَّمَ یَصْلَوْنَہَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ

ابراہیم ۲۸/۲۹

کیا ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے نعمت خدا کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتارا یعنی جہنم میں جس میں یہ سب ڈالے جائیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

○ درمنثور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے حضرت علی سے اس آیت میں نعمت الہیہ کے کفران کا سوال کیا آپ نے فرمایا اس کا مصداق قریش کے فاجر افراد ہیں۔

---

۵ ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ابراہیم/۳۵

جب حضرت ابراہیم نے عرض کیا بار الہا اس شہر کو امن والا کر اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرستی سے محفوظ رکھ

○ تفسیر البرہان ج ۱ ص ۳۱۶ پر علامہ بحرانی نے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ

آنحضرت نے فرمایا ہے۔

میں اپنے جد ابراہیم کی دعا کا ثمر ہوں

ہم نے عرض کی آپ کیسے دعائے ابراہیم ہو گئے؟

آپ نے فرمایا:

جب اللہ نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ میں تجھے عہدۂ امامت پر سرفراز کر رہا ہوں تو آپ نے دل میں خوشی محسوس کی اور عرض کیا: اے اللہ میری ذریت میں بھی مجھ جیسے امام ہوں۔ اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم میں تجھ سے ایسا وعدہ نہیں کرتا جس کو وفا نہ کر سکوں۔ آپ نے عرض کیا۔ بار الٰہا! یہ کیسا وعدہ ہے جس کو تو وفا نہ کر سکے گا؟ اللہ نے فرمایا: تیری ذریت سے اگر کوئی ظالم ہو تو اسے عہدہ امامت نہ دوں گا۔ آپ نے عرض کی میری ذریت سے ظالم کیسے ہو گئے؟ اللہ نے فرمایا۔ اگر تیری ذریت سے کسی نے مجھے چھوڑ کر بت کو سجدہ کیا۔ ہاں اگر وہ عہدہ امامت کے قابل ہوگا اور میں اسے عہدہ امامت دوں گا۔ اس وقت آپ نے یہ دعا کی۔ اے خدا مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھنا۔ بت پرستی نے اکثریت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی دعا کا سلسلہ نسل میرے اور علی تک پہنچا۔ ہم میں سے کسی نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ خدا نے مجھے نبی اور علی کو وصی بنا دیا۔

۸۔ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ابراہیم ۳۷	اے اللہ۔ لوگوں کے دل میری ذریت کی محبت سے سرشار فرما اور انہیں ثمرات سے بہرہ ور فرما تاکہ وہ شکر ادا کریں

غایۃ المرام ص۲۴۲ میں علامہ بحرانی نے عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام

حیا کے حوالے سے عابد بن عبد قیس سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ جب یمن کا
یہ وفد حضور کے پاس آیا، تو کچھ دیر پہلے آپ نے فرمایا:

اہل یمن بڑی تیزی سے آ رہے ہیں۔

جب وہ آ گئے تو آپ نے فرمایا!

یہ وہ قوم ہے جن کے دل نرم اور ایمان راسخ ہے۔

انہوں نے عرض کی، قبلہ آپ کا وصی کون ہے؟

آپ نے فرمایا: میرا وصی وہ ہے جسے اللہ نے چننے والوں کے لیے
ایک نشانی اور علامت بنایا ہے۔ اگر تم میرے صحابہ کے چہروں کو بصیرت و ریعایت
کی نگاہوں سے دیکھو تو ان میں میرے وصی کو اس طرح پہچان لو گے جس طرح تم
چاند کو پہچانتے ہو۔ ایک ایک چہرہ دیکھو جب سب کو دیکھ لو گے اس تمام سے
واضح ہو جائے گا کہ میرا وصی ہوگا کیونکہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے

ان کی طرف دل اور محبت مائل ہوں گے۔

جابر کہتا ہے ابو عامر اشعری، ابو عزہ خولانی، ظبیان، عثمان بن
قیس اور جرثہ ودادق ابن ملاوہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ تمام صفوں میں پھرے گئے
اور ایک ایک چہرہ کو دیکھتے گئے بالآخر تمام کے تمام حضرت علی پر آ کر رک گئے
اور عرض کی۔

یا رسول اللہ ہمارے دل اسی پر آ کر ٹھہر گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جب تم نے میرے اعلان سے قبل میرے وصی کو پہچان
لیا ہے تو تم بھی اللہ کے منتخب افراد ہو۔

آپ نے فرمایا بھلا مجھے بھی بتاؤ کہ تم نے اسے کیسے پہچانا ہے؟

اوروں سے عاری کیا کہ صدہا برس سے ایک چہرہ دیکھتے ہیں نہیں کسی چہرے
سے کبھی ان کو ایسے متاثر نہیں کیا کہ وہ آپ کی ہستی کے قائل ہوں۔ جب حضرت
علیؑ کے چہرہ کو دیکھا تو ہمیں اس میں وہ کشش اور جاذبیت نظر آئی جو آپ سے
رنگ الوہیت سے اس سے ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ کی مسند جبروت جلال
یکتا ہے اور یہی شخص ہے جو ہو مولا آپ جیسا اظہر ہے۔ ہمیں ایسے نظر آتے ہیں
جیسے ہم شیعیان مذہب حقہ الہیہ۔

۱۵

سورۃ الحجر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں

۱۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (۲)

۲۔ قال ھذا صراط علی مستقیم (۴۱)

۳۔ ان المتقین فی جنت وعیون (۴۵)

۴۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا (۴۷)

۵۔ ان فی ذلک لآیت للمتوسمین (۷۵)

۶۔ فوربک لنسئلنھم اجمعین (۹۲)

۷۔ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین (۹۴)

سورۂ حجر

۲۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۔ حجر ۲ | اور یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

در منثور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں ابو امامہ کے ذریعہ نبی کریم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے۔

یہ آیت خوارج کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علی سے برسر پیکار رہے یہ لوگ قیامت کے دن جب شیعیانِ علی کا مقام دیکھیں گے تو حسرت سے کہیں گے کاش ہم بھی ان کی طرح مسلمان ہوتے۔

۴۱۔ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۔ حجر ۴۱ | میرے لیے یہ راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱۰ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر حضرمی کے ذریعے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ سلام بن مستنیر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔

اگر اجازت دیں تو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔

امام محمد باقر نے فرمایا جو چاہے بڑی خوشی سے پوچھ لے۔

سلام نے عرض کیا۔ میں قرآن کے سلسلہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

امام محمد باقرؑ سے عرض کیا: پوچھ سکے
غلام نے عرض کیا۔ حجر ۔۔ کے متعلق سوال ہے کہ صراط مستقیم کا مصداق کون ہے؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ صراط مستقیم سے مراد صراط علی ابن ابی طالب ہے۔
میں نے عرض کیا۔ علی ابن ابی طالب کا راستہ صراط مستقیم ہے؟
آپ نے فرمایا۔ علی ابن ابی طالب کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۔۔ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن ابو جعفرؑ کے ذریعہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حجر ۴۱ میں صراط مستقیم سے مراد صراط علی ابن ابی طالب ہے۔

مؤلف ـــــ واضح سی بات ہے کہ متعدد متواتر احادیث سے یہ مسلم ہے کہ صراط علی ابن ابی طالب ہی صراط مستقیم ہے۔
کیونکہ حدیث رسولؐ کے مطابق۔

○ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔
○ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے۔

گویا جو صراط علیؑ ہے وہ صراط قرآن ہے اور جو صراط قرآن ہے وہی صراط علیؑ ہے۔
جو صراط علیؑ ہے وہی حق ہے اور جو حق ہے وہ صراط علیؑ ہے
ان میں کوئی افتراق نہیں ہر ایک دوسرے کی طرف جاتا ہے۔

۴۵۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ | متقین بہشتوں اور چشموں میں

فی جنّٰت و عیون — حجر ۴۵ | میں ہوں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۳۱۳ میں علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابن مالک سے روایت کی ہے کہ کل مجاہد و ہیر ... متقی ہے۔

۲۔ ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین — حجر ۴۷	ہم ان کے سینے سے ہر قسم کی کدورت نکال لیں گے اور وہ جنت میں ایک دوسرے کے رو برو بھائی کی طرح آرام کریں گے۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۹۴ میں علامہ قندوزی نے مسند احمد سے روایت کی ہے کہ، زید بن ابی اوفی کہتا ہے کہ میں آنحضرت کے پاس مسجد نبوی میں آیا، آنحضرت نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم کر کے ذکر کیا

حضرت علی نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا:

تبھی میری تو اس وقت جان نکل گئی تھی اور میری کمر ٹوٹ گئی تھی جب آپ نے تمام صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا لیکن مجھے چھوڑ دیا تھا۔

آنحضرت نے فرمایا: جس ذات نے مجھے مبعوث حق کیا ہے اس کی قسم میں نے تجھے اپنے لیے بچا رکھا تھا۔ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ صرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میرا بھائی اور میرا وارث ہوگا۔

حضرت علی نے عرض کیا: میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟

آپ نے فرمایا تجھے میرا وہی ترکہ ملے گا جو مجھ سے پہلے انبیاء نے ترکہ میں چھوڑا ہے۔ تو جنت میں میرے ساتھ ہوگا تو میرا بھائی اور میرا دوست

دیا پھر آپ نے سورۂ حجر کی تلاوت کی۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱ پر علامہ قندوزی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت سے پوچھا کہ آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اپنی بیٹی فاطمہ سے ؟

آپ نے جواب دیا یا علی فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم میری نگاہ میں فاطمہ سے معزز زیادہ ہو۔ میں اس وقت ایک نگاہ سے دیکھ رہا ہوں کہ تم حوض کوثر پر کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے پرے دھکیل رہے ہو۔

حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے برابر جام رکھے ہیں۔ پھر آپ نے سورۂ حجر کی تلاوت فرمائی۔

○ اسد الغابہ ج ۵ صفحہ ۲۳۳ پر ابن اثیر نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

○ نور الابصار کے حاشیہ پر اسعاف الراغبین صفحہ ۱۱۴ پر علامہ ابن صبان نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

○ صواعق محرقہ صفحہ ۹۶ پر ابن حجر ہیثمی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

○ اور کنز العمال ج ۶ صفحہ ۲۱۹ پر علامہ متقی ہندی نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے

۵۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ	اس میں ضرور علامات دیکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں
سورۂ حجر ۷۵	

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۳۲۲ میں علامہ حسکانی نے امام جعفر صادق سے حدیث کی تفسیر روایت کی ہے کہ پہلا متوسم نبی اکرم دوسرا علی ابن ابی طالب تیسرا امام حسن چوتھا امام حسین پانچواں ... امام مہدی ہیں ... امام

فرمایا: یہ وہ ہیں جن کی چشم بصیرت سے دیکھنے والوں کے لیے علامات ہیں۔

۶. فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ۔ الحجر/ ۹۲	تیرے رب کی قسم ہم ان تمام سے یقیناً پوچھیں گے۔

○ شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۳۱۵ میں علامہ حسکانی نے سدی سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت ولایت علی ابن ابی طالب کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۷. فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ الحجر/ ۹۴	تجھے جو حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان کر اور مشرکین کی پرواہ نہ کر۔

○ شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۳۲۱ پر علامہ حسکانی نے سدی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ جس طرح قرآن کا ببانگ دہل اعلان کیا ہے اسی طرح فضائل آل محمد بھی کسی کی پرواہ کئے بغیر اعلان کر دے۔

— ۱۶ —

سورۃ النحل

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۸ آیتیں ہیں۔

۱ــــ وعلی اللہ قصد السبیل (۹)

۲ــــ وعلامات وبالنجم ہم یہتدون (۱۶)

۳ــــ وإذا قیل لہم ماذا أنزل ربکم (۲۴)

۴ــــ وأقسموا باللہ جہد أیمانہم (۳۸)

۵ــــ والذین ہاجروا فی اللہ الی وعلی ربہم یتوکلون (۴۱-۴۲)

۶ــــ وما أرسلنا من قبلک إلا رجالا نوحی إلیہم (۴۳)

۷ــــ وضرب اللہ مثلا رجلین أحدہما أبکم لا یقدر علی شیء (۷۶)

۸ــــ یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا (۸۳)

سورۂ نحل

۱- اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ نحل ۱

خدا کا حکم آ پہنچا ہے۔

تاج التراجم ص۲۲۲ پر علامہ عراقی نے ... کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ... کے دوران ...

ہم علامات ... ہیں۔ ہم روشنی کے ... ستاروں کے ... میں اور ہم ... کا ... ہیں۔

۲- وعلامات وبالنجم هم يهتدون۔ نحل ۱۶

ستاروں سے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج۱ ص۳۱۴ پر علامہ حسکانی نے ... کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت ۱۶ میں نجم سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

۳- وإذا قيل لهم ماذا أنزل ربكم قالوا أساطير الأولين۔ نحل ۲۴

جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی سی باتیں ہیں۔

شواہد التنزیل ج۱ ص۳۱۴ پر علامہ حسکانی تفسیر فرات کے حوالہ سے ... شمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ... پوچھتے ہیں کہ

کے قتل سے متعلق ہیں کہ وہ اس لیے ہے۔

۳۸۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

نحل ۳۸

ان لوگوں نے سخت سخت قسمیں کھائیں کہ جو شخص ایک مرتبہ مر جائے اللہ دوبارہ اسے مبعوث نہیں کرے گا۔ لیکن یہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ خدا نے حتمی وہ دوبارہ مبعوث کرنے کا وعدہ فرما چکا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۳۳ پر ابو الحسکانی سے بروایت ابو حمزہ سے روایت ملتی ہے کہ اس سے حضرت علیؑ کا دوبارہ آنا مراد ہے۔ نحل ۳۸ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے

۴۱۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

نحل ۴۱-۴۲

جن لوگوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور ظلم برداشت کئے، ہم انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور انہیں آخرت کا اجر تو بہت عظیم ہوگا۔ کاش وہ جانتے، وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصائب میں صبر کیا اور اللہ پر توکل کیا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۳۳ پر ابو الحسکانی سے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق علی ابن ابی طالب، جعفر اور حمزہ بن عقیل ہیں۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

نحل ۱۶ / ۴۳

ہم نے تجھ سے پہلے مرد ہی بھیجے وہ مرد ہی تھے جن پر ہم نے وحی کی اگر تم کچھ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

حدیث مروی ہے ۔۔۔ میں علامہ ۔۔۔ سے یوسف قطان کی تفسیر سے مروی ہے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن کچھ لوگوں کے ساتھ عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ کعب ابن اشرف، مالک بن صیفی اور حی بن اخطب آئے اور عمر سے پوچھا۔
قرآن میں ہے کہ جنت کا عرض ۔۔۔ آسمان اور زمین جیسا ہوگا (ال عمران ۱۳۳) اگر یہ درست ہے تو پھر یہ بتائیے کہ یہ تمام جگہ کہاں ہوگی۔
عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم۔
اسی دوران حضرت علی آگئے۔ ان سے سلام کے بعد پوچھا کیا کوئی خصوصی بات تھی؟
یہودی کہنے لگے وہی مسئلہ حضرت علی سے پوچھا جو پوچھا ہے۔
آپ مسکرائے اور فرمایا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے۔
یہودیوں نے کہا رات اللہ کے علم میں ہوتی ہے۔
حضرت علی نے فرمایا تب تمہارے سوال کا جواب خود تمہیں دے دیا ہے۔
اس کے بعد حضرت علی آنحضور کی خدمت میں آئے اور یہیں تمام واقعہ سنایا اس وقت نحل ۴۳ نازل ہوئی۔

الاستیعاب ج ۔۔۔ کنز العمال ج ۳ ص ۹۵ تذکرۃ الخواص ص ۔۔۔
مسند ابو داؤد ج ۴ ص ۱۱۱۔ ذخائر العقبیٰ ص ۔۔۔ فرائد السمطین ج ۔۔۔ ص ۶۹ ۔

(قب حلبی سواد ی ص ۳۵ پر مختلف الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ درج ہے کہ۔
جب عمر بن خطاب کے دور حکومت میں ایک دیوانی عورت سے کسی نے زنا کیا
وہ حاملہ ہو گئی عمر نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا حضرت علیؑ نے فرمایا کیا تو نے
حضور کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ تین افراد مرفوع القلم ہیں ۔ دیوانہ ۔ سونے والا ۔ نابالغ
دوسرا یہ شخص عمر نے کہا ۔ لولا علی لھلک عمر ۔ یہ کہہ کر اس بی بی کو چھوڑ دیا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ أَيْنَمَا
يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي
هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔
نحل ۷۶

اللہ تمہیں دو آدمیوں کی مثال دے کر سمجھاتا ہے ۔ ایک گونگا وہ شخص ہے جو کچھ بھی نہیں کر سکتا ، اسے جہاں کہیں آقا بھیجتا ہے وہ کوئی خیر نہیں لاتا ہے آقا کے سر پر وبال ہے ۔ دوسرا شخص عدل سے حکم دیتا ہے اور صراط مستقیم پر ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے حافظ ابو نعیم کی حلیہ کے حوالے ابن عباس سے روایت کی ہے ۔ دوسرے شخص کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

○ ابن مردویہ نے بھی مسلسل سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے دوسرے شخص کا مصداق علی ابن ابی طالب ہیں۔

○ شواہد میں علامہ حسکانی نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تم نے علی کو حکومت دی تو وہ ہادی اور ہدایت یافتہ ہو کر تمہیں صراط مستقیم پر لے چلے گا۔

٩ • يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ نحل ٨٣

نعمت خدا کو پہچان کر انکار کرتے ہیں اور ان کی اکثریت کافر ہے

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے محمد بن علی فرزند اسمٰعیل سے روایت کی ہے کہ
امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب ہم سے منسوب کرو، ہمیں ہم وہ نعیم یا ہم ہی وہ صراط
مستقیم ہیں، وہ ہم اللہ کی جانب سے نعمت الٰہیہ ہیں۔

۱۷

سورۃ الاسراء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیرہ آیات ہیں۔

۱۔ فاذا جاء وعد اولاهما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی ... وجعلناکم
اکثر نفیرا (۵-۶)

۲۔ وکل انسان الزمناه طائره فی عنقه (۱۳)

۳۔ واما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربک (۲۸)

۴۔ ولقد صرفنا فی هذا القرآن لیذکروا وما یزیدهم الا نفورا (۴۱)

۵۔ اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة (۵۷)

۶۔ واستفزز من استطعت منهم بصوتک واجلب علیهم (۶۴)

۷۔ یوم ندعو کل اناس بامامهم (۷۱)

۸۔ ومن کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی (۷۲)

۹۔ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق (۸۰)

۱۰۔ وقل جاء الحق وزهق الباطل (۸۱)

۱۱۔ ولقد صرفنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل (۸۹)

سُورۂ بنی اسرائیل

۲/۱ ۔ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا
بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا
أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا
خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا
مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ
عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ
وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا

بنی اسرائیل ۵/۶

جب ان دو میں سے پہلی (شرارت) کا وعدہ پورا ہو گیا تو ہم تم پر اپنے سخت جنگجو بندے مسلط کر دیں گے جو گھروں کے اندر گھس جائیں گے اور یہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ایک مرتبہ تمہیں ان پر غلبہ دیں گے اور مال و دولت سے تمہاری مدد کریں گے اور تمہاری نفری زیادہ کر دیں گے۔

تفسیر برہان ج۲ ص۴۱۲ پر علامہ بحرانی نے طبری کے حوالے سے جناب سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا:

اے سلمان، اللہ نے کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں کیا جسکے بارہ نقیب نہ ہوں میں نے عرض کیا حضور یہ بات تو مجھے قرآن اور انجیل سے معلوم ہو چکی ہے آپ نے فرمایا: کیا تجھے میرے بارہ نقباء کا بھی علم ہے جو میرے بعد ہوں گے میں نے عرض کیا۔ خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان! اللہ نے مجھے اپنے نور خاص سے پیدا
کیا ہے۔ پھر مجھے حکم دیا میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر میرے نور
سے علی کو پیدا کیا۔ اللہ نے اسے حکم دیا تو اس نے بھی تعمیل حکم کی۔ پھر میرے
اور علی و فاطمہ کے نور سے حسنین کو پیدا کیا۔ اللہ نے ان کو حکم دیا اس نے
بھی اطاعت کی۔ پھر اللہ نے پنجتن پاک کے اپنے ناموں سے نام
مشتق کئے۔ وہ محمود ہے میں محمد ہوں۔ وہ اعلیٰ ہے یہ علی ہے۔ وہ فاطر
سموات والارض ہے یہ فاطمہ ہے وہ محسن ہے یہ حسن ہے۔ وہ قدیم الاحسان ہے
یہ حسین ہے۔ پھر اللہ نے حسین سے نو امام پیدا کئے۔ انہیں حکم دیا انہوں نے
بھی اطاعت کی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب آسمان کا شامیانہ، زمین کا فرش،
ملائکہ اور کوئی شئی نہ تھی۔ صرف ہم تھے ہم ہی تسبیح خدا کرتے تھے ہم ہی کلام
خدا سنتے تھے اور اطاعت کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا قبلہ جو شخص ان کی معرفت حاصل کرے اس کا انجام کیا
ہوگا؟

آپ نے فرمایا: سلمان جو شخص ان کی معرفت حاصل کرے ان کی اقتدا
کرے ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھے تو وہ شخص وہیں
رہے گا جہاں ہم ہوں گے۔

میں نے عرض کیا کیا صرف ان کے نام و نسب سے شناسائی کا نام
ہی معرفت کے معنی میں آتا ہے؟

آپ نے فرمایا ہرگز نہیں سلمان

میں نے عرض کیا۔ قبلہ پھر اس سے کیسی ہوگی جب حسین علیہ السلام کی معرفت

[illegible]

آپ نے فرمایا حسینؑ کے بعد سید العابدین علی ان کے بیٹے ہیں ان کے بعد علم

کو دین و قرآن کا حامل محمد باقر ہیں ان کے بعد صادق ہیں یعنی جعفر صادق ہیں ۔

اس کے بعد کاظم الغیظ موسیٰ کاظم ہیں ان کے بعد امام الرضا [illegible] علی رضا ہیں

[illegible] ہیں ان کے بعد [illegible] ان کے بعد [illegible] ان کے بعد [illegible]

[illegible] حسن عسکری ہیں ان کے بعد قائم اور منتظر مہدی ہوگا ۔

آپ نے فرمایا اے عمار [illegible] ہوگی [illegible] سے [illegible]

میں نے عرض کیا ۔ کیا [illegible] ہوگی ؟

آپ نے فرمایا [illegible] کر

میں نے عرض کیا [illegible] آپ کی طرف سے وعدہ ہے

آپ نے فرمایا [illegible] سے [illegible] میری

[illegible] کا وعدہ ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا

پھر حضور نے [illegible]

میں نے عرض کیا [illegible] کے پاس [illegible]

[illegible] میں [illegible] جائے ۔

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible] | [illegible] کے [illegible] میں [illegible] گے ۔

[illegible] پیغمبر اسلام سے ابو جعفرؑ سے روایت

کی ہے کہ

آیہ [illegible] ہمارے بارے میں اتری ہے۔

۲۳۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (سورہ بنی اسرائیل ۲۶)

رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین و مسافر کو بھی اور فضول خرچی نہ کرو۔

در منثور ج ۴ صفحہ [illegible] میں ابو سعید خدری سے [illegible]

[illegible] روایت ہے کہ علی ابن حسینؑ نے [illegible] سے کہا

کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟

اس نے کہا ہاں۔

امام نے پوچھا کیا تم نے بنی اسرائیل کی آیت ۲۶ نہیں پڑھی ہے؟

کہ ہم ہی وہ ذوی القربیٰ ہیں جن کے حق دینے کا اللہ نے

حکم دیا ہے؟

اس نے کہا ہاں۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۳۴۲ پر [illegible] ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے ذوی القربیٰ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا علی، فاطمہ اور حسنینؑ۔

مؤلف ——— مختصر یہ کہ [illegible] روایات سے ثابت ہے

کہ ذوی القربیٰ آل محمد ہیں اور آل محمد میں حضرت علیؑ بھی شامل ہیں۔

سمہودی نے وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۵۳ پر اور قزوینی نے روایت کی ہے کہ فدک خیبر سے قریب یہودی علاقے یہود سے تھا۔ جو مسلمانوں کو بغیر جنگ حاصل ہوا۔ اس لئے تمام جائیداد آنحضرت کے حوالے کر دی۔ اس جائیداد میں سات باغات تھے جن کے نام یہ تھے۔ دلال، برقہ، صافیہ، مشربۂ ام ابراہیم، اعواف اور حسنیٰ۔ آنحضرت نے یہ تمام باغات جناب فاطمہ کے نام وقف کر دیئے آپ جب کسی کی مدد کرتے اور مہمانوں کے لیے کچھ لیتے تو انہی سے مالک کر دیتے تھے۔ جناب سیدہ نے وقت وفات یہ باغات حضرت علی کو دے دیئے تھے۔

۴۔ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا۔ بنی اسرائیل ۲۸

اگر تو ان سے رحمت الٰہی کی امید میں چشم پوشی کرتا ہے تو پھر ان سے بات نرمی اور خوش دلی سے کر۔

یہ آیت مورہ سوال پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور جناب فاطمہ کی شان میں اس وقت نازل ہوئی جب شاہ حبشہ نے آنحضرت کی خدمت میں ایک کنیز بھیجی اور جناب فاطمہ نے آنحضرت سے گھر کے کام کاج کی خاطر ایک کنیز مانگی اور آنحضرت نے کنیز دینے کی بجائے جناب سیدہ کو تسبیح زہرا کی تلقین فرمائی۔

۵۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا

ہم نے قرآن میں مختلف انداز میں بیان کیا ہے لیکن ان کی نفرت میں

۵۶۔ ما یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا ۔۔۔ ہٹا دینے کی طاقت ہے۔

بنی اسرائیل ۵۶

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ

ولایت علیؑ کے انکار پر تعجب فرمایا ہے کہ قرآن میں ہم نے جہاں کہیں علیؑ کا ذکر کیا ہے تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں محبت علیؑ پیدا ہو لیکن ان کی علیؑ سے عداوت ہی میں اضافہ ہوا ہے۔

۵۷۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا

بنی اسرائیل ۵۷

یہ وہ لوگ ہیں جو بارگاہ رب العزت میں قریب ترین وسیلہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ رحمت رب کے امیدوار ہیں۔ عذاب الٰہی سے ڈرتے ہیں۔ اور عذاب الٰہی واقعاً خوفناک ہوگا

○ شواہد التنزیل ج۱ صفحہ ۳۳۲ پر علامہ حسکانی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ بارگاہ حق تعالیٰ میں قریب ترین وسیلہ بن کر رہیں گے۔ حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنینؑ ہیں۔

مولف۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے عکرمہ سے کئی احادیث نقل کی ہیں اگر وہ حق تو اپنے مسلک کا اعلام نہیں یہ سمجھا جائے کہ یہ شخص محب اہلبیت تھا بلکہ پرلے درجے کا دشمن اہلبیت تھا۔ علامہ مجلسی نے بحار میں لکھا ہے کہ یہ شخص

ان افراد میں سے تھا جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف جنگ کی۔ ان کا شمار ان افراد
سے ہوتا ہے جو حمص شام میں رہتے تھے۔

۔ ۔ فی صفر من حمص دمشق
منهم شخص ... و شباب ...
بجانب ... و ...
فی الاصل ... و ...
ثم يعد ... السفیانی لا عزوجل
ملا سرابل ص۲۲

جن پر تیرا ہی چلے اچھی طرح سے
گزر کر اپنے شہر روم اور چاروں
سے حملہ کر ان کے مال اور اولاد میں
ان کا قصد ... سے اس سے
وعدے کرے ... جو وعدہ کرے گا
دھوکہ ہی ہوگا۔

متواتر القرن ص ... ص۲۹۴ میں ... سے لکھا ہے کہ ۲۹۹ھ
میں ابو علی فارسی سے ... کا ... ہے
یہ حدیث ابو علی فارسی کے بیٹے ... نے روایت نقل کی ہے
کا بیان ہے کہ ہم ... کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص ...
میں ... ہم نے دیکھا کہ ... کر رہا تھا۔ ہم نے
... سے حیرت زدہ تھے ... اٹھے اور ... دیکھا ... تھے
ہم نے عرض کیا ... مقدس ... ہے۔
آپ نے فرمایا ... مقدس ... ہے جس نے ... کر جنت سے
نکال ... حضرت علیؑ ... اٹھے اور ... اس طرح ... کہ اس کی
... بائیں طرف ... بائیں طرف ہوگئیں۔ ... کہا ... مجھے
قتل کر دے گا۔

ن سے کہا: آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ میں نے اس سے ایک وقت معلوم
ہے کی جو مائل ہوتی ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ مجھ سے عداوت کیوں رکھتے ہیں
حالانکہ میں نے کبھی آپ سے بغض نہیں کیا۔ آپ کے ہر شخص کے مال کی بجائے میں
میرا مقصد اس کے آپ کے مقصد سے چھڑا جا سکے۔ تم سے دشمنوں کے
مال میں میں حصہ دار ہوتا ہوں۔ [illegible] میری شادمیکے۔

○ آنحضورؐ نے فرمایا: بالکل سچ کہا ہے۔

○ دمشق سے تجھے وہی دشمن سمجھے گا جو ولد زنا ہوگا۔

○ انصار سے تیرے ساتھ وہی بغض رکھے گا جو یہودی ہوگا۔

○ عربوں سے وہی تیرا دشمن ہوگا جو شقی ہوگا اور [illegible] کے حرام کا [illegible] ہوگا۔

○ دیگر تمام امت میں سے وہی تجھے دشمن رکھے گی جو بدبخت اور شقی ہوگا
عورتوں میں سے وہ تجھے دشمن رکھے گی جو کثیر الحیض ہوگی

صاحب کتاب نے کہا واقعہ حرہ جس میں یزید نے شہادت حسینؓ کے بعد اہل مدینہ
کی عداوت اور بدلہ کرنے کی خاطر لشکر کشی کی تھی اور یزیدی لشکر مسلم بن عقبہ
کی سربراہی میں مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے بعد تین دن تک مسلسل قتل و غارت کے
علاوہ زنا کاری عام ہوگئی مسجد نبوی میں اس قدر قتل کئے گئے کہ وہاں [illegible]
ہزار مرد ہو گیا تھا اس سال ایک ہزار کنواری لڑکی سے بچے پیدا ہوئے تھے۔

چنانچہ واقعہ حرہ کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کا امتحان ہم حضرت علیؓ سے
کرتے تھے جو حضرت علیؓ سے اظہار محبت کرتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ صحیح النسب
ہے اور جو حضرت علیؓ سے اظہار بغض کرتا تو ہم سمجھ لیتے تھے کہ بچہ اپنے

باپ کا دشمن ہے۔

مؤلف: مناسب ہو گا اگر اس مقام پر ہم علامہ مسعودی کی مروج الذہب ج ۳ ص ۴۲ سے ابوالطفیل کا واقعہ پیش کر دیں

ابو الطفیل حضرت علی کے دوستوں میں سے تھے [illegible] کریم کے [illegible] میں تھے اور صحابی رسول سے تھے۔ ان کے تین بیٹوں میں سے ایک بیٹا قتل ہو گیا تھا۔

ہمارا بھائی طفیل ابن ابوالطفیل کہتا ہے کہ جب ہم [illegible] علی اور شیعیان علی کی روایت [illegible] میں [illegible] تھے ایک دن ہم شیعوں کی جماعت میں [illegible] کہتے ہیں جو شخص دشمن علی ہو [illegible] ہو تا ہے۔ آپ جو باپ کی [illegible] دیکھ رہے ہیں اور [illegible] دیکھ رہے ہیں [illegible] دشمن علی ہو۔

طفیل کہتا ہے کہ اس وقت ہمارا باپ موجود نہیں تھا میرا بھائی [illegible] کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ والد اس ملاقات کے بعد وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ پھر [illegible] اور ایک دوسری جگہ پر بیٹھ گئے اس وقت میرے بھائی طفیل بن ابوالطفیل نے آپ کی حدیث بیان کر دی۔

[illegible] ابوالطفیل نے [illegible] ہم تو حدیث بیان کر [illegible] اور [illegible] آپ کو متہم کر سکتے ہیں

ابوالطفیل نے کہا حدیث سچ ہے [illegible] ہے۔

۸۔ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَئِكَ يَقْرَءُونَ

قیامت کے دن ہم ہر شخص کو امام کے نام سے پکاریں گے جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا

فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا	وہ اپنا نامہ اعمال دیکھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

مناقب المرتضیٰ ص ۲۴۲ پر علامہ کشفی نے یوسف قطان کی تفسیر کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قیامت کے دن اس امت کے امیر المومنین علی اور اولاد علی سے انکار کرنے والا

اندھا محشور ہو گا اور سب جہنم میں جائیں گے۔

اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ ... علی اور ان کی اولاد کو ...

کہ ... اپنے ... کو ... جہنم میں ...

ینابیع المودۃ ص ۱۲۴ پر علامہ قندوزی نے ... مختلف اسناد کے ساتھ

یہی روایت نقل کی ہے

۹۔ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا	اور جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہو گا

شرح المواہب ج ۷ ص ۲۹۸ پر علامہ ... نے حضرت علی سے روایت کی ہے

رسول خدا نے فرمایا ہے علی سے میری ملاقات کرو میرے بعد ... کی بدولت

علی ... جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے

نہیں کہہ رہا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے وہی تم تک پہنچا رہا ہوں۔

... میرے بعد جس نے بھی علی سے بغض رکھا قیامت کے دن

اندھا محشور ہو گا۔

۸۰ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ
مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ
لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔

دعا مانگو کہ اے رب مجھے (جہاں)
میں داخل فرما اور (جہاں) سے
نکالنا ہو سچائی سے نکال اور اپنی طرف سے
میرا مددگار مقرر فرما۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۴۵، ح ۴۷۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ دعا خدا نے آنحضرتؐ کو تعلیم کی ہے۔ جب آنحضرتؐ سے حکم الٰہی سے مکہ سے ہجرت کرنے کو کہا گیا تو آنحضرتؐ کو علیؑ کی شکل میں یہ دعا تعلیم فرمائی۔

---

۸۱ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا
بنی اسرائیل ۸۱

اور کہو کہ حق آگیا اور باطل
مٹ گیا، باطل تو ہے ہی مٹنے
والی چیز۔

[illegible] ص ۳۳ میں علامہ کشفی نے ابوبکر شیرازی کی نزول القرآن کے حوالہ سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ

مجھے ابن عباس نے بتایا ہے کہ جب آنحضرتؐ بعثت میں داخل بیت اللہ ہوئے تو آپ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے حکم سے ہم نے تمام بتوں کو توڑ کر زمین پر پھینکا۔ بیت اللہ کی دیوار پر ایک بت بڑا اور بھاری ہبل نامی نصب کیا تھا۔

آنحضرتؐ نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا علیؑ تم مجھے شانے پر اٹھا لو یا میرے

پر چڑھ جا اور اس بت کو گرا دے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا، آپ میرے کندھے پر سوار ہو جائیں۔ جب آنحضورؐ علیؑ کے کندھوں پر سوار ہوئے تو علیؑ بوجھ رسالت کی برداشت نہ کر سکے، آنحضورؐ مسکرائے اور نیچے اتر کے بیٹھ گئے اور حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ اب تم میرے کندھوں پر چڑھ کر یہ بت توڑ دو۔

حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ جب میں دوش رسالت پر کھڑا ہوا تو مجھے ایسے محسوس ہوا تھا کہ اگر چاہوں کہ ہاتھ بڑھاؤں تو آسمان کو چھو کر زمین پر پھینک سکوں گا۔

اس وقت اللہ نے بنی اسرائیل ۸۹ نازل کی۔

۱۲۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا۔
بنی اسرائیل / ۸۹

اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہم نے ہر قسم کی عمدہ مثال بیان کی ہے لیکن اکثریت نے نفرت کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔

شواہد التنزیل صفحہ ۳۵۵ میں علامہ حسکانی نے تفسیر قرات کے طور سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ:

یہ آیت واقعہ غدیر میں امیری ولایت کے اعلان کے بعد نازل ہوئی ہے۔

سورۃ الکہف

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۲

[illegible] ۳

[illegible] ۴

[illegible] ۵

[illegible] ۶

[illegible]

[illegible] ۷

سورۂ کہف

۱۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

| زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے طرف اس کے واسطے زینت بنایا ہے تاکہ دیکھیں کہ کون اچھے عمل والا ہے۔

تو [illegible] ہم نے اس آیت کے [illegible] کر

زمین کی [illegible] ہیں اور [illegible] ہے۔

[illegible] کو۔

[illegible]

اے [illegible] مجھے اس زینت سے [illegible] سے دور کر

[illegible] نہیں کیا۔

[illegible] کو تیری نگاہ میں [illegible] کے مجھے [illegible] اور فقراء کو تیری نگاہ میں

محبوب [illegible] کی پیروی کی [illegible] ہے اور فقراء تیری [illegible] ہیں۔

۲۔ [illegible] | جن لوگوں نے [illegible] ان کے

عملوا الصالحات انا لا نضيع اجر من احسن عملا۔ الکہف ۳۰	جنہوں نے عمل صالح کیے۔ ہم کسی بھی عامل کا اجر ضائع نہیں کریں گے

غایۃ المرام صفحہ ۳۱۶ پر علامہ بحرانی نے ... کی تفسیر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور ان کے شیعہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ هنالك الولاية لله الحق هو خير ثوابا وخير عقبا۔ الکہف ۴۴	اس دن ولایت حقہ صرف اللہ کی ہوگی جو ثواب اور بہ لحاظ انجام بہترین ہوگی۔

شواہد التنزیل صفحہ ۳۵۶ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت میں ولایت حقہ سے مراد ولایت امیر المومنین علیؑ ہے۔ کسی نبی کو اس وقت تک مبعوث نہیں کیا گیا جب تک ولایت علی امیر المومنین کا اقرار نہیں لیا گیا۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۹۹ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۳۔ واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس الکہف ۵۰	جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو تمام ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے نہ کیا۔

غایۃ المرام ص ۲۹۴ پر علامہ بحرانی نے قوشی کی کتاب سے محمد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔

جب حضرت آدمؑ سے ترک اولیٰ کا ارتکاب ہوا تو آپ نے سوئے عرش دیکھا اور آپ کو کچھ سامنے نظر آئے۔ حضرت آدمؑ نے اس کی بابت پوچھا کہ عرش پر کچھ سامنے نظر آتے ہیں جو میری طرح کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟

ذات احدیت نے فرمایا، یہ تیری ذریت کے افراد ہیں ایک میرا خاتم الانبیاء محمدؐ دوسرا اس کا بھائی علیؑ ہے اس کے بعد میں قوم کی ہدایت عطا کروں گا۔ ان کے گرد جو انوار ہیں وہ ان کی ذریت سے ہونے والے آئمہ ہیں۔

میرا خاتم الانبیاء اپنی دختر کی شادی اپنے بھائی علیؑ سے کرے گا۔ فاطمہ کی ماں تمام عورتوں سے ایمان میں سابق ہوگی۔ فاطمہ کو میں نے سیدۃ النساء قرار دیا ہے۔ اسے اور اس کی ذریت کو آتش جہنم سے دور رکھوں گا جس دن ہر رشتہ ٹوٹ جائے گا اس دن ان کا رشتہ برقرار رکھوں گا۔

اس وقت حضرت آدمؑ نے سجدہ شکر ادا کیا۔

۵۔ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
مناقب ھے ج ۱ ص ۲۰۱ المغنی
[illegible]
[illegible]

جس سے بھائی قبول کیا اور اس سے ہو گئے ہیں جوا ... ہم اسی سے ... سے گفتگو کریں گے۔

غایۃ المرام ص ۲۹۴ حدیث ۵ پر علامہ بحرانی نے فرائد السمطین حموینی کے

حوالے سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ:

"حضورؐ نے فرمایا تھا۔ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ مجھے اللہ کی طرف سلام کے بعد کہا ہے کہ ان مومنین کو جنت کی بشارت دیں جو تجھ پر ایمان لائے اور ساتھ تیرے اہلبیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور اعمال صالح بھی لاتے ہیں۔

---

۶ - قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔

کہف ۱۰۳ - ۱۰۵

کہہ دو کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ کون لوگ ہیں جو سراسر اعمال کے خسارے میں ہیں۔ وہ لوگ کہ جن کی دنیا میں برباد کی کوشش، اشتغال ضائع ہے حالانکہ یہ خود پر ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اچھے اعمال کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آیات رب اور قیامت سے کفر کیا۔ ان کے تمام اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ان کے کسی عمل کو میزان میں وزن نہ دیا جائیگا۔

جامع البیان میں ابن جریر طبری نے اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں عبداللہ ابن الکوا نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ اس کے مصداق کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: اہل حروراء بھی انہیں میں سے ہیں۔

مؤلف: اہل حروراء وہ خارجی ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف

خروج کیا اور آنحضرت نے اپنی زندگی میں بطور پیشگوئی حضرت علی کو اہل نہروان سے جنگ کا حکم دے دیا تھا۔ اور آپ نے ان کا نام مارقین رکھا تھا کیونکہ یہ لوگ حضرت علی کی بیعت کرنے کے بعد دین سے نکل گئے تھے

○ مواہب الرحمان میں ہے علامہ طبری نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کے مصداق اہل کتاب سے کافر اور جنگ نہروان والے ہیں۔

...ون انھم یحسنون صنعا ...	جو لوگ رب سے ایمان لانے اور اعمال سب کرتے ہیں ان کے سب ضائع اکارت ہوں جلد ... ہوگا۔
کہف ۵	

○ علامہ ... ۳۲۶ پر ابو نصر سعدی کے ذریعہ علی سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سے میں نے پوچھا اور عرض کی۔

دوسری بات کہ کون سا عمل تھا جس سے تھے اکارت ...

آپ نے فرمایا حساب پاک کر دیا اور آخرت میں ... ہے گا۔

تھے میں حضرت علی سے آکر عرض کیا۔

تفسیر ... روایت ہے۔ حضرت علی سلام دے کے بعد واپس گھر چلے گئے

آپ نے فرمایا ... اس سائل نے عرض کیا۔ پھر یہ کون تھا۔

آپ نے فرمایا: ان لوگوں سے ہے جن کے متعلق بیعت و قدرت ہے کہ جو لوگ یہاں ہے اور اعمال اکارت گئے۔

حصّہ دوم

(علی فی القرآن)

پیش لفظ

الحمد للہ وکفی، و سلاماً علی شرف الرسل محمد المصطفیٰ و علی
آلہ و صحبہ اجمعین۔

قرآن میں علیؓ کی مدح و ذم کے بارے میں ہے۔ اس باب کی جلد ثانی کی طرح عرب و عجم کی آیات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے جنہیں اہلسنت کے معروف علماء نے حضرت علیؓ کی شان میں لکھا ہے۔

اہلسنت اہل معرفت جماعت کے معروف علماء نے حضرت علیؓ کی شان میں جو بولی میں قرآن کی تعداد تقریباً سات سو کے قریب چھپی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں جب احکام اسلام مثلاً صوم و صلوٰۃ، زکوٰۃ، خمس، جہاد، حج، نکاح، طلاق، میراث وغیرہ کے سلسلہ میں آیتوں کا شمار کرتے ہیں تو ان کی تعداد پانچ سو کے قریب پہنچتی ہے۔

اس تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رب العزت نے حضرت علیؓ کے سلسلہ میں دیگر فروعی مسائل کی نسبت زیادہ اہتمام فرمایا ہے کیونکہ اس عالم الغیب کو معلوم تھا کہ امت محمدیہ کو عروج کی نسبت حضرت علیؓ سے تنازعہ کی وجہ سے ہے حالانکہ میں نے تو آیات نہیں لکھیں جو شیعہ کتب میں حق حضرت علیؓ نازل ہوئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے بعد شاید کسی صاحب دل میں یہ تحریک پیدا

فرما دیتے کہ وہ قرآن کریم سے تمام وہ آیت جو شیعہ کتب میں بحق حضرت

علی نازل ہوئی ہیں، انہیں جمع کر دیگا۔

تاکہ سوالیہ نشان حیدری کے صاف بیان کا موجب ہو۔

مجھے امید ہے آنجناب حضرت علی مہدی اس کاوش کو قبول فرمائیں گے

کیونکہ قدسی سے سچوں کا حکم دیگر بارہ ۲۵ میں فرمایا ہے۔

اے ایمان والو متقی ہو جاؤ اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

تمام صحابہ سے زیادہ کے ساتھ سچائی اس بات کی ہے کہ

متقی تمام اور ان کا سردار علی ہی ان کا صادق ہیں احسن و سائل ہیں۔

شہد اہلبیت و ولایت کا شکریہ

صادق حسین شیرازی

کربلائے مقدسہ، عراق

١٩

سورۂ مریم علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں:

۱ — ووهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق
عليا (٥٠)

۲ — ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن
ودا (٩٦)

۳ — فانما يسرناه بلسانك لتبشر به (٩٧)

سورۂ مریم

وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (مریم ۵۰)

ہم نے انہیں اپنی رحمت سے عطا کیا، اور علی کو نیک زبان صداقت بنا دیا ہے۔

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جب مجھے معراج پہ لے جایا گیا۔ میں جبرائیل کے پروں پہ بیٹھا تھا مجھ سے پوچھا گیا۔

یہ بتاؤ زمین پر کسے چھوڑ کے آئے ہو

میں نے کہا اپنی امت کے بہترین فرد اپنے بھائی علی۔ داماد و چچا زاد علی بن ابی طالب کو چھوڑ آیا ہوں

پھر پوچھا گیا اے محمد کیا تجھے علی سے محبت ہے؟

میں نے کہا ہاں

فرمایا گیا۔ مجھے بھی علی سے محبت ہے اپنی امت کو محبت علی کا حکم دے۔ میں علی ہوں۔ علی کا نام میں نے اپنے نام سے اخذ کیا ہے۔

اس کے بعد میں نے آپ پر سلام پڑھا۔ اور مجھے سلام ان کے بعد کہا پڑھو۔

میں نے کہا: کیا پڑھوں؟

جبرئیل نے کہا: وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا۔

۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ (مریم ۹۶)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے عنقریب خدا ان کی محبت کو دلوں میں قرار دے دیگا۔

○ تفسیر [illegible] ج ۲ ص [illegible] پر علامہ ... اور صواعق محرقہ ص [illegible] پر علامہ ابن حجر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت بالا محبت علی ابن ابی طالب کے لئے اتری ہے

○ ذخائر العقبیٰ ص [illegible] پر علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت محبت علی میں مصدق ہے۔

○ رشفۃ الصادی ص [illegible] پر علامہ ابوبکر حضرمی نے حوالوں سے متعلق علی کے ساتھ یہی روایت لکھی ہے۔

○ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب المناقب کے ص [illegible] پر لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ اسعاف الراغبین میں علامہ ابن صبان نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے

○ نور الابصار ص [illegible] پر علامہ شبلنجی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں ہے

تذکرۃ الخواص ص [illegible] پر علامہ سبط ابن جوزی نے لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا: اے علی ہر مومن تم سے محبت کرے گا اور ہر منافق تم سے بغض کرے گا۔

۳۰- فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا - (مریم ۹۷)

ہم نے قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ متقین کو بشارت دے دیں اور جھگڑالو قوم کو ڈرائیں

○ [illegible] میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ متقین کا مصداق اصحاب محمد ﷺ ہیں اور قوماً لدّا کا مصداق یہود و بنی مغیرہ ہیں۔

٢٠

سُوْرَةُ طٰهٰ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ آیات ہیں۔

۱۔ واجعل لی وزیرا من اھلی ہارون اخی ۔ واشرکہ فی امری (۲۹۔ ۳۲)

۲۔ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدی (۸۲)

۳۔ یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن لہ الرحمٰن (۱۰۹)

۴۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشة ضنکا (۱۲۴)

۵۔ وامر اھلک بالصلاة واصطبر علیھا (۱۳۲)

۶۔ فستعلمون من اصحاب الصراط السوی (۱۳۵)

سورۂ طٰہٰ

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۞ هَارُونَ أَخِي ۞ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۞ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۞

(طٰہٰ: ۲۹ تا ۳۲)

میرے لیے میرے گھر والوں میں سے میرا وزیر بنا دے، ہارون کو جو میرا بھائی ہے، اس سے میری کمر مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے۔

○ سورۂ طٰہٰ کی ان آیات کے سلسلے میں حدیث شریف جو حضرت ابن عباس سے روایت کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں

حضور نے چار رکعات نماز ادا کی، ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور فرمایا ——— اے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے سوال کیا تھا اور میں تیرا نبی محمد بھی سوال کرتا ہوں کہ ——— میرا سینہ کشادہ فرما، میرے معاملات آسان فرما، میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھیں، میرے اہل بیت سے علی کو میرا وزیر بنا دے، اس سے میری کمر مضبوط کر دے اور اسے میرا شریک کار فرما۔

پس ایک منادی نے آواز دی:

اے محمد تم نے جو کچھ مانگا تمہیں دے دیا گیا

پھر آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اب آپ دعا فرمائیں تو حضرت نے سوال کیا

جیسے ہی حضرت علیؑ نے ہاتھ بلند کیے اور سوال کیا

کہ خدا اس ساقی کی طرح میرے سینے کو کشادہ فرمادے۔ وہ بھی

اپنی طرف سے محبت عنایت فرما

اس کے بعد آنحضورؐ پر یہ آیت نازل فرمائی

جب آنحضورؐ نے صحابہ کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تو وہ حیران ہو گئے

آپ نے فرمایا کس بات پر حیران ہوئے ہو۔ قرآن تو حضرت اہل بیت کے حق میں

ہے ایک حصہ حلال و حرام میں ہے ایک حصہ احکام و مثل میں ہے اور قرآن کا عمدہ

حصہ علیؑ کے حق میں ہے

۵۔ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ (طٰہٰ: ۸۲)	جو شخص میری بارگاہ میں توبہ کرے، ایمان قبول کرے، عمل صالح کرے اور ہدایت پالے میں اس کو بخشنے والا کریم ہوں۔

○ دلائل الصدق ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ حلی نے صواعق محرقہ کے حوالہ سے لکھی ہے۔
ثابت البنانی سے حضرت علیؑ میں یہ مطلوب آیت طٰہٰ ۸۲ ہے جس میں ہدایت پانے کا تذکرہ ہے یعنی
ولایت علیؑ کی ہدایت حاصل کرے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۸۷ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ
جب میں آنحضور کے ہمراہ شریف لائے اور طٰہٰ کی تلاوت کی پھر فرمایا
یا علیؑ جس سے تم سے نزول کیا ہے آیت یہی

۶۔ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (طٰہٰ: ۱۰۹) — اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور جس کی بات پسند کرے۔

○ [illegible]
کی ہے کہ

جس شخص نے یوں کہا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۔ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا (طٰہٰ: ۱۰۰) — جس نے اس سے روگردانی کی وہ قیامت کے دن بڑا بوجھ اٹھائے گا۔

○ [illegible]
[illegible]

۸۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ: ۱۳۲) — اپنے اہل کو نماز کا حکم دے اور اس پر صبر کر۔

تفسیر الجمل ج ۲ ص ۵۸۰ پر علامہ جمل نے آنحضور کے حالات میں ابن عمرؓ

سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضور دوسرے دن بیت المقدس پر تشریف لے گئے اور فرماتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں

میری جان ہے۔ [illegible] انبیاء علیہم السلام سے

پہلے [illegible] لائق ہے

تفسیر البحر ج ۵ ص ۳۰۹ کے حاشیہ پر علامہ [illegible] سے ابو سعید خدری سے

روایت کی ہے کہ

[illegible] آنحضور قبل [illegible]

[illegible] یعنی بیت المقدس کی زیارت [illegible] پر فرماتے

۱۔ [illegible]	[illegible] معلوم ہوتے [illegible]
[illegible]	مستقیم [illegible]
([illegible] ص ۱۰۲)	

تفسیر [illegible] ج ۲ ص [illegible] میں علامہ [illegible] سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

[illegible] مستقیم ہیں

۲۱

سورۃ الانبیاء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں:

۱۔ فاسألوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (۷)

۲۔ افلا يرون انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها (۴۴)

۳۔ رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين (۸۹)

۴۔ ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك ... هذا يومكم الذي كنتم توعدون (۱۰۱ – ۱۰۳)

۵۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (۱۰۷)

سُورۂ انبیاء

۱ — فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (انبیاء ۷)

اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

ینابیع المودۃ ص ۱۱۹ پر علامہ قندوزی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ

جابر بن عبداللہ انصاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔

ہم اہل ذکر ہیں۔

مؤلف — سابقاً اس آیت کا شان نزول سورۂ نحل میں گذر چکا ہے۔

---

۲ — اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ (انبیاء ۴۴)

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم کرۂ ارض کو اطراف سے کم کرتے جا رہے ہیں۔

ینابیع المودۃ ص ۱۱۴ پر علامہ قندوزی نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ

جس دن حضرت علی کو شہید کیا گیا اس دن ابن عباس نے کہا:

آج کے دن علم سرزمین دنیا سے کم ہو گیا۔ زمین کی کمی کا مقصد زمین کی کمی نہیں

بلکہ زمین سے علم کی کمی ہے۔ اللہ کبھی سینہ سے علم نہیں کھینچتا۔ بلکہ جب لوگ علماء

کی عزت نہیں کرتے تو اللہ ان سے عقل و فہم چھین لیتا ہے۔ جب علماء جاہل بنتے
تو لوگ جہلا کو مسند علم پر بٹھاتے ہیں۔ اور جہلا ان کو فساد کی دعوت دیتے ہیں اور خود بھی
رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اس کی ہی گمراہی اور لوگوں کی گمراہی ہوتا ہے۔

---

۳ - رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ	اے اللہ! مجھے تنہا نہ چھوڑ تو بہترین وارث ہے۔
خَيْرُ الْوَارِثِينَ (سورۃ انبیاء ۸۹)	برائے فرزند نیک

شرح نہج البلاغہ میں علامہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ
سیرت و تاریخ کی کتب سے یہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضور جب بھی حضرت علیؑ سے
مشغول رہے۔ مثلاً جب حضرت علیؑ جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود کے مقابلے میں گئے
تو حضور نے یہ دعا مانگی

اے اللہ۔ تو نے جنگ بدر میں عبیدہ لے لئے ہیں۔ احد میں حمزہ لے لئے ہیں اب یہ علی
رہ گیا ہے۔ اس علیؑ کی حفاظت فرما۔ اس کے بعد آپ نے آیت کی تلاوت فرمائی۔

۴ - ۵ - ۶ - إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ	جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے
لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ	بھلائی پہلے سے مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے
عَنْهَا مُبْعَدُونَ - لَا يَسْمَعُونَ	جائیں گے انہیں جہنم کی آواز بھی سنائی نہ دے گی
حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ	وہ ایسی جگہ ہوں گے جہاں وہ جو چاہیں انہیں
أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ - لَا يَحْزُنُهُمُ	میسر ہوگا۔ وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے
الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ	ملائکہ ان کی ملاقات کریں گے انہیں بتائیں
الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ	گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲

سُورَۃُ الحَجّ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۰ آیات ہیں

۱۔ ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۱۴)

۲۔ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم الی وذوقوا عذاب الحریق (۱۹-۲۲)

۳۔ ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات الی وھدوا الی صراط الحمید (۲۳-۲۴)

۴۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (۳۲)

۵۔ وبشر المخبتین الی ومما رزقناھم ینفقون (۳۴-۳۵)

۶۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا (۳۹)

۷۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق (۴۰)

۸۔ الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ (۴۱)

۹۔ فالذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ ورزق کریم (۵۰)

۱۰۔ وان اللہ لھاد الذین آمنوا الی صراط مستقیم (۵۴)

۱۱۔ الملک یومئذ للہ یحکم بینھم (۵۶)

۱۲۔ ویمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ (۶۵)

۱۳۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (۷۵)

۱۴۔ یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا الی فنعم المولی ونعم النصیر (۷۷-۷۸)

سورۂ حج

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (حج ۱۴)	اللہ تعالیٰ بیشک ان ایمانداروں و اعمال صالح کرنے والوں کو ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہونگی بیشک جو چاہتا ہے کرتا ہے

○ روایت سورہ حج ۱۹ پر علامہ قرطبی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ
یہ آیت حضرت علی، حمزہ، و عبیدہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب عتبہ
شیبہ و ولید سے نبرد آزما ہوئے تھے

۲-۳-۴-۵ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ	یہ دو ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو اپنے اللہ کے سلسلہ میں لڑتے ہیں تو کافر ہیں ان کے لیے آتشیں لباس تیار کیے جائیں گے۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائیگا جس سے ان کے شکم میں جو کچھ ہوگا اور جلد گل جائیگا

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ
فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ
صدق اللہ العظیم (۲۲، ۱۹، ۱۹۰)

ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے ان
کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے جب بھی جہنم
سے نکلنے کی کوشش کریں گے دوبارہ جہنم میں
ہی دھکیل دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا
اب جلنے کا مزہ چکھو

○ تفسیر در منثور ص ۳۴۸ جلد ۴ پر ہے کہ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ آنحضور سے ان دو فریقوں کے متعلق پوچھا گیا

آپ نے فرمایا حضرت علی حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ۔ ان کے مقابلے میں عتبہ شیبہ اور ولید ہیں۔ اسلام اور کفر کی یہ پہلی لڑائی تھی اور یہی لڑائی سب سے پہلے حضرت علی کے ہاتھوں انجام ہوا تھا۔

○ علامہ بشیر علی نے روح قرآن ص ۲۲ پر بخاری کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا تھا۔
میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جو رحمٰن میں اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔
قیس نے کہا کہ آیت ہذان انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
یہی وہ لوگ تھے جو جنگ بدر میں مبارز ہوئے

○ ترجمہ شریف ص ۴۳ پر علامہ کرمانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔
یہ آیت جنگ بدر میں ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ صحیح مسلم میں جناب ابوذر سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضور نے ان تینوں کو عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلہ میں بھیجا

○ [illegible]

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ۔

(حج ۲۳، ۲۴)

[illegible]

○ [illegible]

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (حج ۳۲)

شعائر اللہ کی تعظیم کرنا قلبی تقویٰ کی علامت ہے۔

○ [illegible] حضرت علیؑ سے ایک خطبہ نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم شعائر اللہ ہیں [illegible] ہم علم الٰہی کے [illegible]

[illegible]

۹۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (حج ۲۲: ۳۴، ۳۵)	ان عاجزوں، دلوں کو میری طرف سے بشارت دیجئے کہ جب ان کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دل جھک جاتے ہیں، اور جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹۰ پر علامہ حسکانی نے جناب ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عاجزین ہذا کا مصداق حضرت علی ہے۔

نوٹ ـــــ اس میں شک نہیں کہ ابن عباس کی روایت میں فقط آیت ۳۴ کا ذکر ہے لیکن ہم نے آیت ۳۵ بھی درج کر دی کیونکہ آیت ۳۵ آیت ۳۴ کے مصداق کی صفات ہیں، جب ۳۴ حضرت علی کے حق میں ہے تو ۳۵ بھی حضرت علی ہی کے حق میں ہوگی۔

۱۰۔ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (حج ۲۲: ۳۹)	جہاد کرنے والوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ مظلوم ہیں اور خدا ان کی نصرت پر قادر ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹۱ پر علامہ حسکانی نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق ہم ہیں۔

۱۱۔ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ	جو لوگ اپنے گھروں سے صرف اس جرم میں نکلنے پر مجبور کئے گئے کہ وہ

يَقُولُوا رَبُّنَا اللهُ (ج ۲۲ آ ۴۰) | وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے وہ یقیناً حق سے نکالے گئے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۹ میں علامہ حسکانی نے زید بن امام سجاد سے روایت کی ہے کہ ہجرت پر ناحق مجبور کئے جانیوالے نبی کریمؐ، حضرت علیؑ، جناب حمزہؓ، جناب جعفرؓ تھے بعد میں امام حسینؑ بھی اس آیت کا مصداق بن گئے۔

١٢- اَلَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (ج ۲۲ آ ۴۱) | ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اگر ہم کرۂ ارض کی حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۲ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ہم اہلبیتؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

١٣- فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ - (ج ۲۲، آ ۵۰) | جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے مغفرت اور رزق انہی کے لیے ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۸۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جو آیت جس میں الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہے علیؑ اس کا امیر و شریف ہے

١٤- وَإِنَّ اللهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا | اہل ایمان کو سیدھی صراطِ مستقیم

(ہی صراط مستقیم (الحج ۵۴) کی ہدایت دیتا ہے۔

○ تفسیر درمنثور ج ۴ صفحہ ۲۸۰ پر ... سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے۔ ... علی والو۔ جس کو اپنی محبت قدر دیتا ہے کی قسمت میں علم ... جس سے ... دوسرا ... پہنچا

۱۵۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ (الحج ۵۶)

آج حکومت اللہ کی ہے۔ وہی ان کے بیچ فیصلہ کرے گا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے نعمت کے باغوں میں ہوں گے

○ تفسیر الفرقان ج ۳ صفحہ ... پر ... عباس سے روایت ہے کہ قرآن ... ایمان لائے ... تھے ... صحابہ ... کی ہے ... کیا ہے ...

۱۶۔ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (الحج ۶۵)

آسمان کو روکے ہوئے ہے وہ کہ بغیر اذن اس کے جب آسمان زمین پر گر نہیں سکتا۔

○ علامہ ... صفحہ ۱۹ پر ... نے ... سے ... سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ مجھے ... اللہ کی طرف سے اطلاع دی ہے کہ ... میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

○ ... کہ محمد میرا رسول اور میرا حبیب ہے

ے کی بات کا علم رکھتی ہو اور علی بن ابی طالب میرا خلیفہ ہے۔

ں حقیقت کا معترف ہو کر ولادِ علی سے ائمہ میری طرف سے حجت ہیں

اپنی رحمت سے اسے داخل جنت کروں گا۔

سے آتش جہنم سے نجات دوں گا

پنی تمام کرامت کا مستحق اسی کو کروں گا

پنی تمام برکت سے اسی کو نوازوں گا۔

پنی تمام رحمت کی تکمیل اسی پر کروں گا۔

اسے اپنے مخصوص اور مخلص بندوں سے شمار کروں گا۔

اگر میرا نام لے کر پکارے گا تو لبیک کہوں گا۔

اگر مجھ سے کچھ مانگے گا تو دوں گا۔

اگر مجھے بلائے گا تو جواب دوں گا

اگر چپ رہے گا تو اپنی طرف سے دوں گا

اگر وہ عمل کا انتخاب کرے گا تو معاف کر دوں گا۔

اگر مجھ سے دور بھاگے گا تو اپنی طرف بلا لوں گا

اگر میرے پاس پلٹ آئے گا تو قبول کر لوں گا

اگر میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا تو کھول دوں گا

اور جو شخص مجھے لا شریک و یکتا معبود نہ مانے گا

محمد کو میرا عبد اور رسول تسلیم نہ کرے گا

علی ابن ابی طالب کو میرا منصوب کردہ خلیفہ نہ مانے گا

اولادِ علی سے ائمہ کو میری طرف سے حجت تسلیم نہ کرے گا۔

- اس نے گویا میری سنت کا انکار کیا
- میری عظمت کی توہین کی۔
- میری نبوت، میری شان اور میرے اصحاب کا کفر کیا
- ایسا شخص اگر میرے پاس آیا تو اسے دور کر دوں گا
- اگر مجھ سے کچھ مانگے تو محروم کر دوں گا
- اگر مجھے بلایا تو اسکی آواز نہ سنوں گا۔
- اگر مجھے پکارا تو جواب نہ دوں گا
- اگر مجھ سے کوئی امید رکھی تو نا امید ہوگا۔
- میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
- جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا اولاد علی میں سے ائمہ کون ہونگے؟

آپ نے فرمایا

حسنؑ و حسینؑ جو اہل جنت کے سردار، ان کے بعد اپنے وقت کا سید العابدین علیؑ بن حسینؑ۔ پھر باقر العلوم محمد بن علی۔ اے جابر تیری ان سے ملاقات ہوگی۔ میری طرف سے سلام کہنا۔ ان کے بعد صادق یعنی جعفر صادق۔ ان کے بعد موسیٰ بن جعفر۔ ان کے بعد علی ابن موسیٰ رضا۔ ان کے بعد محمد ابن علی تقی۔ ان کے بعد علی بن محمد نقی۔ ان کے بعد حسن ابن علی عسکری۔ ان کے بعد قائم مہدی جو کرۂ ارض کو ظلم و جور سے پر ہونے کے بعد عدل و انصاف سے پر کر دیگا۔

اے جابر یہ ہیں میرے خلفاء، میرے اولیاء، میری اولاد اور میری عترت جس نے ان کی اطاعت کی گویا میری اطاعت کی۔ جس نے نافرمانی کی میری نافرمانی کی۔ ان کا انکار میرا انکار۔ ان میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔

جن کی بدولت اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے محفوظ رکھا ہے۔ اور انہی کے

واسطے سے زمین کو برقرار رکھا ہے

۱۸۔ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس (الحج ۷۵)	اللہ ملائکہ اور لوگوں سے چن کر منتخب کرتا ہے۔

تفسیر در منثور ج ۴ ص ۳۷۱ میں ہے کہ رسول اللہ نے میدان عرفات میں حج کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ میں ہی کوہ کی عدالت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنے صحابہ کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ فلاں کہاں ہے فلاں کہاں ہے! پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا جب سب طلب فرما دیکھا ہو گئے تو آپ نے فرمایا!

میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں۔ اسے خود بھی یاد رکھو اور جب تک زندہ رہو اسے اپنی نسلوں کو بھی سناتے رہنا۔

اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ افراد کو منتخب کیا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔

اللہ نے منتخب گروہ کو داخل جنت کرے گا۔ میں بھی تم میں سے کچھ لوگوں کو منتخب کرتا ہوں اور تمہارے درمیان اس طرح مواخات قائم کرتا ہوں جس طرح اللہ نے ملائکہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔

پھر آپ نے دو دو افراد کو صحابہ میں مواخات قائم کی۔ حضرت علی و کسی کا بھائی نہ بنایا۔ آخر میں حضرت علیؑ سے فرمایا! یا علی! تمہیں میں نے سب کے بعد رکھا ہے۔ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ صرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد سلسلہ نبوت ختم ہے۔ تو میرا بھائی میرا وارث اور میرا وصی ہے۔

۹۰۰-۲۰۰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَجَاهِدُوْا
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ
هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ
قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج ۷۷، ۷۸)

اے ایمان والو، رکوع اور سجدہ کرو
اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو
تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ اور اللہ کی راہ میں
جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے
تمہیں چنا ہے اور دین کے معاملہ میں تم پر
کوئی تنگی نہیں کی، تمہارے باپ ابراہیم
کی ملت ہے اسی نے پہلے سے
تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول تم پر
گواہ رہے اور تم تمام لوگوں کے گواہ
ہو۔ تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور
اللہ کی رسی مضبوط پکڑو وہی تمہارا بہترین
آقا اور بہترین مددگار ہے

○ [illegible] پر علامہ قرطبی نے [illegible] مسلم [illegible]
روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ سے [illegible] صحابہ [illegible]
کے [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] ان
میں سے چند یہ ہیں
حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں نہیں اللہ کی قسم [illegible] معلوم نہیں ہے کہ
[illegible] جب [illegible] ہوئی تو ہم تمام کی موجودگی میں [illegible]
سے یہ سوال کیا تھا کہ

بارہ برس سے یہ کہ ان لوگ میں جا سکتے گر وہ چپ ہیں۔ اور وہ دیگر ہم سر الناس کے
گواہ ہیں۔ جنہیں خدا نے مجتبیٰ کیا ہے اور دین کے معاملے میں یہ تحقیق نہیں کی؟
یہ وقت محصور سے قبل ہی کی موجودگی میں مسلمان کو رعب دیا تھا کہ
اس آیت کا مصداق تو صرف دو، صرف تیرہ فرد ہیں اور کوئی نہیں۔ ایک میں خود
اور ایک میرے بھائی علی اور اس کی اولاد سے گیارہ امام ہیں۔
تمام معاملہ سے عاری کیا۔ اب ہم سے سے مستثنیٰ ہے۔

—٢٣—

سُورَةُ الْمُؤْمِنُون

اس سورۃ میں حضرت نوح علیہ السلام کے علاوہ چھ آیات منتخب ہیں ۔

١۔ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (٦١)

٢۔ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٧٣)

٣۔ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ (٧٤)

٤۔ قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ۔۔۔ إلى ۔۔۔ لَقَادِرُونَ (٩٣-٩٥)

٥۔ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ ۔۔۔

٦۔ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ (١١١)

سورۂ مومنون

۱۔ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ۔ | یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی سابق ہیں

(سورۂ مومنون ۶۱)

○ ینابیع المودۃ ص ۲۸۲ پر علامہ قندوزی نے علامہ خوارزمی کے ذریعہ سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے حدیث قسم میں فرمایا:
میں تم لوگوں کو قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا درست ہے کہ خدا نے متعدد مقامات پر قرآن میں سابق کو مسبوق پر فضیلت دی ہے، اور امت کا کوئی فرد بھی مجھ پر سبقت نہیں لے سکا کہ اسلام اور نظام اسلام میں وہ مجھ سے آگے بڑھا ہو۔
تمام حاضرین نے کہا: ہاں

○ لا ص ۲۱۱ پر قسم اول [illegible] ابن محمد نے عمرو بن مرۃ سے [illegible] عبد اللہ [illegible] سے روایت کی ہے، ان دونوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ تمام صحابہ دل سے اس بات کے معترف تھے کہ علماء اسلام میں علی کو سبقت حاصل ہے

○ اسعاف الراغبین ص ۱۵۵ پر علامہ ابن اثیر نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ

ایک دن آنحضرت نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

"میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو تمام امت سے علم میں زیادہ، حلم میں بڑا اور اسلام میں سابق ہے۔"

○ ریاض النضرہ ج ۲ صفحہ ۱۹۴ پر علامہ محب طبری نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے اپنی دختر جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

"اے فاطمہؑ میں نے ایسے شخص سے تیری شادی کی ہے جو اسلام میں سابق اور اخلاق میں سب سے بڑا ہے۔"

○ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۱۱ پر علامہ ابن عبدالبر نے ... سے روایت کی ہے کہ حضرت علی دین کے ستون تھے۔

۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۃ الحمد ۵)	تو ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت دیتا رہ۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۴ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے منقول آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت ہے۔

۳۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ (مومنون ۷۴)	جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہی صراط سے منحرف ہیں۔

○ صواعق محرقہ صفحہ ۹۰ پر علامہ ... نے ... کے ذریعہ اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

صراط سے ہماری ولایت مراد ہے۔

۹۳، ۹۴، ۹۵ - قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ -

(مومنون ۹۳، ۹۴، ۹۵)

کہہ دے اے اللہ جس بات کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ مجھے دکھا دے تو مجھے قوم ظالمین سے شمار نہ کرنا، ہم اس بات پر قادر ہیں ہے۔ تجھے دکھا دینے پر قادر ہیں

○ تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۴ پر ابن مردویہ نے تفسیر در منثور کے حوالہ سے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے۔

مومنون ۹۳ اور ۹۵ کا مصداق جنگ جمل والے ہیں۔

جابر کہتے ہیں کہ میں مقام منیٰ میں آنحضرتؐ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ آپ نے ارشاد [illegible] فرمایا [illegible]

پھر [illegible] کہ ایک دوسرے کی [illegible] ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو جاؤ گے۔ لیکن یاد رکھو [illegible] جنگ میں علی ابن ابی طالب ہی تمہارے منہ موڑ دیگا۔

۱۰۱ - فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (مومنون ۱۰۱)

جس روز صور پھونکا جائیگا پھر کوئی رشتہ نہیں رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے

○ علامہ ثعلبی نے [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کی پھوپھی [illegible] کا ایک [illegible] فوت ہوگیا تو وہ رو رہی تھیں حضورؐ تشریف لائے اور پوچھا پھوپھی جان آپ کس بات پر رو رہی ہیں؟

بلالی نے عرض کیا۔ میری بشارت ہوئی ہے

آپ نے فرمایا۔ جس کی بشارت جبرائیل لائے اور تیرا شانی ... ۔ وہ کہے کہ

جنت میں اسے گھر عنایت فرمائیگا

بیبی وہاں سے اٹھیں اور اپنے گھر تشریف لا رہی تھیں کہ راستہ میں عمر بن عاص

ملے۔ ... وہ ... میرے بھی ... کہ ... میں ... تو وہ

... سے رشتہ ... مجھے کوئی فائدہ دیگا۔

پس ... بی بی پھر وہ ... اٹھیں۔ جب ... سے ... اور ... گھر ... تو ...

تشریف لائے اور پوچھا ... جان! اب ... سبب کیا ہے ... نے تمام واقعہ بیان

کیا ... نے ... اور ... ہوئے ... فرمایا

کہ جب تمام لوگ جمع ہوگئے تو آپ منبر پر تشریف لائے۔ ... کے بعد

فرمایا ... لوگوں کو کیا ہوگیا ہے ... کہتے ہیں کہ ... سے ... رشتہ ...

... گا ... میں ... ہوں کہ قیامت کے دن ... رشتہ کے ...

رشتہ ختم ہو جائے گا

● ... خیر ... بیوی بنیں ... نے ... مبارک ... دی ہے

صدقہ ... تعالیٰ ... اور ... کام ... ہیں

... ہوں ...

○ ... کہ ... سے ... روایت کی ہے

کہ ... حضرت علی ... اور امام حسن ... کے حق میں نازل ہوئی ہے

—۲۴—

سُورَةُ النُّورْ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں

۱۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم (۲۷)

۲۔ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ (الی) واللہ بکل شیء علیم (۳۵)

۳۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (الی) القلوب والابصار (۳۶-۳۷)

۴۔ واذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم (۴۸)

۵۔ انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ (۵۱)

۶۔ یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت (۵۸)

سورۂ نور

۱۔ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۔ اللہ نور السموات والارض
مثل نورہ کمشکوۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ
الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد
من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ
لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد
زیتہا یضیء ولو لم تمسسہ
نار نور علی نور یہدی

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور
کی مثال ایک طاق کی مانند ہے جس میں چراغ
رکھا ہو اور وہ چراغ شیشہ میں ہو اور وہ
شیشہ گویا موتی کی مانند ہو چمکتا
ایک مبارک درخت زیتون سے روشن
... نہ شرقی ہو نہ غربی ... قریب ہے کہ
... اگرچہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو ...
... نور پر نور ہے ...

[illegible] وَنَصِيرٌ [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] ۱۲۵ — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشکوٰۃ کا مصداق [illegible] کا مصداق حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۰۳ [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۰۵ میں حسکانی نے انس بن مالک اور بریدہ سے روایت کی ہے کہ:

نبی کریمؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کیا

حضور یہ کونسے مکان ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ انبیاء کے گھر یہ مکان ہیں۔

ابو بکر نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا، کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ایک ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ گھر ان ہی گھروں میں سے ہے بلکہ ان تمام گھروں میں سے افضل ترین گھر ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۲ پر ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

ایک مرتبہ جمعہ کے دن دحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لے کر مدینہ میں آیا اور احجار الزیت کے قریب مقام میرہ پر سامان تجارت لگا کر اپنی آمد کا اعلان ڈھول بجا کر کیا۔ حضورؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے جو نہی نمازی صحابہ نے دحیہ کلبی کی آمد کی خبر ڈھول کی دھمک سے سنی خطبہ کو چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ خطبہ سننے کے لیے عورتوں میں سے صرف دو عورتیں جناب فاطمہؑ اور مردوں میں سے حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ، جناب سلمانؓ، جناب ابوذرؓ، جناب مقدادؓ اور جناب صہیبؓ مسجد میں باقی رہ گئے۔

آپ نے بڑی حسرت اور افسوس سے فرمایا:

اگر مسجد میں موجود افراد بھی چلے جاتے تو میں تمام مدینہ کے لیے اللہ سے عذاب کی دعا کرتا اور تمام مدینہ پر قوم لوط کی طرح پتھروں کی بارش ہوتی۔ اس کے بعد آپ نے سورہ نور ۲۴ آیہ ۳۷ کی تلاوت فرمائی۔

۵۔ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ۔ (النور: ۴۸)

جب ان لوگوں کو تنازعات میں فیصلہ کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اعراض کرتا ہے۔

علامہ حسکانی نے ابن عباس سے ... کی تفسیر میں ضحاک سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق مغیرہ بن وائل اور حضرت علی ہیں ... ان دونوں کے درمیان ایک قطعہ اراضی پر تنازعہ ہوا، حضرت علی نے اسے دعوت دی کہ آنحضرت سے فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ مغیرہ نے آنحضرت کے فیصلے سے انحراف کیا۔

۶۔ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (النور: ۵۱)

مومنین کو جب فیصلہ کے لیے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا قول یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

شواہد التنزیل میں حاکم حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں ... مسلمانوں کے ساتھ تھا جب آنحضرت کی خدمت میں آیا اور آنحضرت نے مجھے دیکھا تو مجھ سے فرمایا:

مسلمان [illegible] اور [illegible] کامیاب ہوں گے

۷۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ

جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے خوف

ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (نور: ۵۵) سے حق جو شکر وہ کافر ہوگا

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۱۳ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کے مطابق یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۹۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور: ۵۵)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرنے والوں سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح جانشین بنائے گا جس طرح ان سے پہلے والوں کو بنایا اور جس دین کو ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار بنائے گا اور ان کے خوف کو امن و سکون میں بدل دے گا وہ لوگ صرف میری ہی عبادت کریں گے کسی کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور اس کے بعد بھی اگر کوئی کفر کرے تو وہی فاسق ہیں

علامہ ... امام ... پر ابن ... سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ اللہ کی طرف سے مقرر ہونے والے خلفاء چار ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (بقرہ: ۳۰) میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (ص: ۲۶) اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے

۳۔ حضرت ہارون۔ ... کا قول (اعراف: ۱۴۲) میری قوم میں میری خلافت کر

۴- حضرت علی کی پہلی نسبت - ...

آیت میں بیٹے علی، حسن حسین و حضرت آدم، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان ہیں
واللہ ... روایت حضرت علی سے نقل ہے۔

۹- یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ — اے ایمان والو، چاہیے کہ تم سے اجازت لیں
الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ — تمہارے غلام، اجازت لے لیں۔

⊙ شرح ... ، ... سے عکرمہ کی روایت سے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے وہاں حضرت علی کا امیر و رئیس ہے
اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علی کا ذکر خیر کے سوا نہیں کیا۔

—۲۵—

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں

۱۔ ویوم تشقق السماء بالغمام (۲۵)

۲۔ ویوم یعض الظالم علی یدیہ ... وکان الشیطن للانسان خذولا (۲۷-۲۹)

۳۔ ولقد صرفناہ بینھم لیذکروا (۵۰)

۴۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا (۵۴)

۵۔ والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا (۷۴)

سورۂ فرقان

۱۔ یوم تشقق السماء بالغمام
ونزل الملائکۃ تنزیلا (فرقان ۲۵)

جس دن آسمان پر بادل چھا جائیں گے
اور ملائکہ کو اتارا جائے گا۔

ینابیع المودہ ص ۱۳۳ پر علامہ قندوزی نے سید علی ہمدانی کی کتاب مناقب مرتضویہ کے حوالہ سے تفسیر حافظ سے روایت کی ہے۔

فرقان ۲۵ میں اس سے مراد حضرت علی ہیں۔

مؤلف:۔ چونکہ بادل رحمت الٰہیہ کی علامت ہوتے ہیں، اس لیے محشر کے دن چہرہ حضرت علی کے آسمان پر ظہور کو رحمت الٰہیہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲،۳،۴۔ یوم یعض الظالم
علی یدیہ یقول یلیتنی
اتخذت مع الرسول سبیلا
یویلتی لیتنی لم اتخذ
فلانا خلیلا لقد اضلنی عن
الذکر بعد اذ جاءنی وکان

جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کر کہے گا
کاش میں رسول کے ساتھ ہو لیتا، ہائے
بدبختی، کاش میں فلاں کو اپنا دوست
نہ بناتا، اس نے ذکر آ جانے کے بعد
مجھے گمراہ کر دیا ہے شیطان انسان کو
رسوا ہی کرتا ہے۔

شیطان للانسان خذولا (فرقان آیت ۲۹) پ ۱۹، ع ۲

ذخائر [illegible] ص۲۴۲ پر علامہ [illegible] سے یہ روایت [illegible] کے متعلق [illegible]
طبرانی نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کا مختصر
حصہ یوں ہے۔

سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟ آپ نے فرمایا میرا وصی
وہی ہے جو میرے بعد میرا [illegible] رکھے گا اور میرے بعد میرا راستہ دکھائے گا اور وہی
ہے جس کے متعلق خدا نے فرقان پ ۱۹ میں فرمایا ہے۔

[illegible] ص۲۲۲ پر علامہ [illegible] سے [illegible] کے ذریعہ حسین
بن کثیر سے روایت کی ہے کہ

محمد بن ابوبکر [illegible] ابوبکر کے پاس آئے اور کہا اے بابا کیا حال ہے؟ ابوبکر
نے کہا شاید حال اچھا ہو [illegible] سے [illegible] ہے۔ خوف سے میں حضرت علی
کے پاس گیا۔ ان سے معافی کی گذارش کی آپ نے فرمایا اگر تیرے باپ
بھی میرے حق میں [illegible] کرے تو معاف کر دوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے پاس
آیا اس وقت میرے علاوہ کوئی اور نہ بیٹھا تھا اور شاید میرے باپ [illegible]
جا چکا تھا۔ جب میں آکر آپ کے پاس بیٹھا [illegible] اس طرف دیکھو [illegible]
میرے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھ [illegible] ہے کہ تم نے
خلافت کے مسئلہ میں [illegible] کیا تھا۔ اور [illegible]
اس وقت وہ میرے قریب [illegible] کھڑے ہوئے اور [illegible] چلے گئے
[illegible] شدت [illegible] کی [illegible] باتیں کر رہا ہے
جب وہ چلے گئے تو میں نے پوچھا بابا جان کیا آپ شدت مرض کی وجہ

سے تو پتا نہیں کیا دیکھے؟

میرے باپ نے کہا جیسی بیٹی ہے، تیرا بھی ایسا ہی بیچارہ نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اب تم سوچو۔ واللہ انہیں حق تک نے ان لوگوں سے غضب کیوں کا بھی رکھا۔

پھر علی مرتضیٰ بیٹھے رہے اور درگزر کر گئے، لیکن جب وہ بیٹھے تو کسی نے تھا [illegible] اکھاڑ لی اور میرے سے نکلیں سدھ کر دیں۔

۵۔ [illegible] ثابتة [illegible] [illegible] (الفرقان: ۵)

ہم نے [illegible] اس کا علان کیا تاکہ لوگ [illegible] کر دیا لیکن [illegible] نے [illegible] سارا [illegible] گیا۔

○ [illegible] ص ۲۱۲ پر [illegible] سے پہلے [illegible] امام [illegible] روایت کی ہے کہ [illegible] کا [illegible] روایت [illegible] سے نقل کیا ہے۔

۶۔ ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا (الشوریٰ: ۲۳)

اقترف کی ہے جس سے ایک مخصوص [illegible] سے اثر [illegible] کیا ہے [illegible] روایت میں [illegible] کیا

○ [illegible] ص ۳۳ پر [illegible] سے ایک [illegible] حضرت علی [illegible] کی شان میں [illegible] ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۳۲ پر علامہ حسکانی نے سدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت مخصوص حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علیؑ کی رشتہ میں حضورؐ کے چچازاد ہیں اور آپ کی بیٹی کے شوہر ہیں۔ آپ کو شرف نسب بھی حاصل ہے اور شرف دامادی بھی۔

---

۷۴ - اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

(سورۃ الفرقان ۷۴)

وہ لوگ جو یہ دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں ہماری زوجہ اور ہماری ذریت سے قرۃ العین عنایت فرما۔ اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۳۲ پر علامہ حسکانی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب جبرئیل یہ آیت لیکر آئے تو حضورؐ نے جبرئیل سے سوال کیا۔ ہماری کونسی زوجہ مراد ہیں؟ جبرئیل نے عرض کیا۔ جناب خدیجہؑ۔ آپ نے پوچھا۔ ذریت سے کون مراد ہے؟ جبرئیل نے کہا حسنینؑ۔ آپ نے پوچھا۔ وہ امام المتقین کون ہے؟ جبرئیل نے عرض کیا حضرت علیؑ۔

-۲۶-

سورۃ الشعراء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں

۱۔ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین (۸۴)

۲۔ فکبکبوا فیها هم والغاوون (۹۴)

۳۔ فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم (۱۰۰-۱۰۱)

۴۔ وانذر عشیرتک الاقربین (۲۱۴)

۵۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا الله کثیرا (۲۲۷)

سورۂ شعراء

۱۔ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۔ آخرین میں مجھے ذکر صدق عطا فرما ۔ (الشعراء ۸۴)

یہ [illegible] مسئلہ [illegible] امام جعفر صادق سے [illegible] روایت [illegible] لسان صدق سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔ جب [illegible] روایت [illegible] علی کو جناب [illegible] کے سامنے پیش کیا تو آپ نے دعا کی [illegible] علی کو [illegible] میں [illegible] فرما [illegible] قبول کی۔

۲۔ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۔ | وہ اور تمام گمراہ اوندھے منہ جہنم میں پھینکے جائیں گے ۔
(الشعراء ۹۴)

[illegible] ۲۲۶ [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] سے [illegible] گیا ہے

[illegible] علی [illegible] کو [illegible] کر [illegible] کی [illegible] گے [illegible] جائیں [illegible]

[illegible] جہنم میں ڈالیں گے۔

ینابیع ص ۲۷۱ پر ابو العباس المحسنی سے وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلعم ایک جنازہ میں حضرت علیؑ کے ہاں گئے تو آپ نے فرمایا:

اے ابو الحسن، اگر تو چاہتا تو تجھے ایسی نیکی سے آگاہ کروں جس کے

عامل کو بہشت میں بھیجے گا اور ساتھ ہی ایسی برائی سے مطلع کروں جس کا عامل

اوندھے منہ جہنم میں جائے گا اور اس برائی کے ہوتے ہوئے اللہ کوئی عمل قبول نہ

کرے گا۔

میں نے عرض کیا ضرور ایسا عمل ارشاد فرمائیے۔

آپ نے فرمایا: وہ نیکی ہم اہل بیت کی محبت اور برائی ہم اہل بیت کا بغض ہے۔

۴-۳: فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ (شعراء ۱۰۰-۱۰۱)	آج ہمارا کوئی ہمدرد دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کنندہ

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۱۹ پر علامہ حسکانی نے ابو علی خالدی سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے: اے بندگان خدا! تم اہل بیت سے بغض رکھنے

والوں کی خیر اسی میں ہے کہ جب یوم محشر وہ دیکھیں گے کہ ہم شیعوں کی شفاعت کر رہے

ہیں تو حسرت سے کہیں گے: نہ ہمارا کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کنندہ۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۱۹ پر ابو خالد سے روایت کی ہے کہ

امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ یہ قول کی حکایت ہے جو ہم اہلبیت سے بغض

رکھنے والے روز حشر کہیں گے۔

---

۵ - وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (شعراء ۲۱۴) اپنے قبیلے کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ

غایۃ المرام ص ۳۲۰ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے اس آیت کے ذیل میں بہ
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے
بنی عبدالمطلب کو دعوت دی۔ اس وقت ان کے مردوں کی کل تعداد چالیس
فرد پر مشتمل تھی۔ وہ کھانے کے معاملے میں یہ لوگ اتنے بہت تھے کہ ایک بکرا کھا سکتا
تھا اور ایک مشکیزہ دودھ پی جاتا تھا۔ آپ نے حضرت علی سے فرمایا ایک بکری کا صرف
اگلا حصہ ان کے سامنے رکھ دے اور وہ دس آدمیوں کو کھانے پر بٹھا۔ جب
پہلا گروہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ شروع کرو۔ وہ سیر ہو کر اٹھے پھر دوسرا
گروہ بیٹھ گیا۔ اسی طرح چالیس کے چالیس افراد نے سیر ہو کر کھا لیا۔ پینے کے لیے
آپ نے ایک جام پانی کا منگوایا اس میں سے ایک گھونٹ خود پیا پھر فرمایا بسم اللہ
پیو۔ تمام نے سیر ہو کر پیا۔

ابولہب نے یہ منظر دیکھ کر کہا۔ اے بنی عبدالمطلب آج محمد نے تمہیں جادو
سے مرعوب کیا جا رہا ہے۔

جب آپ نے ابولہب کی یہ بات سنی تو خاموش رہے اور کسی سے بھی کچھ بھی
نہ فرمایا۔ البتہ دوسرے دن کھانے کی دعوت دی۔ جب دوسرے دن بھی کھانے سے
فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے مختصر سے الفاظ میں صرف اتنا فرمایا:

یا بنی عبدالمطلب انا النذیر الیکم من اللہ عزوجل	اے بنی عبدالمطلب میں خدا کی طرف سے تم لوگوں کے لیے نذیر ہوں۔
والبشیر بما یجیء به احدکم	اگر تمہیں کوئی شخص وہ بات دیتا ہے جو تمہاری دنیا
جئتکم بالدنیا والآخرۃ	میں تمہارے لیے خیر اور آخرت کی بھلائی ہو
فاسلموا واطیعونی تهتدوا	اسلام قبول کرو۔ میری اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے

و من یوازرنی علی امری یکن اخی و وصیی و خلیفتی من بعدی۔

جو شخص میرے کام میں مدد کرے گا وہ میرا بھائی ہوگا وہ میرا وصی میرا وزیر میرا خلیفہ اور میرے قرض چکانے والا ہوگا۔

تمام بنی عبدالمطلب خاموش رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی نے آگے بڑھ کر تصدیق کر کے آپ کی حمایت کی حامی بھری آپ نے تین مرتبہ اپنی دعوت دہرائی اور ہر مرتبہ حضرت علی کے سوا کسی نے بھی حامی نہ بھری۔

تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ابوطالب کا مذاق اڑانے لگے کہ آج سے اپنے بیٹے کی اطاعت کیا کرنا۔ آج سے آپ کے بیٹے کو آپ کا امیر بنا دیا گیا ہے

سنن ابوداؤد اور علامہ ثعلبی نے حنش سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی کو عید قربان پر دو دنبے ذبح کرتے دیکھا۔ تو میں نے پوچھا۔

یا علی! یہ دو کیوں؟

آپ نے فرمایا ایک میری اپنی قربانی کا ہے اور دوسرا آنحضرت کی طرف سے ہے آپ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ہمیشہ ان کے لیے بھی قربانی کروں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ الشعراء ۲۲۷

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے عمل صالح کئے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں بھی۔ امنوا وعملوا الصلحت۔ آیا ہے علیؓ ان کا راس رئیس ہے۔ پس قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرام کی ستائش کی ہے لیکن حضرت علیؓ کا تذکرہ مدح و ثنا ہی سے کیا ہے۔

۔۔۲۷۔۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ

اس سورت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حق میں درج ذیل آیات ہیں۔

۱۔ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا (الی) وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵۰ – ۵۱

۲۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (الی) قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۶۰ – ۶۴

۳۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ ۸۷

۴۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا (الی) اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۸۹ – ۹۰

سورۂ نمل

۲۰- وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (نمل ۵۰، ۵۱)

ان لوگوں نے فریب کیا اور ہم نے ان سے فریب کیا جبکہ انہیں ہمارے فریب کا شعور تک نہیں۔ اب دیکھ لو ان کے فریب کا انجام دیکھو ہم نے ان کو اور ان کے پورے گروہ کو تباہ کر دیا۔

علامہ مرحوم نے ... میں علامہ عرفانی نے اہل سنت روات سے عمر بن سلیم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

سلیم کا بیان ہے کہ

میں معاذ بن جبل کی وفات کے وقت ان کے پاس گیا تو اس وقت معاذ اپنے آپ کو بددعا کر رہے تھے۔ یہ بات میرے لئے بڑی حیرت و تعجب کی بات ہے۔

معاذ نے کہا کچھ نہیں ہے۔

میں نے کہا پھر بھی کوئی بات تو ہوگی؟

معاذ نے کہا۔ ہم نے لوگوں کو گمراہ کیا کہ ہم نے حضرت علیؑ سے بغاوت کیوں کیا؟

جو اس زیارت سے پہلے بتایا ہے کہ جب چند لوگوں سے جنگ ہو رہا تھا کے موقع پر لشکر میں بڑی مصیبت ہو گئی تھی کہ آنحضرت کے سر مبارک پر ضرب لگی ہے۔ تو سلام اور یہ آیات نازل ہوئیں۔

علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب، امام حنبل نے اپنی مسند، حافظ ابو نعیم نے حلیہ اور زمخشری نے فائق میں لکھا ہے

۳-۴-۵-۶-۷۔ أَمَّنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَ
كُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا
بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا
كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا
أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
يَعْدِلُونَ۔ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ
قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا
وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ
بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَإِلٰهٌ
مَعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ
خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا ہے؟ اس پانی کے ذریعے حسین اور دلکش باغات کس نے پیدا کئے ہیں؟ تم تو ایک پودا بھی نہیں اگا سکتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ منحرف لوگ ہیں۔ زمین کو کس نے مستقر بنایا ہے؟ کس نے اس میں دریا اور نہریں رواں کی ہیں؟ کس نے پہاڑ کھڑے کئے ہیں؟ کس نے دو سمندروں کے درمیان حد فاصل مقرر کی ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے۔ وہ کون ہے جو کسی مجبور کی دعا قبول کرتا ہے؟ وہ کون ہے

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمَّن
يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَمَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى
اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَمَّن يَبْدَأُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ
اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ (النمل ۲۷: ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴)

جو یکے بعد دیگرے تمہیں زمین کا وارث
بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟
حقیقت یہ ہے کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔
وہ کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟
اور اپنی رحمت کی بشارت کے طور پر ہوائیں بھیجتا
کون ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور
معبود ہے؟ اللہ بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں
وہ کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا اور پھر اس کا اعادہ
کرتا ہے؟ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہو کہ لاؤ
اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

○ [illegible] میں [illegible] سے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ
جب یہ پانچ آیات نازل ہوئیں تو حضرت علیؓ رو پڑے۔ عمرؓ نے پوچھا: علیؓ!
کیا بات ہے؟
عرض کیا: قبیلہ کے لوگوں کے لئے نصیحت اور اللہ کے حضور حیرت ہوتی ہے۔
آپ نے فرمایا: علی! کون ہوں میں تجھ سے بغض رکھنے والا کوئی منافق تجھ سے محبت
میں رہے گا گر تو۔ ہوگا جب تک تو یوں ہی ہو۔

۸۔ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ
مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي

جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن
[illegible]

لا ریب ... من شئت ... [illegible]

نمل ... [illegible]

... تفسیر ... کا ... کی ... بعد ... ہوں گے ... پیش ہوگا۔

فائدہ: بروم ص ۲۲۶ پر علامہ مجلسی نے ... ذریعے سے روایت کی ہے ... ابن عباس سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے:

... ایک ایسا ... جو جنت میں داخل ہوگا ... جہنم ... اگر ... محفوظ ... ہوں گے ... کیا ... فرمایا ... معلوم ہو جائے۔

آپ نے فرمایا وہ باب اللہ، ... وصی، امیر المومنین، رسول رب العالمین کا بھائی، اللہ کی طرف سے تمام امت کا مقرر کردہ خلیفہ علی بن ابی طالب ہے۔

۹۰-۸۹ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

نمل ۸۹، ۹۰

جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے اور جو بدی لے کر آئے گا وہ اوندھے منہ جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ تمہیں اپنے اعمال کے علاوہ کسی چیز کی جزا نہ ملے گی۔

فائدہ: بروم ص ۲۲۶ پر علامہ مجلسی نے ... کے حوالے سے ابو عبداللہ ... سے روایت کی ہے کہ

میں حضرت علیؑ کے پاس گیا، تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ! کیا تجھے ایسی نیکی بتاؤں جو موجب جنت بن جائے اور کیا تجھے ایسی برائی بتاؤں جس کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ وہ ایسے فرد کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

میں نے عرض کیا۔ ضرور بتلیے۔

آپ نے فرمایا: وہ نیکی ہم اہل بیت سے محبت، وہ برائی ہمارا بغض ہے۔

○ علامہ فخرالدین رازی وغیرہ نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے حکایت کی ہے کہ جب سعید بن جبیرؓ آنکھوں سے معذور ہو گیا تھا تو ایک بار تب میں اس کا ہاتھ پکڑ کر جا رہا تھا جب وہ چاہ زمزم کے قریب سے گزرا تو اس نے چند شامیوں کو حضرت علیؑ کو سب کرتے سنا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھے کہا وہ مجھے ان لوگوں کے پاس پہنچا دیجئے۔

جب میں ان کے پاس لے آیا۔ تو سعید نے ان سے کہا۔

تم میں سے کون اللہ کو گالی بکتا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم میں سے تو کسی نے اللہ کو گالی نہیں بکی۔

سعید نے کہا۔ تم میں سے کون نبی اللہ کو گالی دیتا تھا۔ انہوں نے کہا البتہ ایسا تو ہم ہی کر رہے تھے۔

سعید نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں میرے ان کانوں نے آنحضورؐ سے سنا ہے وہ حضرت علیؑ کو فرما رہے تھے۔

یا علیؑ جس نے تجھے سب کیا۔ اس نے مجھے سب کیا۔ جس نے مجھے سب کیا اس نے اللہ کو سب کیا۔ اور جس نے اللہ کو سب کیا وہ اوندھے منہ جہنم میں جائیگا۔

پھر ہم وہاں سے چلے گئے۔ [illegible] راستہ میں سعید نے مجھ سے پوچھا بیٹے ان کے

رو رہے تھے؟

میں نے یہ شعر پڑھا۔ شروع شروع آنکھوں سے وہ آپ کو دیکھ رہے تھے۔

سید نے کہا: وہ درست کہتے ہیں۔ میں نے پھر یہ شعر پڑھا۔

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی اور بھیگی تھیں۔ جیسے ایک خواب آدمی ہو اس کی طرف دیکھتا ہے

سید نے کہا: نہ مرد درست کہتے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سید نے کہا میں کہہ سکتا ہوں۔

اس کے پیچھے رہنے والے اپنے ہم نواؤں کے لیے سست ہیں۔ وہ ہر آنے والے کے لیے گالی ہوتا ہے۔

۲۸

سُورَۃُ الْقَصَصِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۶ آیات ہیں۔

۱۔ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (۵، ۶)

۲۔ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ (۳۵)

۳۔ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ (۶۱)

۴۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ... عَمَّا يُشْرِكُونَ (۶۸، ۶۹)

۵۔ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ (۸۳)

۶۔ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا (۸۴)

سورۂ قصص

۲۰۱-۳۰- إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي
الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا
يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِنْهُمْ
يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ
إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ وَنُرِيدُ
أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً
وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ
لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ
وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا
كَانُوا يَحْذَرُونَ (قصص ۴-۶)

فرعون یقیناً روئے زمین پر تکبر کیا تھا
اس نے وہاں کے رہنے والوں کو گروہ بندی میں تقسیم کر کے ایک
گروہ کو کمزور کر رکھا تھا حتیٰ کہ ان کے بیٹوں کو ذبح
کر دیا کرتا تھا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا
تھا یقیناً فرعون فسادی تھا۔ اور ہم یہ
چاہتے ہیں کہ اس گروہ پر احسان کریں جسے
کمزور کر دیا گیا ہے۔ ہم انہی کو امام بنانا
چاہتے ہیں۔ انہی کو روئے زمین کا وارث
بنانا چاہتے ہیں۔ ہم انہی کو روئے زمین
کا پرسکون اقتدار دینا چاہتے ہیں اور
فرعون، ہامان اور ان کے تمام لشکروں
کو ان سے وہ دکھانا چاہتے ہیں جس کا انہیں ڈر تھا

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۳۱ پر علامہ حسکانی نے مفضل بن عمر کے وسیلہ سے امام
جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرف دیکھا اور رو کر فرمایا۔

میرے بعد تم لوگوں کو کمزور کر دیا جائیگا۔

مفضل کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ اے فرزند رسولؐ اس کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد تم امام ہو گے۔ ارشاد قدرت ہے — ہم ان پر احسان کرنا چاہتے ہیں جنہیں کمزور سمجھا گیا ہے ہم انہی کو امام بنائیں گے اور انہی کو روئے زمین کا وارث بنائیں گے۔ یہ آیت تا قیامت ہمارے سب کے لئے ہے۔

صحیح ترمذی ج ۲ ص ۳۰۱ پر سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اے علیؑ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ بس اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۲- سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ (قصص ۳۵)	ہم عنقریب تیرے بھائی کو تیرا زور بازو بنا دیں گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۲۵ پر علامہ حسکانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے اپنا ایک سفیر ایک قبیلہ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے آپکے نمائندہ کو قتل کر ڈالا۔ جب آنحضورؐ کو اسکی اطلاع ملی تو آپ نے حضرت علیؑ کو بھیجا آپ نے جا کر قبیلہ کو تہ تیغ کر دیا۔ وہ بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لائے۔

جب آنحضورؐ کو پتہ چلا تو آپ حضرت علیؑ کے استقبال کی خاطر بیرون مدینہ تشریف لائے۔ حضرت علیؑ کو گلے لگایا آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا۔

یا رسول اللہ۔ میرے والدین آپ پر نثار ہوں اللہ نے مجھے اس طرح میرا وزیر
بنایا ہے جس طرح ہارون کو موسیٰ کا وزیر بنایا تھا۔

٦١۔ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ۔ (قصص ٦١)

کیا ایسا شخص جس سے ہم نے ایک اچھا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ اسے پا لینے والا ہے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جسے ہم نے زندگی دنیا میں محض سامان فائدہ دیا اور پھر قیامت کے دن وہ سزا کے لیے حاضر کیا جائیگا۔

- ینابیع المودۃ صفحہ ۹۲ پر علامہ قندوزی نے فرائد السمطین کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قصص ۶۱ حضرت علی اور حمزہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔
- نفحۃ ارحم صفحہ ۲۳ پر علامہ عکاظی نے لکھا ہے کہ زندگی دنیا میں محض فائدہ حاصل کرنے والے سے ابوجہل اور اس کے ساتھی مقصود ہیں۔

٦٨۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ (قصص ۶۸، ۶۹)

اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ ان لوگوں کو حق انتخاب نہیں ہے۔ اللہ ان کے شرک میں اشتراک سے منزہ ہے۔ اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہوتا ہے۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۲۱ پر علامہ قندوزی نے اہل سنت کے معتبر عالم محمد ابن مومن شیرازی کی تفسیر کے حوالے سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ

میں نے حضور سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا

خدا نے حضرت آدم کو مٹی سے اپنی مشیت کے مطابق پیدا فرما دیا۔ اور مجھے اور میرے اہل بیت کو تمام مخلوق میں سے منتخب فرمایا چنانچہ مجھے رسول اور علی ابن ابی طالب کو میرا وصی بنا دیا

پھر فرمایا ہے کہ حق انتخاب کسی کو نہیں ہے چنانچہ میں اور میرے اہل بیت خدا کے منتخب کردہ اور پسندیدہ ہیں۔

ان الفاظ پر غور کریں۔ جو مطلق انتخاب میں اشتراک ہے جس سے خدا نے اپنی ذات کو منزہ فرمایا ہے

نوٹ: لفظ ما سے دو منافق مراد ہیں جو بظاہر حضور اور آپ کے اہل بیت سے اظہار محبت کرتے تھے اور باطن کا بغض رکھتے تھے۔

۹ — تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔ (قصص ۸۳)

وہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کیلئے مخصوص کیا ہے جو روئے زمین پر نہ بڑائی کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی فساد و انجام بہر طور متقین کے حق میں ہوگا۔

○ ینابیع المودۃ میں علامہ قندوزی نے صاحب مناقب کے حوالے سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی کو بازار کوفہ میں ایسی حالت میں دیکھا گیا کہ وہ گم کردہ لوگوں کی

سوالی کر رہے تھے۔ اور وہ قراءت سے تلاوت فرما رہے تھے اور قصص کی

میں تلاوت فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ہی فرماتے تھے یہ آیت ان لوگوں کے لیے

ہے جنہیں اللہ نے اقتدار و حکومت دی ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (قصص ٨٤)	جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو جنہوں نے برے کام کئے ان کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے وہ کرتے تھے۔

○ ... ٢ ... یہ روایت ... سے مروی ہے کہ

حضرت علی ... نے ... کو ... کرایا

... سے ... ہوتی ہے۔ ... سے ...

۲۹

سورۃ العنکبوت

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۸ آیات ہیں۔

۱۔ الم ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا ... ولیعلمن الکاذبین (۱-۳)

۲۔ ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا (۴)

۳۔ مثل الذین اتخذوا ... لو کانوا یعلمون (۴۱)

۴۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنهم فی الصالحین (۹)

۵۔ فانجیناہ واصحاب السفینۃ وجعلناھا آیۃ للعالمین (۱۵)

۶۔ والذین کفروا بآیات اللہ ولقائہ (۲۳)

۷۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم (۵۸)

۸۔ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم (۶۹)

سورۂ عنکبوت

۱۔ احسب الناس ان یترکوا
ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون
ولقد فتنا الذین من قبلهم
فلیعلمن الله الذین صدقوا
ولیعلمن الکاذبین
(عنکبوت ۲ تا ۳)

کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کو
صرف اس کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے
چھوڑ دیا جائے گا اور ان سے امتحان نہیں لیا
جائے گا حالانکہ ہم نے ان تمام لوگوں کا
بھی امتحان لیا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے
تاکہ اللہ سچ بولنے والوں کو اور
جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کر لے

۞ ۞ ۞

○ علامہ بحرانی نے تفسیر البرہان ج ۳ ص ۲۴۲ پر بسند حسین بن عمران بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت علی سے
روایت کی ہے
میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کس فتنہ کا احتمال ہے آپ نے فرمایا
یا علی، یہ امتحان تیرے ذریعہ لیا جائے گا۔ قرآن کی رو سے امتحان ہوگا۔
○ صواعق محرقہ ص پر علامہ ابن حجر نے بھی اسی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے
○ غایۃ المرام ص ۲۲۳ ص پر علامہ بحرانی علقمہ اور ابو ایوب سے روایت کی ہے

... نازل ہوئی ہو کسی ذوالفقار ... عمار سے فرمایا:

عمار! میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں تک کہ تلواریں میان سے باہر نکل آئیں گی، تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے ایک دوسرے سے علانیہ برأت کرو گے۔ جب یہ حالات پیدا ہو جائیں تو پھر علی ابن ابی طالب کا دامن تھام لینا، اگر علی تنہا ایک راہ چلیں اور تمام دنیا دوسری راہ پر چل رہی ہو تو علی کے نقش قدم پر چلتے رہنا اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دینا۔

عمار! یاد رکھو علی کبھی تمہیں ہدایت سے دور نہیں کرے گا اور نہ تمہیں ہلاکت کی طرف رہنمائی کرے گا۔

عمار! یاد رکھو علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

۳۲- أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ۔ (عنکبوت ۴)

جو لوگ علی ابن ابی طالب کا راستہ چھوڑ کر برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ یہ ان کا بدترین فیصلہ ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۲۳ پر علامہ حسکانی نے اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ حضرت علی، حمزہ اور عبیدہ سے برسر پیکار ہوئے۔

○ تفسیر الدر المنثور ج ۵ ص ۱۴۳ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

جب حضرت علی، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ، عتبہ، شیبہ اور ولید ابن عتبہ
کے مقابل میں آئے تو
حضرت علی نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں تمہیں خدا اور رسول کی طرف
دعوت دیتا ہوں۔
عتبہ نے کہا: اگر یہ بات ہے تو ہم سے دور ہی رہیں۔

○ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ
جب عتبہ، شیبہ اور ولید مقابلہ کو آئے تو انہوں نے آنحضرت سے مخاطب
ہو کر کہا: ہمارے برابر کے ہمارے مقابلے میں بھیجیں۔ انصار سے کچھ جوان ان کے مقابلہ کو بڑھے
آپ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: یا علی! تم اٹھو۔ چنانچہ حضرت علی،
جناب حمزہ اور جناب عبیدہ اٹھے۔ جب ان کے مقابل آئے تو انہوں نے کہا آپ
بات کریں تاکہ ہم پہچان کر مقابلہ کریں۔
جناب حمزہ نے کہا: میں اللہ اور رسول کا شیر ہوں۔ عتبہ نے کہا مقابل کریم ہے۔
حضرت علی نے فرمایا: میں علی بن ابی طالب ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔
جناب عبیدہ نے کہا: میں عبیدہ بن حارث ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔
جناب حمزہ نے شیبہ سے، حضرت علی نے عتبہ سے اور جناب عبیدہ نے
ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علی اور جناب حمزہ نے اپنے اپنے حریف کو تھوڑے
سے وقت میں واصل جہنم کر دیا۔ البتہ جناب عبیدہ کی ٹانگ زخمی ہو گئی۔ یہ تینوں
واپس آ گئے۔ مشرکین میں سے کوئی بھی واپس نہ جا سکا۔
ابوجہل نے کہا کہ ہم اگر تمہیں مار سکے، ہمارے ساتھ عزیٰ تو موجود ہے
جو تمہارے پاس نہیں۔ آنحضرت کی طرف سے جواب دیا گیا ہمارے مقتول جنت

ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں جائیں گے۔

۵-۶-۷۔ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (العنکبوت ۲۹: ۵ تا ۷)

جو بھی بارگاہ حق میں حاضری کی امید رکھتا ہے اسے یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ کی مقرر کردہ مدت آ کر رہیگی۔ جو شخص جہاد کرتا ہے وہ بھی اپنے ہی لیے جہاد کرتا ہے خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے انکی برائیوں کا کفارہ ہم خود ہی ادا کر دینگے اور ان کے اعمال کی بہترین جزا دینگے

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۴۲ پر مقاتل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ مذکورہ آیات تمام مومنین کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ البتہ بعد میں ان میں عمومیت آگئی ورنہ بھی ان حضرات کا داخل ہونا ان کا مصداق ہوگا۔

مؤلف۔ مسلسل یہ آیات حضرت علی کی عصمت کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ اصول بلاغت میں پہلے بیان کر آئے۔ جیسے ایک مثال۔ تمام سپاہیوں نے گھوڑے فروخت کر دیئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس سپاہی کے پاس گھوڑا تھا اور اس نے فروخت کر دیا ہے۔

اسی طرح اس آیت کا معنی یہ ہرگز نہیں ہے کہ ان میں سے ہر شخص

...بھی گناہ کا ارتکاب کیا ہے مگر اس کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے جس
نے کوئی گناہ کیا ہوگا اس کا کفارہ ہم خود ادا کر دیں گے۔
... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح غفور کو صیغہ ... میں کہا گیا ہے کہ تاکہ اللہ
... بخش دے اور آئندہ گناہ بخش دے حضرت علیؑ سے بھی اسی طرح کہا گیا ہے
... اعمال ... لوگ ... ہیں لیکن مخالف ... گناہ ...
... ہے۔ بالفاظ دیگر ... ان کاموں کو جنہیں ان کے مخالف گناہ سمجھتے ہیں
... گناہ ہوتے بھی تو ... کا کفارہ ہم ... ادا کر دیں گے۔

٨- الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (عنکبوت ۹)	جو لوگ ایمان لاتے اور اعمال صالحہ کرتے انہیں ہم صالحین میں شمار کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ... پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہے اس کا امیر و رئیس علی ابن ابی طالب ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علیؑ کا تذکرہ ہر جگہ مدح و ثنا سے فرمایا ہے۔

۹- فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (عنکبوت ۱۵)	ہم نے اسے اور تمام کشتی والوں کو بچا لیا ... نہیں ... عبرت بنا دیا

○ در منثور ج ... صفحہ ... پر علامہ سیوطیؒ نے ... سورہ بقرہ کی ... جب ...

نے [illegible] سے کہا کہ میری کشتی پر [illegible] کی تفسیر

میں ابن [illegible] سے روایت کی ہے کہ حضرت علی [illegible]

میں [illegible] کشتی [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت کی ہے کہ

حضور نے فرمایا ہے

جو شخص علیؑ سے محبت رکھتا ہے اس کی نماز، روزہ اور عبادت قبول کرے گا

اس کی دعا مستجاب ہوگی

جو شخص علیؑ سے محبت رکھے گا تو اس کے جسم میں موجود ہر بال کے بدلے

جنت میں ایک شہر عطا کرے گا۔

جو شخص آل محمدؐ سے محبت رکھے گا وہ حساب ... سے محفوظ رہے گا

جو شخص آل محمدؐ سے محبت رکھے گا تمام انبیاء کے ساتھ جنت میں سکونت کرے گا

جو شخص آل محمدؐ سے بغض رکھے گا قیامت کے دن اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا

رحمت خدا سے مایوس ہے۔

مولف: ... معروف علی ... کی معلومات ... سے ... معلومات ... کر ...

... کے ... اور ... کے ... نزول ... سے ...

○ ... ہے۔

○ ... ہے

... اور ... کی ...

نزول ... ہے

○ ... کے ... کر

... کے ... ہے ...

○

۱۔ [illegible] | [illegible]

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (عنکبوت ۵۸)

ہم انہیں جنت میں بسنے کو محلات دیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے، ہر عامل کا بہترین اجر ہے گا۔

○ علامہ ہاشم بحرانی نے ... سے روایت کی ہے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عنکبوت ۵۸ کا مصداق حضرت علی اور آپ کے شیعہ ہیں۔

۲۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (عنکبوت ۶۹)

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ محسنین کے ساتھ ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۳۲ پر حاکم حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے امام محمد باقر سے حدیث کی ہے کہ عنکبوت ۶۹ اہل البیت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰

سورۃ الروم

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں

۱ـ فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۱۵)

۲ـ فآت ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل (۳۸)

۳ـ لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات من فضلہ (۴۵)

سُورۂ رُوم

١۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۔ الروم ١٥

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالح کیے ہیں وہ باغ بہشت میں شادمان رہیں گے۔

فرائد التنزیل ص، میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی الذین آمنوا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

٢۔ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

الروم ٣٨

ذوالقربیٰ مساکین اور ابن سبیل کو اپنا حق ادا کر دیجئے۔ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی کے خواہشمند ہیں اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہوں گے۔

ینابیع المودۃ ص میں علامہ طبری سے ابن عباس سے روایت کی ہے
مراد حیات نبی تک ذوالقربیٰ سے مقصود ہم سب ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمیں مخصوص
کے ذوالقربیٰ ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

○ [illegible] میں ابن عباس سے روایت ہے حضور سے سوال
کیا گیا ہے کہ آپ سے دوستی کس کی ہے؟
آپ نے تین مرتبہ فرمایا علی۔ [illegible] اور ان کی اولاد

○ ایضاً [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جنت میں مسکین اور اس [illegible]
[illegible] مسکین اور [illegible] میں [illegible] سے [illegible]

---

۲۳. [illegible] آمَنُوا
[illegible]

[illegible] ابن عباس شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص [illegible]
[illegible] آپ سے [illegible]
[illegible] رسول اللہ علی [illegible]

—۳۱—

سُورۃ لقمان

اس سورت میں حضرت لقمان علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم (۸)

۲۔ ومن یسلم وجهه الی الله وهو محسن (۲۲)

سورۂ لقمان

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ۔

لقمان ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے ان کے لئے جنت نعیم ہوگی۔

حاشیہ: امام صادق علیہ السلام ... سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔

ہم آل محمد سے ہیں ہم پر اور لوگوں کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ایک شخص آپ کی یہ بات سن کر ابن عباس کے پاس آیا اور انہوں نے کہا۔

حضرت علی نے سچ کہا ہے چونکہ خود محمد کو تمام لوگوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے تو محمد پر بھی تمام لوگوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی وَاِلَی اللّٰهِ

جو صورت محسن اللہ کی طرف متوجہ ہوا گیا اس نے عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کر لیا اور ہر معاملہ

ع۔ حقیقۃً ... کا انجام شر کے پاس ہے۔

عاج اور ... ۲۳ پر علامہ کوفی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ

معاملہ ۲۳ کا مصداق حضرت علی ہے اور اسی پر حضرت علی کی شہادت ہوئی ہے۔

—۳۲—

سورة السجدة

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے تذکرہ پر دو آیات ہیں۔

۱ — افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون (۱۸)

الذی کنتم به تکذبون (۱۸ ۔ ۲۰)

۲ — وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا (۲۴)

سورۂ سجدہ

۳۰۲۰۔ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا
كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُونَ
أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا
فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا
أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ
لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي
كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ

سجدہ ۳۲ آیت ۱۹، ۲

کیا مومن فاسق کے برابر ہو سکتا ہے؟ وہ قطعی برابر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کیلئے ان کے عوض جنت الماویٰ ہے جو ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا اور جو لوگ فاسق ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کرینگے دوبارہ وہیں پھینکے جائیں گے۔ ان سے کہا جائیگا وہ عذاب چکھو جس کی تکذیب کیا کرتے تھے۔

اسباب النزول صفحہ ۲۶۳ پر واحدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک دن ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے حضرت علی سے کہا۔ میں نیزہ میں تجھ سے مضبوط ہوں۔ زبان میں تجھ سے تیز ہوں۔ اور دشمن کے لشکر کی صف کو تجھ سے زیادہ توڑ سکتا ہوں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا فاسق ولید ہی ہے

اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی

بس عام کی سے کہ یہ کہ مومن سے مراد حضرت علیؓ اور فاسق سے مراد ولید بن

عقبہ ہے

در منثور ج ۵ صفحہ ۱۷۸ پر علامہ سیوطی نے عطاء ابن یسار سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت حضرت علیؓ اور ولید ابن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ایک دن

حضرت علیؓ اور ولید کے درمیان مکالمہ ہوا جس میں ولید نے بڑھ کر باتیں کیں جواب میں

حضرت علیؓ نے فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو کہا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۵۰ پر علامہ حسکانی نے عطاء ابن یسار سے

روایت کی ہے کہ یہ آیت مدینہ میں اس وقت نازل ہوئی جب ولید اور حضرت

علیؓ کے درمیان مکالمہ ہوا حضرت علیؓ نے ولید کو فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو کہا۔

ایضاً۔ علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

جناب الٰہی کا مسکین حضرت علیؓ اور جہنم کا اسیر ولید ابن عقبہ ہے۔

اسباب النزول ص ۲۶۳ پر علامہ واحدی نے ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

اس آیت کا شان نزول حضرت علیؓ اور ولید کا وہ مکالمہ ہے جس میں ولید نے

بڑھ کر باتیں کیں جواب میں حضرت علیؓ نے اسے فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو کہا۔

۲۴۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً	ہم نے ان میں سے پیشوا بنائے
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا	جو صبر کے بعد ہدایت کرتے ہیں

[illegible] جس کے [illegible] کی حیثیت سے

[illegible] مطابق روایت [illegible] ہیں۔

[illegible] سے [illegible] کی

تعبیر کی [illegible] کہ حضرت [illegible] کے بعد [illegible] نے [illegible]

[illegible] کے بعد حضرت علی [illegible]

[illegible] ہو گئے۔

۳۳

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پندرہ آیتیں

۱۔ و اولوا الارحام بعضهم اولی ببعض (۶)

۲۔ یا ایها الذین آمنوا اذکروا نعمة الله (۹)

۳۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه (۲۳)

۴۔ و رد الله الذین کفروا بغیظهم لم ینالوا خیرا (۲۵)

۵۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت (۳۳)

۶۔ یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا (۴۱)

۷۔ هو الذی یصلی علیکم و ملائکته (۴۳)

۸۔ یا ایها الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات (۴۹)

۹۔ و ما کان لکم ان تؤذوا رسول الله (۵۳)

۱۰۔ ان الله و ملائکته یصلون علی النبی (۵۶)

۱۱۔ ان الذین یؤذون الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا (۵۷)

۱۲۔ والذین یؤذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا (۵۸)

۱۳۔ یا ایها الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسی (۶۹)

۱۴۔ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و قولوا قولا سدیدا (۷۰)

۱۵۔ انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض و الجبال (۷۲)

سورۂ احزاب

۱۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ۔
احزاب ع۱

رشتہ دار وراثت میں زیادہ
حقدار ہیں بعض کی نسبت کتاب خدا
میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حقدار
ہیں۔

یہ تفسیر در منثور صفحہ ۲۲۵ میں مرقوم ہے کہ ابو بکر ابن مردویہ کی کتاب مناقب سے
روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں ہے کیونکہ وہ مومن بھی تھے، مہاجر
بھی تھے، اور آنحضرتؐ کے رشتہ دار بھی تھے۔

۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ
اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا
عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرًا۔ احزاب ع۲

اے ایمان والو اللہ کی اس نعمت
کو یاد کرو جب لشکر تم پر چڑھ آئے
تھے ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور
ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آتے
تھے اور اللہ تمہارے اعمال
سے باخبر ہے۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۳۴۳ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم کی تفسیر کے حوالہ سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جنگ خندق میں حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

جب حضرت علیؑ نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور آپ کی تلوار سے خون سا
پاس آیا تو حضرت علیؑ نے مدینے تکبیر بلند کی جسے سن کر تمام مسلمانوں
نے تکبیر کہی۔ پیغمبرؐ نے فرمایا آج میرا دل چاہتا ہے کہ علیؑ کو ایسا انعام
دوں کہ اس سے قبل کسی کو نہ ملا ہو اور نہ ہی بعد میں کسی کو ملے۔ اتنے میں جبرئیل ۲
نازل ہوئے ان کے پاس ایک انار تھا۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا۔

خداوند اسلام کہہ فرماتا ہے کہ یہ انار علیؑ کو دے دو، آپ نے وہ
انار حضرت علیؑ کو دیا جب آپ نے اسے لیا تو آپ کے ہاتھ میں دو ٹکڑے ہو گیا اس
میں سے سبز ریشم کا ایک رومال نکلا جس پر لکھا ہوا تھا۔

تحفۃ من الطالب الغالب — طالب اور غالب اللہ کی طرف سے
الی علی بن ابی طالب — علی ابن ابی طالب کے لیے تحفہ

۳۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

احزاب ۲۳

مومنوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے صداقت سے نبھایا کچھ جان دے کر چلے گئے اور کچھ وقت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی بات میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی۔

علامہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ کے صفحہ ۸۰ باب ۹ کی ساتویں فصل میں لکھا ہے کہ حضرت علی سے کوفہ میں جب آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور چچا زاد عبیدہ بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ تو بدر میں شہید ہو گئے اور چچا حمزہ جنگ احد میں شہید ہو گئے اور میں انتظار کر رہا ہوں اس اشقی الاشقیاء کا جو میری داڑھی میرے سر کے خون سے خضاب کرے گا۔ مجھے میرے حبیب ابوالقاسم نے سب کچھ بتا دیا ہے۔

علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ صفحہ ۹۶ پر بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

احزاب ۲۵

اللہ نے کافروں کو ان کے غیظ و غضب سمیت پلٹا دیا کہ انہیں کچھ ہاتھ نہ لگا، اور جنگ میں اللہ مومنین کی کفایت کر لی ہے۔

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۱۰ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کو حضرت علی نے قتل کیا اور اللہ نے مومنین کی جنگ میں کفایت کی۔

حاکم نے حذیفہ سے ایک طویل روایت نقل کی ہے کہ خندق کے پاس ابن عبدود نے خندق پار کی اور اسلامی لشکر کے سر پر پہنچ گیا۔ اور اس نے مبارزہ کی صدا دی۔

آنحضرتؐ نے مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کا مقابلہ کون کرے گا؟ حضرت علیؓ کے
سوا کوئی نہ اٹھا۔

آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔

آپ نے پھر مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کے مقابلہ میں تم میں سے کون جائے گا؟
حضرت علیؓ کے سوا کوئی نہ تھا حضرت علیؓ نے عرض کیا مجھے جانے کی اجازت
دی جائے۔

آپ نے حضرت علیؓ کو بٹھا دیا۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا عمرو کا مقابلہ تم میں سے
کون کرے گا؟

تیسری مرتبہ بھی حضرت علیؓ ہی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے۔

آپ نے فرمایا۔ یا علی یہ عمرو بن عبد ود ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ اور
میں علی ابن ابی طالب ہوں۔

حضورؐ نے اپنی ذرہ ذات الفضول۔ اپنی تلوار ذوالفقار۔ اور اپنا عمامہ سحاب
حضرت علیؓ کو دیا اور فرمایا بسم اللہ جب حضرت علیؓ چلے گئے تو آپ نے یہ دعا کی۔

اللھم احفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن فوقہ ومن تحت قدمیہ۔	اے اللہ علیؓ کو سامنے، پیچھے دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے ہر طرف سے محفوظ فرما۔

آپ عمرو کے سامنے آئے اور پوچھا کون ہے جو عمرو سے کہے۔ مجھے مبارزت
کیا جانتی ہے میں عمرو ابن عبد ود ہوں تو بتا تو کون ہے؟ آپ نے کہا میں
علی بن ابی طالب ہوں۔

عمرو نے کہا۔ کیا وہی علی ہے جسے میں کسی ابوطالب صاحب کی گود میں کھیلتے دیکھا تھا۔

آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عمرو نے کہا۔ سچ پوچھے، آپ میرا دوست تھا۔ تم سے جنگ اور تجھے قتل کرنا مجھے پسند نہیں لگے گا۔

آپ نے کہا۔ لیکن میں تجھے قتل کرنے کو برا نہیں سمجھتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تو نے غلاف کعبہ کو ہاتھ میں لیکر اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ جو شخص میرے مقابلہ پر آئے گا اور مجھ سے تین باتیں کرے گا تو ایک ضرور مان لیگا۔

عمرو نے کہا۔ تجھے درست اطلاع ملی ہے۔

آپ نے کہا۔ پھر ایسا کر میدان سے ہٹ جا اور واپس چلا جا۔ عمرو نے کہا۔ قریش کی عورتیں طعنے دیں گی۔

آپ نے کہا۔ اسلام قبول کر لے۔ عمرو نے کہا۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

آپ نے کہا۔ پھر گھوڑے سے اتر۔ عمرو گھوڑے سے اترا اور کہنے لگا اس عمر میں آج تک مجھے کسی نے نہیں للکارا۔

عمرو نے گھوڑے کو دور بھگا دیا۔

جب دونوں میدان میں اترے تو گرد و غبار اٹھ کر دونوں غبار میں چھپ گئے۔ دیکھنے والوں کو صرف اتنا ہی نظر آتا تھا کہ تلوار کی چمک ہی دکھائی دے رہی تھی کہ اتنے میں حضرت علی کی صدائے تکبیر بلند ہوئی۔ صحابہ میں سے سب سے پہلے عمر بن خطاب نے دیکھا کہ حضرت علی عمرو کی زرہ سے اپنی تلوار صاف کر رہے تھے اور عمر بن خطاب ہی نے بلند آواز سے تکبیر بلند کر کے عرض کیا۔ قسم ہے علی نے عمرو کو قتل کر ڈالا ہے۔

حضرت علیؑ کے [illegible] حضورؐ کے [illegible]

آنحضرتؐ سے پوچھا [illegible] علیؑ [illegible] اور [illegible] جب [illegible]

آپ سے عرض کیا [illegible] اپنی قوم میں [illegible]

میں تھا مجھے [illegible]

حضورؐ نے [illegible] اگر [illegible]

میری امت نے [illegible]

[illegible] ہوگیا ہے

- کتاب [illegible] الطالب ص [illegible] [illegible]

[illegible] ہے۔

- در منثور ج ۵ ص ۱۹۹ [illegible]

[illegible] لکھا ہے کہ [illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہے۔

۵- إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ الاحزاب ۳۳	اے اہل بیت [illegible] رجس [illegible] دور رکھے اور [illegible] پاک رکھے [illegible]

[illegible] ۲۲ [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] کے حق میں [illegible]

[illegible] مقام [illegible]

علامہ حسکانی نے شواہد التنزیل میں ایک سو دس سے زائد احادیث نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ احزاب ۳۳ کا مصداق صرف یہ پانچ ہستیاں ہی ہیں۔

علامہ بحرانی نے غایۃ المرام میں اہل سنت کے طرق سے اکتالیس احادیث مع مکمل سلسلہ سند کے نقل کی ہیں۔

بحیثیت مورخ کے اختصار سے ہم ذیل میں صرف چند ایک احادیث پر اکتفا کریں گے

○ امام حنبل نے اپنی مسند ج ۶ صفحہ ۲۹۲ پر ام المومنین ام سلمہ سے حدیث کی ہے کہ حضور میرے ہی گھر تشریف فرما تھے۔ دختر نبی ہاتھ میں پتھر کی ہنڈیا جس میں گوشت کا شوربہ تھا لیے ہوئے آپ کے پاس آئیں۔ آپ نے فرمایا، بیٹی اپنے شوہر اور بیٹوں کو بلا بھیجو۔ جب تمام آ گئے تو سب مل کر گوشت کھانے لگے۔ آپ کے پاس ایک خیبری چادر تھی جس کے اوپر ہم بیٹھے ہوئے تھے [illegible] اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ نے وہ چادر تمام پر ڈال دی اور دعا کی۔

میرے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو اس طرح پاکیزہ رکھ جس طرح پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ میں نے [illegible] ہوئے اس بیت میں سر داخل کر کے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا نہیں [illegible] تم خیر پر ہو۔

○ [illegible] نے [illegible] سے نقل کیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور [illegible] مسلسل [illegible] کے دروازے پر تشریف لا کر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے تھے۔

مؤلف — آپ کا چھ ماہ تک [illegible] پر [illegible] کے وقت اس آیت کی تلاوت کا واضح مقصد یہی ہے کہ آپ پوری امت کے [illegible]

مرتب اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ اہلبیت کا مصداق فقط یہی چار ہیں ان کے علاوہ ازواج میں سے کوئی بھی زوجہ مصداق اہلبیت نہیں ہے۔

○ مستدرک میں حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے حدیث نقل کی ہے کہ سعد کہا کرتا تھا میں کبھی بھی حضرت علیؑ پر سب نہیں کروں گا۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولتا جب احزاب ۳۳ نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ، امام حسنؑ و امام حسینؑ پر چادر ڈالی اور دعا کی:

اے اللہ! میرے اہلبیت بس یہی ہیں۔

○ مسند عباس ج ۱، ص ۲۳۳ پر علامہ سلیمان نے انس سے روایت کی ہے کہ مسلسل چھ ماہ تک احزاب ۳۳ کے نزول کے بعد آپ ہر نماز صبح کے وقت در علیؑ پر کھڑے ہو کر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے تھے۔

○ مشکل الآثار ج ۱، ص ۳۳۲ پر علامہ طحاوی نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ:

اس آیت کا مصداق حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ اور حسنین شریفین ہیں۔

○ در منثور میں علامہ سیوطی نے سعد سے روایت لی ہے کہ احزاب ۳۳ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت نے فاطمہؑ حضرت علیؑ اور حسنین شریفین کو اپنی چادر میں لے کر کہا تھا: اے اللہ! یہی میرے اہلبیت۔

○ مجمع الزوائد میں ہیثمی نے واثلہ ابن اسقع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت سے ملا تو حضرت نے آپ کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا کہ حضرت علیؑ آپ کی خدمت میں آپ کے بچوں کو لے کر گئے ہیں اور آپ نے کہا: اے خدا! یہ میرے اہلبیت ہیں ان پر اپنی رحمت و درود و سلام نازل فرما، یہ میرے قریب ہو گئے۔

○ انساب الاشراف ج ۲ ص ۱۰۴ پر علامہ بلاذری کی سند سے ابن عباس سے روایت
ہے کہ حضورؐ برابر ۹ ماہ تک روزانہ حضرت علیؑ کے دروازے پر تشریف لاکر ہر روز
ہر نماز صبح کے وقت آیۂ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔
علاوہ ازیں دیگر علماء نے مختلف اوقات کے متعلق آیۂ تطہیر کا آنا مذکور
اور نقل کیا ہے اور وہ سب کے سب دو برس کے ہی بیان کئے ہیں۔
○ علامہ محمد بن صبان مصری نے اسعاف الراغبین ... ص ۱۹۹ پر
○ علامہ ... نے ... الصواعق المحرقہ ص ... پر
○ علامہ سیوطی نے تفسیر درمنثور ج ۵ ص ۱۹۹ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیۂ
تطہیر کے نزول کے بعد ۹ ماہ تک روزانہ حضورؐ آیۂ تطہیر کی تلاوت کرتے تھے
○ علامہ ... نے مقتل الحسین ج ۱ ص ۱۱۳ پر ... سے روایت کی ہے
کہ حضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا
"اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ روز قیامت سیراب ہو کر آئیں گے
اور تمہارے دشمن تشنہ اور ... ہوں گے ... اے علیؑ تم ... ہو
وہ جو تمہارے دشمنوں کو دور اور تمہارے دوستوں کو قریب کرنے والا ہے ... اے علیؑ
تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے ... جنت کا ... حسن عسکری
... اور امام مہدیؑ ... ہوگا۔
○ مقتل ... ص ۹۳ پر علامہ ... نے ... سے روایت
کی ہے کہ ... آیۂ تطہیر ... کے ... پر
تھے آپ ... فرماتے ہیں۔
... سے ... کا ... ہے ... کا ... ہے ...

[illegible] وجود [illegible] ہے [illegible] مجالِ انکار [illegible] آنکھ کا باپ [illegible]
[illegible] حجت خدا کا [illegible] خدا کا باپ ہے [illegible]
[illegible] قائم مہدی ہوگا۔

[illegible] مسلم [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible]
[illegible]
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] حاشیہ [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] مصدق [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ذکر کیا کرو۔

○ در منثور ... ابو نعیم ... سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے قرآن میں جہاں یا ایہا الذین آمنوا ہے پہلے علی ان کا امیر و شریف ہے

---

۷ ـ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ (احزاب ۴۳) | اللہ اور اسکے ملائکہ بھی ایمانداروں پر صلوٰت پڑھتے ہیں

○ صواعق محرقہ ص ... ۴۲ پر انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ملائکہ نے مجھ پر اور علی پر سات برس تک درود پڑھی۔

سوال کیا گیا۔ قبلہ اسکی وجہ؟

آپ نے فرمایا۔ میری بعثت کے آغاز میں سات برس تک میرے اور علی کے سوا لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اور کوئی نہ تھا

○ فرائد السمطین ج ... ص ۱۳ پر ... سے ابو ایوب انصاری سے یہی روایت کی ہے

○ ابن المغازلی نے ... ص ... میں روایت کی ہے

○ ذخائر العقبیٰ ص ... پر محب طبری نے بھی روایت نقل کی ہے۔

○ ... ابو ایوب سے یہی روایت کی ہے

○ ینابیع المودۃ میں علامہ ... نے ابو ایوب انصاری سے بھی روایت نقل کی ہے

---

۸ ـ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ (احزاب ۴۹) | اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر طلاق دو

○ علامہ ثعلبی نے ... ص ... پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ...

میں جہاں کہیں پایا گیا۔ لہٰذا یہ آیت اسی کے حق میں ہے اس کا ابہام دور ہے۔

٩۔ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ (احزاب ٥٣)

تمہیں یہ حق نہیں تھا کہ تم رسول خدا کو اذیت دو۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۸۶ پر علامہ حسکانی نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے حضرت علی کو فرمایا:
یا علی جس نے تجھے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۸۹ کے حاشیہ پر علامہ محمودی نے سعید بن جبیر کے حوالہ سے عمرو بن شاس سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے مجھے فرمایا
تو نے مجھے اذیت دی ہے۔
میں نے عرض کیا۔ خدایا میں آپ کو اذیت دینے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔
آپ نے فرمایا۔ جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

١١۔ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب ۵۶)

تحقیق اللہ اور ملائکہ نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی نبی پر اسی طرح درود و سلام بھیجو جیسے بھیجنے کا حق ہے۔

○ صحیح بخاری ج ۳ کتاب تفسیر القرآن باب ... میں مذکور ہے
کہ ... اصحاب نے عرض کیا۔ حضور آپ پر کیسے سلام کیا جاتا ہے
یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجا جائے یہ ہمیں معلوم نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اس طرح کہا کرو۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد

مؤلف: [illegible] حوالہ نہیں لکھا۔ بہرصورت، [illegible] متعلق حدیث کا تعلق ہے تو میں نے [illegible] کے علاوہ [illegible] [illegible] [illegible]

غالباً یہ درود اصطلاح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید۔ وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید

(۲) [illegible] ۱۹ [illegible]

آنحضور نے فرمایا ہے کہ ہر دعا میں جب تک مجھ پر درود نہ بھیجا جائے وہ بارگاہ

الٰہی میں پہنچنے سے رکی رہتی ہے۔

(٣) الادب المفرد میں امام بخاری نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا

جو شخص مجھ پر درود بھیجے [illegible] قیامت کے دن [illegible]

[illegible] گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا [illegible]

اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم

وآل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت

علی ابراہیم وآل ابراہیم وترحم علی محمد وآل محمد

کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

(٤) صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی میں امام بخاری نے حضرت کعب

بن عجرہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible]

پر صلوٰۃ کیسے پڑھی جائے؟

آپ نے فرمایا یوں پڑھو: اللھم صل علی محمد وآل محمد

کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک

حمید مجید

(٥) علامہ [illegible] نے تفسیر [illegible] ج ٢ ص [illegible] پر یہی حدیث نقل کی ہے

صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی میں [illegible] کے طریق سے حضرت

نقل کی ہے کہ [illegible] عرض کیا

قبلہ آپ پر سلام کیسے کرنا ہے؟ تو ہمیں معلوم ہے لیکن یہ ہمیں معلوم کرنا ہے کہ صلوٰۃ

کیسے بھیجیں؟

آپ نے فرمایا یوں کہا کرو

اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم

وآل ابراہیم ۔

(۷) فردوس الاخبار میں دیلمی کی کتاب الفردوس کے حوالے سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جو دعا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کے ساتھ کی جائے گی وہ قبولیت کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا ۔

(۸) یونہی علامہ مجلسیؒ نے سمعانی کی مناقب الصحابہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ سے مروی ہے ۔ دعا مقام قبولیت پر پہنچنے سے محجوب ہوتی ہے جب دعا میں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجا جائے وہ محجوب نہیں ہوتی ۔

(۹) دارقطنی نے اپنی سنن صفحہ ۱۳۶ پر ابن عمر کے ذریعہ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے ۔ جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود نہ پڑھا جائے وہ کبھی قبول نہ ہوگی ۔

(۱۰) صواعق محرقہ صفحہ ۸۸ پر علامہ ابن حجر نے امام شافعی کے یہ اشعار نقل کیے ہیں ۔

یا آل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے آل محمدؐ آپ کی محبت خدا کی طرف سے قرآن میں فرض کی گئی ہے ۔
آپ کی عظمت شان کے لیے یہ کافی ہے کہ جو شخص آپ پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی ۔

(۱۱) مسند حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۵ میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھ پر درود اس طرح بھیجا کرو

اللھم اجعل صلوٰتک وبرکاتک
وبرکاتک على محمد
وآل محمد کما جعلتہا على
ابراھیم وعلى آل ابراھیم
انک حمید مجید۔

اے اللہ اپنی صلوات۔ اپنی رحمت
اور اپنی برکات اسی طرح محمد و آل محمد
کے لئے مخصوص فرما جس طرح ابراہیم
اور آل ابراہیم کے لیے مخصوص فرمائی
تو حمید و مجید ہے۔

(٩) سنن نسائی ج ٥ ص١٩١ پر یہی حدیث موجود ہے
(١٠) ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص٦٥ پر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے
فرمایا ہے کہ درود یوں پڑھا کرو۔
اللھم صل على محمد وآل محمد اللھم بارک على محمد وعلى آل محمد۔
(١١) سنن بیہقی ج ٢ ص١٥٣ میں مروی ہے کہ آنحضورؐ نے ذیل درود پڑھا کرتے تھے۔
اللھم صل على محمد وآل محمد
(١٢) مسند امام شافعی ص٢٣ پر ابوہریرہ سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ نے کہا: اللھم صل على محمد وآل محمد
اللھم صل على محمد وآل محمد کما صلیت على ابراھیم وبارک على
محمد وآل محمد کما بارکت على آل ابراھیم۔
(١٣) تاریخ بغداد ج ٨ ص١٢٣ پر حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے
اللھم صل على محمد وعلى آل محمد کما صلیت
على ابراھیم انک حمید مجید۔ وبارک على محمد وعلى
آل محمد کما بارکت على ابراھیم وعلى آل ابراھیم۔
(١٤) کنز العمال ج ٢ ص١٣٣ پر آنحضورؐ سے مروی ہے کہ مشرک کی طرف سے جبرئیل

کس طرح درود لایا ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

(۲) امام رازی نے تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ اہل بیت [illegible] حضور کو [illegible] پر [illegible] کیا ہے۔ [illegible] پانچ چیزوں میں برابر کر کے حضور کے ساتھ ملا دیا ہے

(ا) محبت: آل محمد سے محبت کو مستحق فرمایا ہے

لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

(ب) حرمت صدقہ: جس طرح خود حضور پر صدقہ حرام تھا اسی طرح آل محمد پر بھی صدقہ حرام کیا ہے اور فرمایا ہے صدقہ محمد و اہل بیت پر حرام ہے۔

(ج) تطہیر: قرآن نے حضور کی طہارت کا اعلان [illegible] اور آل محمد کی تطہیر کا اعلان آیت تطہیر میں کیا

(د) سلام: حضور پر قرآن نے السلام علیک ایھا النبی پڑھنے کا حکم دیا اور آل محمد کو سلام علی آل یاسین فرمایا ہے۔

(ھ) صلوٰۃ: نماز میں جس طرح خود حضور کی ذات پر درود پڑھنا فرض ہے اسی طرح آل محمد پر صلوات پڑھنا بھی فرض ہے۔

(۳) ینابیع المودۃ [illegible] ابن حجر عسقلانی سے [illegible] ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں درود پڑھا [illegible] اسکے [illegible] سلام [illegible] کی شفاعت بھی کروں گا۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی

إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

(۱۹) مستدرک حاکم کی ج ۱ صفحہ ۲۶۹ پر ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ
جب نماز میں تشہد پڑھ چکو تو اس کے بعد یوں پڑھا کرو۔
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

(۲۰) سنن بیہقی کی ج ۲ صفحہ ۱۵۰ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔
(۲۱) تفسیر ابن کثیر کی ج ۳ صفحہ ۵۰۸ پر مالک بن مسعود عقبہ سے درود نقل کی ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبی پر درود پڑھو تو بہتر
طریقہ سے پڑھا کرو۔
آنحضرت سے سوال کیا گیا اچھی طرح کیسے ہوگی ہمیں بتائیں۔
آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

---

۵۷ — إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو دیتے ہیں ایذا
ان کی طرف سے دنیا و آخرت میں ان پر
لعنت ہوگی اور اللہ نے ان کے لیے رسوا

(احزاب ۵۷)

(ان کے لئے ذلت کا) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ صفحہ ۲۰۵ پر اور علامہ ابن صبان نے اسعاف الراغبین صفحہ ۱۵۵ پر لکھا ہے کہ ابن حجر مکی اور امام احمد حنبل نے عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔ عمرو بھی مدینہ کے راستے پر موجود تھا اور یہ لوگ حضرت علی کے ساتھ یمن گیا وہاں کسی بات پر حضرت علی سے ناراض ہو گیا واپس مدینہ آکر اس نے پیغمبر کے سامنے حضرت علی کی شکایت کی، لوگوں کے سامنے بیان شروع کیا۔

جب آنحضرت کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا:

عمرو! تو نے مجھے اذیت دینے کے درپے ہے۔

عمرو کہنے لگا میں نے عرض کیا: خدا کی پناہ کہ میں آپ کو اذیت دے سکتا ہوں

آپ نے فرمایا: یاد رکھو جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

تشریح — روایت میں یہ لفظ کہ ہے حضرت علی سے تکلیف پہنچی قابل غور ہیں کیونکہ حضرت علی کی طرف سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہوگی تو اس نے اسے اذیت سمجھا کہ حضرت علی کو حق بات پر دیکھا ہو آپ کا ساتھ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے حضرت علی پر بھروسہ تھا ورنہ بغض کیا تھا۔

۱۲۔ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا

(احزاب ۵۸)

جو لوگ مومنین اور مومنات کو بلاوجہ اذیت دیتے ہیں وہ لوگ بہت بڑے بہتان اور گناہ عظیم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے مقاتل بن سلیمان کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ

احزاب ۵۹ ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ کے خلاف
جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے تھے۔

۱۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا۔ (احزاب ۶۹)	اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے حضرت موسیٰ پر عیب و بہتان باندھ کر اذیت دی تھی تو اللہ نے حضرت موسیٰ کی براءت کا اعلان کیا تھا

○ مناقب خوارزمی ص ۱۹۱ کے مطابق آیت میں اہل ایمان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا لیکن دل اسلام پر مائل نہ تھا۔

۱۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔ (احزاب ۷۰)	اے ایمان والو! تقویٰ سے رہو اور مستحکم بات کیا کرو

○ شواہد التنزیل ۲ ص ۹۵ کے مطابق ابن عباس سے منقول ہے کہ قرآن میں جہاں بھی یا ایہا الذین آمنوا ہے مخاطب سب سے پہلے علی امیرالمومنین ہیں۔

۱۴- إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ	ہم نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر یہ امانت پیش کی تھی لیکن انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ ڈر گئے ممکن ہے کہ وہ اس کا تحفظ نہ کر سکیں۔

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ (احزاب ۷۲) مگر انسان نے اسے قبول کر لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل ہے۔

○ ینابیع المودۃ ص ۳۳ علامہ قندوزی نے محمد حنفیہ سے روایت کی ہے کہ احزاب ۷۲ میں امانت سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے

۳۴

سُورَةُ السَّبَأ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۴)

۲۔ قل ما سألتکم من اجر فهو لکم (۴۷)

سورۂ سبا

۱ - لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ۔ (سبا ، ۴)

تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں کو جزا دے۔ ان لوگوں کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۰۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہے ان کا امیر و رئیس علیؑ ہے۔ اللہ نے محمدؐ کے تمام صحابہ کو سرزنش فرمائی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی سے کیا ہے۔

۲ - قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ (سبا ، ۴۷)

انہیں بتا دو کہ میں نے تم سے جو بھی اجر مانگا ہے اس کا فائدہ تمہی کو ہوگا۔

○ ینابیع المودۃ ص ۹۹ پر علامہ قندوزی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سبا ۴۷ کا معنی یہ ہے کہ جس نے دنیا میں آل محمدؐ سے قربت کی اور ان سے احکام دین حاصل کیے۔ اسکی معرفت میں اضافہ ہوگا اور یہ مقصد معرفت میں مشرف

محصورے سے پہلے حضرت آدم تک دراز چلا جائیگا جس میرے سے متعلق ہر شے اچھا ب
دائرہ نہیں ہوگا میرے واسطہ کے ذریعہ تم ہدایت پاؤ گے جو قصر ہوتے ورنہ
آخرت سے نجات پاؤ گے

---

*

۳۵

سورۂ فاطر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم مغفرة واجر کبیر (۷)

۲۔ وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ... ولا الاموات (۱۹-۲۲)

۳۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا (۲۸)

۴۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ... الیٰ ولا

یمسنا فیها لغوب (۳۲-۳۵)

سورۂ فاطر

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیے انہیں مغفرت کے علاوہ اجر عظیم ملے گا۔	۱۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم مغفرة واجر كبير

(فاطر، ۷)

○ شواہد التنزیل ج۲ ص ... پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جو آیت بھی الذین آمنوا وعملوا الصالحات کے متعلق ہے اس کا امیر و شریف علی ہے کیونکہ حضرت نے تمام اصحاب کے درمیان عمل کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مدح و ثنا سے کیا ہے۔

نابینا اور بینا، ظلمت اور نور، دھوپ اور سایہ، اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے۔	۲-۳۔ وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموات۔

(فاطر، ۱۹، ۲۰، ۲۱)

○ شواہد التنزیل ج۲ ص ... پر علامہ حسکانی نے مذکورہ آیات کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ان آیات میں نابینا سے مراد ابو جہل اور ...

جیسا کہ مراد حضرت علیؑ ہے۔ ظلمات سے مراد ابوجہل اور نور سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ظل سے مراد جنت میں مقام حضرت علی اور حرور سے مراد جہنم میں ابوجہل کا ٹھکانا ہے۔ ابن المغازلی نے ذکر کرنے کے بعد موت میں ستم نے قیام کو ذکر اور حیات میں مقام علی و فضیلت کو جمع کر دیا ہے۔

---

۵ - اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ۲۸)

اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے علما ہی ڈرتے ہیں

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۰ میں حاکم حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ العلماء کا مصداق اول حضرت علیؑ ہے۔

---

۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ ۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ

ہمارے بندوں میں سے جو ہماری کتاب کے وارث ہوئے ان میں سے کچھ ظالم تھے، کچھ میانہ رو اور کچھ باذن اللہ سابق بالخیرات تھے۔ سابق بالخیرات ہونا بہت بڑی فضیلت ہے۔

ہمیشگی کی جنت میں وہ داخل ہوں گے، ان کو سونے اور موتیوں کے زیورات سے آراستہ کر کے ریشمی لباس پہنائیں گے اور وہ

الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور الذي احلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب

ابن طاؤس ۳۵: ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵

انگیں گے۔ اس مصرع کی تعریف جس نے
یہاں ہر قسم کا رنج و اندوہ، ہم سے دور کر دیا ہے
اپنی رحمت سے ہمیں ایسے عمدہ مقام میں بسایا
جہاں نہ ہمیں کسی قسم کا غم و فکر پہنچے

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۰۵ پر علامہ حسکانی نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ آپ نے فرمایا: یا علی اس آیت کا مصداق تیری ذریت کے علماء ہیں۔ یہ لوگ حشر میں جب محشور ہوں گے تو ان کی تین اقسام ہوں گی

○ ایسے سادات جن کے نامۂ اعمال میں ثواب ہی ثواب ہو گا۔

○ ایسے سادات جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔

○ ایسے سادات جن کی برائیاں نہیں ہوں گی اور نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔

○ در منثور ج ۵ صفحہ ۲۵۱ پر علامہ سیوطی نے ابو داؤد طیالسی کے ذریعے ام المومنین عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جہاں تک ظالم لنفسہ کا تعلق ہے تو وہ میرے تیرے جیسے لوگ ہوں گے۔

○ بغیہ صفحہ ۲۵۱ پر ابو سعید خدری سے روایت کی ہے جنت عدن میں داخل ہونے والوں کے سر پر جو تاج ہوں گے اگر ان کے تاجوں میں لگا ہوا ایک موتی بھی دنیا میں لایا جائے تو تمام مشرق و مغرب جگمگا اٹھیں۔

—۳۶—

سُورۃ یٰسٓ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أحصيناه في إمام مبين (۱۲)

۲۔ واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية إذ جاءها المرسلون (۱۳)

۳۔ وَجاء من أقصى المدينة رجلٌ يسعى (۲۰)

سورۂ یٰس

۱۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (یٰس ۱۲) | ہم نے ہر چیز کا علم امام مبین کر دیا ہے۔

○ ینابیع المودہ صفحہ ۷۷ پر علامہ قندوزی نے امام حسن سے اور امام حسین نے آنحضور سے روایت کی ہے کہ — صحابہ نے آنحضرت سے سوال کیا کہ امام مبین سے مراد توریت ہے، انجیل ہے یا زبور ہے؟ اتنے میں میرے بابا حضرت علی تشریف لائے۔ آنحضور نے دیکھ کر فرمایا: یہ ہے وہ امام مبین جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا ہے۔

○ الیضاً علامہ قندوزی نے عمار یاسر سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی کے ساتھ تھا ہم وادی نمل سے گزرے میں نے چیونٹیوں کو دیکھ کر تعجب کیا۔ وہ ذات پاک ہے جو ان کی تعداد جانتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ بلکہ یوں کہو وہ ذات پاک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انکی تعداد جاننے والا شخص موجود ہے۔ میں نے سوال کیا کیا آپ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں ان میں سے نر اور مادہ کو بھی جانتا ہوں۔ عمار کیا تم نے سورۂ یٰسین میں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا

مختار، میں ہی وہ امام مبین ہوں جسے اللہ نے تمام علم عطا کیا ہے

۲۔ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (یٰس ۱۳)	ان لوگوں کو بستی والوں کی مثال دے جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آئے تھے

درمنثور ج ۵ ص ۲۶۲ پر علامہ سیوطی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ
بکثرت روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ آیت یہاں حضرت علی کے سب سے پہلے ایمان لانے کا
اعلان ہے کیونکہ آپ نے ایک لمحے کے لیے بھی شرک نہیں کیا۔
ابن عدی اور ابن عساکر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔
تین سبقت کرنے والے ہیں جنہوں نے ایک لمحے کے لیے بھی کفر اختیار نہیں کیا، مومن
آل یاسین، علی بن ابیطالب اور ...۔

۳۔ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (یٰس ۲۰)	شہر کے آخری سرے سے ایک شخص نے آ کر کہا اے لوگو! ہمارے بھیجے ہوؤں کی بات مان لو

تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ
آنحضورؐ سے مروی ہے کہ
تمام امتوں میں سے تین مرد سابق ہیں جنہوں نے طرفۃ العین کے لیے بھی شرک
نہیں کیا۔ حزقیل مومن آل فرعون۔ حبیب نجار مومن آل یاسین۔ وعلی ابن ابیطالبؑ

— ۳۷ —

سُوۡرَةُ الصّٰفّٰت

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱ــــ فاهدوهم الی صراط مستقیم (۲۳)

۲ــــ وقفوهم انهم مسئولون (۲۴)

۳ــــ سلام علی آل یاسین (۱۳۰)

سورۂ صافات

۱ ـ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۔ ان لوگوں کو جہنم کی راہ دکھاؤ۔
(صافات ، ۲۳)

○ فاتحۃ المرام ص ۲۲۰ پر ملا محمد [illegible] نے بسند [illegible] ابو سعید خدری
سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ
یوم محشر اللہ کی طرف سے دو ملک پل صراط پر کھڑے کیے جائیں گے جنہیں حکم ہوگا کہ صرف
اس شخص کے پاس حضرت علی کا پروانہ ہو اسے پل سے گزرنے دیں۔ اور جس کے پاس
حضرت علی کا پروانہ نہ ہو اسے جہنم میں ڈال دیں۔
میں نے عرض کیا۔ قبلہ حضرت علی سے پروانہ کا کیا مطلب ہے؟
آپ نے فرمایا۔ یہ کلمہ:
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ علی بن ابی طالب وصی رسول اللہ

---

۲ ـ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۔ انہیں روکو ابھی ان سے کچھ پوچھنا باقی ہے۔
(صافات ، ۲۴)

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۰۶ پر ملا حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

حضورؐ نے فرمایا ہے۔

قیامت کے دن جب کہ دونوں کو پل صراط پر مقرر کیا جائے گا، جو بھی پل صراط پر آئے گا اس سے ولایت علیؑ کا سوال کیا جائے گا، محبت علیؑ گزرنے کی اجازت ہوگی ورنہ [illegible] کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اس روایت سے یہی سوال مطلوب ہے۔

نوٹ: اس بحث آیت میں دو فرشتوں کا تذکرہ ہے اور اسی آیت میں حضورؐ اور حضرت علیؑ کا ذکر ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ دونوں روایات ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ

۱) یہ بھی ممکن ہے کہ سابقہ آیت کی تفسیر میں بتائے گئے فرشتے حضورؐ اور حضرت علیؑ کے ماتحت ہوں، بحکم ان کا ہر دو جہنم میں پکڑ کر ڈالیں۔

۲) یہ بھی ممکن ہے کہ حضورؐ اور حضرت علیؑ عظمت و مرتبہ کے اعتبار سے ملائکہ کی نسبت زیادہ اشرف اور افضل مقام پر تشریف فرما ہیں۔

۳) یہ بھی ممکن ہے کہ جہنم میں جانے والوں کے کچھ مراتب ہوں، کچھ افراد سے فرشتے سوال کریں اور کچھ افراد سے براہ راست حضورؐ اور حضرت علیؑ سوال کریں۔

(۱) فرائد السمطین [illegible] باب [illegible] میں علامہ حموینی نے ابو سعید سے روایت کی ہے حضورؐ سے مراد ہے کہ وقفوهم انهم مسئولون یعنی ولایت علی ابن ابی طالبؑ سے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۲) اسباب النزول میں علامہ واحدی نے یہی حدیث ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔

۳) [illegible] ص ۱۱۲ میں علامہ [illegible] نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

۴) صواعق محرقہ ص ۸۹ پر علامہ ابن حجر نے بھی یہی حدیث درج کی ہے۔

۵) الفصول المہمہ [illegible] میں علامہ ابن صباغ نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۳۰ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ۔ آل یاسین پر سلام ہو۔

و صافات ۱۳۰

مولوی فرمان علی ص ۷۲۴ ... مولانا مقبول احمد نے امام محمد باقر کے ذریعہ حضرت علی سے روایت

کی ہے کہ ... حضور ... آل یاسین سے مراد ہم آل محمد ہیں

ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ... سے مراد آل محمد

میں یاسین سے مراد ... حضور ... آل یاسین سے مراد آل محمد ۳۲

مولوی وحید الزماں نے ... ص ۲۹۷ پر بھی روایت لکھی ہے۔

تفسیر کشاف ج ۲ ص ۳۳۹ پر علامہ زمخشری نے حضور سے روایت کی ہے۔

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے وہ شہید مرا۔

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے مغفور ہے

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے تائب ہے۔

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے مومن ہے

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے پہلے ملک الموت پھر منکر نکیر اسے جنت کی بشارت دیتے

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے اسے ... طرح ... جنت میں ... جیسے دلہن

... ہے۔

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے اس کے لئے قبر میں جنت کے دو دروازے کھول

دیئے جائیں گے۔

جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے وہ سنت و جماعت پر مرا۔

جو شخص بغض آل محمد پر مرے وہ ... مرا۔

جو شخص بغض آل محمد پر مرے وہ کافر مرا۔

جو شخص بغضِ آلِ محمد پر مرے جنت کی بو تک نہ پائے گا

آلِ محمد کون ہیں؟

متواتر و مسلسل احادیث کے مطابق بہ اہلِ سنت سے روایت کی ہیں آلِ محمد
ص فاطمہ، علی، حسن و حسین ہیں۔

(۱) مشکوٰۃ محمد بن طلحہ سے مطالب السئول ص ۸ پر۔
(۲) خطیب خوارزمی سے مناقب خوارزمی ص ۲۴ پر۔
محب الدین طبری سے ذخائر العقبیٰ ص ۲۱ پر۔
ابن حجر مکی سے صواعق محرقہ ص ۸۵ پر۔
علامہ ابو بکر بن شہاب رشفۃ الصادی ص ۱۴ پر۔
صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۲۳ پر مسلم سے آیۂ تطہیر کے شانِ نزول پر۔
مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۴۷ پر علامہ حاکم سے۔
صحیح ترمذی ج ۲ ص ۲۹۲ ص ۲۶۹ پر ابو عیسیٰ ترمذی سے۔
مسند حنبل ج ۲ ص ۲ پر امام حنبل سے۔

۳۸

سورۂ ص

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضہم علی بعض (۲۴)

۲۔ ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۲۸)

۳۔ قل ہو نبأ عظیم ۔ انتم عنہ معرضون (۶۷-۶۸)

سورۂ ص

[illegible]

ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار

کیا ہم ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں گے یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیں گے

[illegible]

ہے کہ جس شیٔ کا مصداق تین مومن اور تین مشرک ہیں۔

حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارث [illegible] ۔ [illegible]

اور ولید تینوں مشرک تھے۔

۶۷-۶۸ - قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ۝ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ | [illegible] سے تم منہ پھیرتے ہو

تفسیر [illegible] کتاب سے امام محمد باقرؑ سے [illegible]

کہ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے

بخدا میں ہی نبأ عظیم ہوں [illegible] اختلاف کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

حاشیہ [illegible] کتاب سے [illegible]

نقل کئے ہیں [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] | [illegible]

[illegible] من جميع الاسماء | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

۳۹

سورۃ الزمر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں گیارہ آیات ہیں۔

(۱) ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم (۷)

(۲) امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا (۹)

(۳) ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (۹)

(۴) انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب (۱۰)

(۵) افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (۲۲)

(۶) ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون (۲۹)

(۷) ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون (۳۱)

(۸) فمن اظلم ممن کذب علی اللہ (۳۲)

(۹) والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون (۳۲-۳۳)

(۱۰) ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت (۵۶)

سُورَۂ زُمَر

۱۔ اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ — اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے

[illegible]

○ در منثور [illegible] میں [illegible] کی [illegible] تفسیر سے نقل ہے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] تھا

[illegible] کہ جو [illegible] سے [illegible] اگر تم [illegible] کرو تو اللہ

تم سے بے نیاز ہے۔

۲۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ — کیا جو شخص رات کے اوقات سجدہ و قیام میں گزارتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] روایت کی ہے کہ [illegible] حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی

ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں [illegible] کے وقت حضرت علی کے پاس [illegible]

آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد آپ نے تلاوت قرآن شروع کردی جو
طلوع فجر تک جاری رہی پھر اٹھے پھر وضو کرکے صبح کی نماز پڑھی پھر
تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ طلوع آفتاب تک مصروف تعقیبات رہے۔ پھر لوگ
مسائل پوچھنے والے آتے رہے یہاں تک کہ ظہر تک آپ مصروف رہے۔
پھر نماز ظہر پڑھا کر تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ عصر کی نماز پڑھا کر پھر لوگوں کے مسائل
میں مصروف ہو گئے۔

نوٹ: آپ سے وقت تہجد کی بابت دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا
کہ رات کو دو حصوں میں تقسیم کرو [illegible] ایک حصہ کو سو کر اور ایک حصہ عبادت
کر کے گزارو [illegible]

٩۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ	ان سے پوچھو کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں یہ تو صرف صاحبان عقل ہی سمجھ سکتے ہیں

تفسیر برہان جلد ٤ صفحہ ٢٢٢ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
علم سے مراد علی اور [illegible] سے ان کے پیروکار [illegible] اور
[illegible] سے مراد [illegible]

١٠۔ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ	صبر کرنے والے ہی بغیر حساب اجر پاسکیں گے

○ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۔ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ أُولٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

(الزمر ۲۲)

[illegible]

○ [illegible]

[illegible]

۶۔ [illegible]

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۲۹)

جو آپس کے جھگڑالوں میں گھرا ہوا ہے وہ ایک شخص جو ایک شخص کے لیے ہر وقت قربان ہوتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں، الحمد للہ اکثر لوگ جاہل ہیں

○ تفسیر فرات ج ۲ ص [illegible] پر علامہ فرات کوفی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ [illegible] میں گھرا ہوا سے مراد [illegible] اور ایک شخص پر قربان شخص سے مراد حضرت علی ہیں۔

○ ینابیع [illegible] محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے میں وہ شخص ہوں جو [illegible] [illegible]

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (۳۱)

پھر تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرو گے

○ غایۃ المرام ص [illegible] پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے نقل کیا ہے کہ

[illegible] سے روایت ہے کہ

جب [illegible] ہم کہا کرتے تھے کہ [illegible] رب ایک ہے [illegible] دین ایک ہے پھر جھگڑا کس بات کا [illegible] جب جنگ صفین [illegible]

[illegible] ایک دوسرے [illegible] تو ہمیں [illegible] سمجھ آئی۔

[illegible] اس وقت [illegible] کی [illegible] تھا [illegible]

کے [illegible] ہیں۔

○ اے علی تم سے جنگ کرنے والے [illegible] صحیح ہے

- حق علی کے ساتھ ہے، علی حق کے ساتھ ہے
- علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔
- جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے اسی طرح علی تاویل قرآن پر جنگ کرے گا۔ [illegible]

[illegible]

۸ ـ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ (۳۲)	اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور صدق کے آنے کے بعد اس کی تکذیب کرے؟ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہو گا۔

- [illegible]

[illegible]

۹ ـ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ [illegible]	جو لوگ صدق کے پاس آئے اور تصدیق کرتے ہیں وہی متقی ہیں [illegible]

- [illegible]

[illegible]

۵۶۔ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ۔

(الزمر ۵۶)

قیامت کے دن ایک نفس پکارے گا ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے معاملہ میں کیسی غفلت برتی اور اس وقت تو میں اس کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔

○ تفسیر البرہان صفحہ ۲۲ پر علامہ مجلسی سے بحار الانوار کے حوالہ سے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ

آنحضور سے حضرت علیؑ سے مراد دنیا و دین میں جنب اللہ ہیں۔

حضرت علیؑ نے دریافت کیا فرمایا یہ جنب اللہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا یہ سرکشوں و علم غزوات ہے جو ہمارے سوا کوئی نہیں۔

جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے کیا گیا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا وہ قیامت کے دن بڑی حسرت کریگا۔

—۴۰—

سورۃ المؤمن (غافر)

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱— الذین یحملون العرش ومن حوله ... الی ... انك انت العزیز الحکیم ۷۔۸

۲— ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مؤمن ۴۰

۳— وما یستوی الاعمی والبصیر ۵۸

سورۂ مومن

۲- اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ
وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ
یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ
نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

حاملینِ عرش اور وہاں کے اردگرد کے
لوگ حمد سے تسبیح کرتے ہیں حمد و ثنا
رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے استغفار
کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب
اور تیرے علم سے آگاہ ہے ان کو
معاف فرما جو توبہ کر کے تیری راہ پر گامزن
ہوگئے ہیں اور جہنم کی سزا سے بچالے
انہیں جہنم کی حرارت سے محفوظ رکھ اے
اللہ انہیں اس جنت عدن میں داخل
فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے ان کے
ساتھ ان کے آبا اور بیویوں
اور اولاد کو بھی معاف فرما جو صالح
تھے تو عزیز و حکیم ہے۔

○ تفسیر [illegible] ج ص ۱۴۴ پر علامہ کاشانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جنت
[illegible] کے [illegible] عرش [illegible]
کے سینہ [illegible] دونوں ہاتھ ہماری ہی [illegible]
اس پر بعض ساتھیوں نے کہا - علی کے دوست [illegible]
نازل ہوئی ہیں؟
تو حضرت علیؑ نے فرمایا - اصحاب [illegible]
ہیں۔
[illegible]
اور [illegible] علاوہ [illegible]

---

۴ - مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ
(مومن [illegible])

جس مومن مرد یا عورت نے صالح عمل کیے وہی داخل جنت ہوں گے اور وہاں انہیں بلا حساب رزق [illegible]

○ غایۃ المرام ص ۲۸۳ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔
میری امت میں سے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے جو بلا حساب داخل جنت ہوں گے
پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو گئے اور فرمایا۔
اے علیؑ، وہ لوگ تیرے شیعہ ہوں گے اور تو ان کا امام ہوگا۔

۲- مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ (المؤمن ۵۸)

اندھا اور بینا اور عمل صالح کرنے والے اور بدعمل برابر نہیں ہو سکتے تم بہت کم فکر کرتے ہو۔

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں "الذین آمنوا وعملوا الصالحات" آیا ہے علی ان کا امیر و سردار ہے۔ ذات حدیث نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہمیشہ اچھائی سے کیا ہے۔

۴۱

سورۂ فصّلت

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے لئے چار آیات ہیں

۱ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (۸)

۲ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ (۱۹)

۳ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا (۲۹)

۴ أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا (۴۰)

سورۂ فصلت

۱۔ [illegible] (فصلت [illegible]) — [illegible]

○ [illegible] ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن میں [illegible] والصافات [illegible] [illegible] فرمایا ہے۔

۲۔ [illegible] (فصلت ۱۹) — [illegible] کی طرف [illegible] جائیں گے [illegible]

○ [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] [illegible] قیامت میں [illegible] ہوگا۔

میں سے ہو سکتا ہے تو کیا آپ الجنت سے میں سمجھتے والا بھی مسلمان

ہو سکتا ہے وہ دوزخ میں ہو گا؟

آپ نے فرمایا: جو شخص خدا کے خوف اور معصیت سے لالچ میں ملا ہوا مسلمان

کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔

○ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۲ پر علامہ بغدادی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اسے علی سے محبت کرنا چاہیے کیونکہ جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض کیا اس نے خدا سے بغض کیا اور جس نے خدا سے بغض کیا وہ داخل جہنم ہوگا۔

۳- قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَکُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ۔

(فصلت ۲۹)

کافر کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں جن و انس میں سے وہ دو دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہم انہیں اپنے قدموں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ ذلیل و خوار ہوں

○ غایۃ المرام ص ۳۴۱ پر علامہ بحرانی نے حکم بن یوسف سے مجاہد کے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی نے فرمایا:

سب سے پہلے جہنم میں فلاں فلاں داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے ان دونوں کو بلایا اور انہیں بتا دیا کہ یہ آیت تمہارے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ
أَمَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ (فصلت، ۴۰)

کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائیگا بہتر ہے
یا وہ جو قیامت میں امن سے ہو کر آئیگا تم
جو چاہو عمل کرو تم جو کرتے ہو وہ اس سے
باخبر ہے۔

جہنم میں داخل ہونے والے شخص سے ولید بن مغیرہ اور امن سے آنے والے سے مراد حضرت
عثمان ہیں

— ۴۲ —

سورۃ الشوریٰ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۲۲،

۲۔ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۲۳،

۳۔ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۲۳،

۴۔ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا ۲۸،

سورۂ شوریٰ

۱۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۔ (الشوریٰ ۲۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت کے باغات میں ہوں گے وہ جو چاہیں گے ان کے رب کے پاس ہوگا یہ بہت بڑی بزرگی ہے۔

۲) شورہ شوریٰ کی [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علیؑ اس کا امیر اور شریف [illegible]

قرآن میں تمام صحابہ کو [illegible] لیکن علیؑ کا ذکر [illegible]

۱۔ ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى (الشوریٰ ۲۳)

یہ وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہیں کہہ دیجئے کہ میں تم سے [illegible] قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۹ پر علامہ قندوزی نے مسند احمد بن حنبل کے حوالہ سے سعید بن جبیر و ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

صحابہ نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کے ذوالقربیٰ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا علیؑ فاطمہؑ اور حسنینؑ۔

○ تفسیر در منثور کے حاشیہ پر دی گئی تفسیر ابی السعود ج ۲ صفحہ ۳۷۶ پر علامہ ثعلبی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۱ پر علامہ ابن حجر نے صحیح بخاری ج ۲ کے حوالے سے یہی حدیث درج کی ہے۔

○ یہی علامہ ابن حجر نے صحیح مسلم ج ۵ کے حوالے سے یہی حدیث درج کی ہے۔

○ ابن کثیر سلفی نے تفسیر کی ج ۴ میں یہی حدیث لکھی ہے

○ علامہ سید قطب شہید مصری نے اپنی تفسیر ظلال القرآن ج ۲۵ میں یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

○ علامہ سیوطی نے تفسیر جلالین ص ۴۰۰ پر یہی حدیث درج کی ہے۔

○ علامہ ابن صباغ نے الفصول المہمہ کے مقدمہ میں یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ علامہ گنجی نے مطالب السئول ص ۸ باب دوم میں اس حدیث کو درج کیا ہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مناقب خوارزمی ص ۲۳۳ پر اس حدیث کو درج کیا ہے۔

○ علامہ فخر رازی نے تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۱۶۶ پر جابر بن عبد اللہ سے ایک اور حدیث یوں نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔

○ جبرئیل میرے پاس سبز ریشم سے لکھی ہوئی ایک دستاویز لے کر آئے جس پر سفیدی سے لکھا ہوا ہے۔ میں نے محبت علیؑ ابن ابی طالبؑ اپنی مخلوق پر فرض

کہ ہے تمام کو آگاہ کرے

- علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ ص ۲۶۹ پر محبت اہلبیت کا فرض ہونا روایت کیا ہے
- علامہ ثعلبی نے اپنی تفسیر ج ۳ ص ۲۵ پر بھی روایت کی ہے۔
- علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں یہی روایت کی ہے۔
- علامہ شبلنجی نے نورالابصار ص ۱۰۳ پر یہی روایت نقل کی ہے۔
- علامہ ابن صبان نے اسعاف الراغبین کے ص ۱۰۳ پر اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔

۳۔ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۔ الشوریٰ ۲۳

جس نے بھی کوئی نیک کام کیا تو ہم اس میں اضافہ کر دیں گے اللہ غفور و شکور ہے۔

- شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۴۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد مودت آل محمد ہے۔
- ینابیع ص ۱۴۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ شوریٰ ۲۳ محبت آل محمد کے حق میں وارد ہوئی ہے۔
- تفسیر کشاف سورۂ شوریٰ میں علامہ زمخشری نے سدی سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد آل محمد سے محبت ہے۔
- مناقب اہل بیت ص ۱۷۹ پر ابوالفتوح رازی نے امام حسنؑ سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد اہل محمد کی محبت ہے۔

۴۔ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ | تمہارا ایمان [illegible]

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ (شوریٰ ۲۶)	والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی خواہش میں زیادہ کرتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۱۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں بھی۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علی ان کا امیر و شریف ہے۔ ذات رسالت نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہمیشہ اچھائی سے کیا ہے۔

۵۔ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ (شوریٰ ۲۸)	اللہ وہی تو ہے جو مایوس ہو جانے کے بعد باران رحمت نازل کرتا ہے اور رحمت کو منتشر کرتا ہے وہی ولی و حبیب ہے۔

-۴۳-

سُورَۃُ الزُّخرُف

اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان آیات میں ہے

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۲۸

أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ ۴۰

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ الى وَسَوْفَ

تُسْأَلُونَ ۴۱ تا ۴۴

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا ۴۵

فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۵۵

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۵۷، ۵۸، ۵۹

سُورۂ زخرف

۱۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (زخرف ۲۸)

ہم نے اسکو ان کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تاکہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔

○ ینابیع مودۃ ص ۱۱۲ پر ابن مغازلی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ زخرف ۲۸ ہمارے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے خدا نے امامت تا قیامت صلب حسینؑ میں ودیعت کر دی ہے۔

۲۔ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ (زخرف ۴۰)

کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو اندھے کی رہنمائی کر سکتے ہو واضح گمراہی میں ہو اسے راہ پر لا سکتے ہو؟

○ غایۃ المرام ص ۳۸۲ پر علامہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے ولایت علیؑ کے تارک کو خدا بہرا اور اندھا کر دے گا۔

۳-۴-۵-۶ - فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ
الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم
مُّقْتَدِرُونَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ
عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّهُ
لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ
تُسْأَلُونَ (زخرف ۴۱ تا ۴۴)

ہم تجھے اس دنیا سے اٹھا لیں گے، ہم
ضرور ان سے انتقام لیں گے۔ ہم نے ان
سے جو وعدہ کیا ہے تجھے دکھا دیں گے ہم
(ان پر) قادر ہیں۔ تجھ پر جو وحی کی گئی ہے
اس پر قائم رہ تو صراط مستقیم پر ہے۔ یہ
تیرے اور تیری قوم کے لیے ذکر ہے
عنقریب تم سے اس کے متعلق
پوچھا جائے گا۔

۱) شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۵۳ پر حاکم حسکانی نے جابر بن عبداللہ سے روایت
کی ہے کہ

حجۃ الوداع میں مقام منیٰ پر میں تمام صحابہ کی نسبت آنحضرت سے قریب تر تھا۔
آپ نے فرمایا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے۔ ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں اس لشکر کے ساتھ ہوں گا۔ جو تمہارے خلاف ہوگا۔

پھر آپ نے اپنے پیچھے دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا۔ علی سے لڑو گے۔ علی سے لڑو گے۔ علی سے لڑو گے۔

آپ کے اس ارشاد کے فوراً بعد جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوا۔

اور اس میں آپ سے کہا گیا ہے کہ۔ تجھ پر جو وحی کی گئی ہے اس سے تمسک رکھو۔
علی کے معاملہ میں جو کہا گیا ہے اسے پورا کرو۔

اور صراط مستقیم یہ ہے۔ عنقریب تم سے ان کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی یعنی

علیؑ کا سوال یوم حشر کیا جائیگا۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۹۵ میں علامہ قندوزی نے جابر سے روایت کی ہے کہ

آیت ... علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

علیؑ کا کینہ رکھنے والوں سے انتقام لے گا۔

۷۔ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا (زخرف ۴۵) | ہمارے انبیاء میں سے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان سے سوال کرو۔

حافظ ابو نعیم ... پر ... حلیۃ الاولیاء ... کے حوالے سے ...

روایت کی ہے

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ نے

تمام انبیاء کو جمع کیا۔

اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے حبیب! انبیاء سے سوال کرو کہ انہیں کس چیز

پر مبعوث کیا گیا ہے؟

تمام انبیاء نے جواب دیا توحید، آپ کی رسالت اور علیؑ کی ولایت کے اقرار کے

بعد مبعوث ہوئے ہیں۔

۸۔ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (زخرف ۵۵) | جب ان لوگوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۹۵ پر علامہ قندوزی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے

روایت حدیث اس بات سے کہیں عظیم تر ہے کہ وہ عمل ... جو ...
جو خدائے عالم نے ہماری ... ہم کو ... سے منسوب ...
در تسلیم کیا ہے کہ
جب ان لوگوں نے ہم کو ... اور ... کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

(الزخرف ۵۷ - ۵۹)

جب ابن مریم کی مثال دی گئی تو تیری قوم اس سے ... چلانے لگی۔ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ... انہوں نے ... تم سے ... جھگڑنے ... بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو صرف ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نمونہ پیش کیا ہے۔

(۱) علامہ مرحوم ... نے حافظ ابو نعیم کی کتاب ... سے ... روایت کی ہے کہ
ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا:
ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو ... حضرت عیسیٰ کی
مانند ہے۔
... نے عرض کیا ... ہے؟

پھر عمرؓ آئے۔ صحابہ سے پوچھا یہ کیسے ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔

پھر حضرت علیؓ آگئے۔ حضور نے پوچھا کیا یہی ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں

پھر منافق صحابہ نے کہا عشق کرنے کی بجائے تو ہمارے لات منات اور عزیٰ کی عبادت آسان ہے۔

اسی وقت یہ آیات سورہ زخرف ۵۷ اور ۵۸، ۵۹ نازل ہوئیں۔

○ ایک علامہ بلاذری نے ابن مردویہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

یا علی تجھ میں عیسیٰ کی چند مثالیں ہیں جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ اسکی امت کے بعض افراد نے اس سے اتنی محبت کی کہ اسے معبود بنا لیا اور بعض نے اتنی عداوت کی اسے دشمن بنا لیا۔ اور یہ دونوں گروہ ہلاک ہو گئے۔ یہ سنکر منافق صحابہ نے کہا آنحضورؐ حضرت علیؓ کے حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ دوسرا کوئی مثال نہیں۔

اس وقت جبرئیل سورہ زخرف ۵۷، ۵۸، ۵۹ لیکر نازل ہوا۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ ص ۲۱۱ پر اور علامہ طبری نے ذخائر العقبیٰ ص ۹۲ پر بھی یہی حدیث نقل کی ہے

۴۴

سورة الدخان

اس سورہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں آیت متفقہ بیان ہیں

۱۔ كذٰلك وأورثناها قومًا آخرين (۲۸)

۲۔ إن المتقين في مقام أمين (۵۱)

ذٰلك هو الفوز العظيم (۵۱ - ۵۷)

سُورۂ دخان

كذلك وأورثناها قوماً آخرين (الدخان ۲۸)

اسی طرح سے وہ ہم نے دوسری قوم کو وارث بنا دیا

○ فائدہ [illegible] بحوالہ [illegible] سے حضرت علی کے غلام قنبر سے روایت کی ہے کہ
ایک رات حضرت علی رات کو قرات پڑھا رہے تھے جب [illegible]
[illegible] موجود تھی [illegible]
تھا کہ آپ نے قمیص [illegible] ڈال کر [illegible] قمیص کو
بہا کر لے گئی جب قمیص [illegible] آپ [illegible] ہوئے۔ اتنے میں ہاتف نے
[illegible] ہوئے ہیں۔ آپ نے جب [illegible]
تو ایک [illegible] آپ نے اسے اٹھایا کھولا تو اس میں
ایک قمیص تھی [illegible] لکھا تھا [illegible] یہ تھی

بسم الله الرحمن الرحيم
حم تلك [illegible] الحكيم
[illegible]

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے [illegible]
[illegible] طرف سے [illegible]
[illegible]

هذا شخص هو هارون ابن عمران كان له ... قومه حريث۔

یہ ہارون بن عمران کی نسل سے ہے اسے اللہ نے دوسری قوم کی کا وارث بنا دیا ہے۔

۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ۔ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ۔ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ۔ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ۔ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ۔ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ۔ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

متقین بیشک محفوظ مقام میں ہوں گے وہاں باغات اور چشمے ہوں گے ایک دوسرے کے مقابل ... سندس اور استبرق کے لباس پہنیں گے۔ ہم ان کی حور العین سے شادی کریں گے۔ ... ہر قسم کے میوے ... منگائیں گے۔ پہلی موت کے سوا کبھی موت سے دوچار نہیں ہوں گے۔ ... جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ اللہ کی بخشش ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(دخان ۵۱ تا ۵۷)

○ شرح السنن ج ۳ ص ۲۲۰ پر علامہ ... نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ... [illegible]

○ ... ج ۔ ص ۲۹۶ ... نے ... روایت کی ہے کہ

آج خصوصاً سے فارغ ہوئے۔ آپ کا نظر ثانی بہ مشکل کے ہمراہ ہیں۔

۴۵

سورۃ الجاثیۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں

۱۔ ام حسب الذین اجترحوا السیئات (۲۱)

۲۔ فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فیدخلهم (۳۰)

سورۂ جاثیہ

۱ ـ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ (الجاثیہ ۲۱)

جو لوگ برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہم ان لوگوں کی طرح سمجھ لیں گے جو اعمال صالح کرنے والے مومن ہیں؟ اور کیا ہم انکی موت و حیات کو ایک جیسا جان لیں گے؟ بڑا برا فیصلہ ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۸ ، حدیث ۱۶ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت تین مومنین حضرت علی جناب حمزہ اور عبیدہ اور تین مشرکین عتبہ، شیبہ اور ولید کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جھگڑا یہ کسی بات پر ان میں ہو گیا تھا تو مشرکین نے کہا اگر معاملہ ویسا ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو پھر بھی قیامت میں ہم تم سے افضل ہی ہوں گے۔ اس کے جواب میں ذات احدیت سے یہ آیت نازل ہوئی

○ مناقب خطیب خوارزمی ص ۱۸۶ پر محمد بغدادی سے اور کفایۃ الطالب

... وغیرہ سے بھی اسی کی روایت نقل کی ہے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ	جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اللہ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں داخل کرے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ابو اسحاق ... ابن عباس سے روایت ہے کہ اس میں ... الذین آمنوا وعملوا الصالحات ... [illegible] ... تمام ... سورۃ کی ہے لیکن اس کا ذکر ... [illegible] ... کیا ہے۔

۴۶

سورۃ الاحقاف

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں

ـــ ومن قبله كتاب موسى اماماً ورحمة (۱۲)

۲ ـــ واذ صرفنا اليك نفراً من الجن يستمعون القرآن (۲۹)

سورۂ احقاف

۱ـ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً (احقاف ۱۲)	قبل ازیں موسیٰ کی کتاب راہنما اور رحمت تھی۔

○ خواجہ مرام حسنؓ پر ملا سراں مراد نے مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوذر، مقداد اور سلمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آنحضور کے حضور بیٹھے تھے کہ تین مہاجرین آئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائیگی۔

○ اہل حق گروہ کے لوگ جن میں باطل کی رتی بھر ملاوٹ نہ ہوگی۔ انکی مثال ایسی سونے کی ہوگی جسے جس قدر آگ میں سینکا جائے اسکی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا امام یہ شخص ہوگا۔ آپ نے تینوں مہاجرین میں ایک کی طرف اشارہ فرمایا۔

○ ایک گروہ مکمل باطل پر ہوگا ان میں حق رائی برابر بھی نہ ہوگا۔ انکی مثال لوہے کی سی ہوگی جسے جس قدر آگ میں ڈالا جائے اسکی سیاہی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ان مہاجرین میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کا امام یہ ہوگا۔

○ تیسرا گروہ حق و باطل میں مخلوط ہوگا بیک وقت جس کے سبب یہ ہونگے۔ ان

امام یہ ہوگا۔ مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا تو تعجب کرتے تھے۔ تو مجھے
جواب دیا کہ برحق امام علی ابن ابیطالب تھے۔ دوسرے دو کا بھی جلے نام لیا

۲۔ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ۔ احقاف ۲۹

جب ہم نے قوم جن میں سے چند افراد کو تیری طرف پھیرا وہ قرآن سننے لگے۔ جب وہ آگئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش رہو۔ جب تلاوت قرآن ختم ہوگئی تو اپنی قوم کو ڈراتے ہوئے واپس پلٹ گئے۔

○ مناقب مرتضوی باب حرف الیمین میں علامہ ابن حجر نے قوم جن کے سردار عرفطہ بن شمراخ کے حالات میں ربیع کے حوالہ سے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم حضور کے ساتھ تھے بارش ہو رہی تھی ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ ہم نے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز سنی۔ آپ نے جواب سلام دیا اور فرمایا:

کون ہے؟

اس نے کہا۔ قبیلہ جن میں عرفطہ بن شمراخ ہوں۔ مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ حرج نہیں۔ اپنی اصل شکل میں ہمارے سامنے بھی ظاہر ہو۔ ہمارے سامنے ایک بوڑھا شخص ظاہر ہوا جس کے چہرے پر بہت زیادہ بال تھے۔ اس کی آنکھیں اوپر کو تھیں۔ اس کے سر میں

جو سے واقف اور کو کمل ہمیشہ تھے۔ سنگ [illegible] پر دروازوں کی طرح سے واقف تھے۔ سب دیکھ کر ہمارے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

اس بوڑھے نے عرض کیا قبلہ میرے ساتھ پانچ بیٹے تھے جو میری قوم کو اسلام کی دعوت دے سکے تھوڑی دیر میں لپٹ پڑے۔

عمر کلی سے اس کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا طویل قصہ نقل کیا ہے

حضرت علی اونٹ پر بیٹھے۔ مجھے ساتھ لیا۔ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں نہ کوئی کاشت تھی نہ کوئی درخت۔ حضرت علی ذکر و دعا بکثرت فرما رہے تھے۔ یہاں نے فجر کی نماز شروع کے ساتھ پڑھی صبح کے وقت حضرت علی نے تمام قوم جن کو دعوت اسلام دی اس پر وہ سب بگڑ گئے۔ حضرت علی نے ایک طویل دعا پڑھی۔ جس کے بعد بجلی گری اور بہت سے جن جل کر مر گئے۔ باقی بچنے والوں نے اسلام قبول کر لیا۔

پھر مجھے لیکر واپس مدینہ حضرت نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ اور آنحضور ﷺ کو تمام واقعہ سنایا۔

آپ نے فرمایا

یا علی! اب یہ تمام قوم جن تا قیامت تجھ سے مرعوب رہیں گے۔

۴۷

سورۂ محمد ﷺ

اس سورت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ۱۶ آیات ہیں۔

۱ والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد (۲)

۲ ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل (۳)

۳ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل اعمالہم (۴-۶)

۴ یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم (۷)

۵ ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم (۱۱)

۶ ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۱۲)

۷ افمن کان علی بینۃ من ربہ (۱۴)

۸ مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیہا (۱۵)

۹ ومنہم من یستمع الیک (الی) وآتاہم تقواہم (۱۶-۱۷)

۱۰ فاذا عزم الامر فلو صدقوا اللہ (الی) واعمی ابصارہم (۲۱-۲۳)

۱۱ ان الذین ارتدوا علی ادبارہم (الی) فاحبط اعمالہم (۲۵-۲۸)

۱۲ ام حسب الذین فی قلوبہم مرض (الی) فی لحن القول (۲۹-۳۰)

۱۳ ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم (۳۱)

۱۴ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ (۳۲)

۱۵ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ (۳۳)

۱۶ فلا تہنوا وتدعوا الی السلم (۳۵)

سورۂ محمدؐ

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ
(محمد ۴۷ : ۲)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے جو اس کی طرف سے حق ہے اللہ انکی طرف سے ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے گا اور اللہ انکی حیثیت کو درست فرمائیگا

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۴۱ مطبوعہ بیروت پر علامہ حسکانی نے ابن عباس اور اور امام حسین سے روایت کی ہے کہ
یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

یہ اس لئے کہ جو کافر ہیں وہ تابع باطل ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ حق کے متبع ہیں۔ اسی طرح اللہ لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ اَمْثَالَھُمْ (محمد:۳) صورت حال سے آگاہ کرتا ہے۔

○ در منثور ج ۶ ص ۴۶ پر علامہ سیوطیؒ نے ابن مردویہ کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ

سورہ محمد کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حالات میں نازل ہوئی ہے

۴-۵-۶ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَھُمْ ۔ سَیَھْدِیْھِمْ وَیُصْلِحُ بَالَھُمْ ۔ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ عَرَّفَھَا لَھُمْ (محمد: ۴ تا ۶)

جو لوگ راہ خدا میں شہید ہو گئے ہیں۔ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ عنقریب انہیں ہدایت پر فائز کرے گا۔ ان کے حالات درست فرمائے گا اور جس جنت کی ان کے سامنے تعریف کر چکا ہے اسی جنت میں انہیں داخل کرے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۴ پر علامہ حسکانی نے عطاء کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

سورہ محمد کی مذکورہ آیات جناب حمزہ، جناب جعفر اور حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

---

۷ - یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (محمد: ۷)

اے ایمان والو! اگر تم نے خدا کی مدد کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۳۹۶ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ اس کا امیر و شریف ہے۔

---

۸ - ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ - (محمد ۱۱)	یہ اس لیے کہ اللہ مومنین کا مولا ہے اور کفار کا کوئی مولا نہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۷۴ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ، جناب حمزہ، جناب جعفر طیار، جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں جن کا مولا اللہ ہے۔ اور کافرین سے مراد بنو امیہ اور ان کے ساتھی ہیں جن کا کوئی مولا نہیں ہوگا۔

---

۹ - إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ - (محمد ۱۲)	اعمال صالح کرنے والے مومنین کو اللہ ایسی جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ اس طرح کھاتے پیتے ہیں جس طرح چوپائے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۷۵ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سورۂ محمدؐ کا پہلا حصہ ہم آل محمدؐ کی شان میں وارد ہوا اور دوسرا حصہ

کی سیرت کے حق میں نازل ہوا ہے۔

○ تفسیر برہان جلد ۴ صفحہ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ سے روایت نقل کی ہے کہ الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ ہیں جبکہ الذین کفروا کا مصداق عتبہ، شیبہ اور ولید ہیں۔

۹۔ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ۔ (محمد ۱۴)

کیا جو شخص اللہ کی طرف سے واضح دلائل کے ساتھ ہو، وہ اسکی مانند ہو سکتا ہے جسکے اعمال خود اسی کو حسین نظر آتے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہو۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۸۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت کا پہلا حصہ نبی اکرمؐ کی شان میں ہے اور دوسرا حصہ ابوجہل اور ابو سفیان وغیرہ کے حق میں ہے۔

۱۰۔ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا

اس جنت میں جس کے متقی حقدار ہونگے اس میں صاف پانی کی نہریں ہونگی نیز دودھ کی نہریں ہونگی جس کا ذائقہ کبھی خراب نہ ہوگا۔ ایسی شراب کی نہریں ہونگی جو پینے والوں کے لیے سرور بخش ہوگی اور صاف شہد کی نہریں ہونگی نیز

مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝

ہر قسم کے پھل ہیں اور ان کے رب کی طرف سے ان کی بخشش ہوگی۔ وہ پرہیزگار بالکل ان جیسے ہوں گے جس طرح سے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں کٹ جائیں گی۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۸ پر حاکم حسکانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

جنت کی نہروں سے مراد اہل حق کی خوشی ہے

یعنی متقین سے مراد حضرت علی اور آپ کی معصوم اولاد ہے وہ جنت

میں رہنے والے کی میں گے

۱۶-۱۷۔ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝

ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو تیری باتیں سنتے ہیں اور جب تیرے پاس سے اٹھتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا ہے ان سے پوچھتے ہیں۔ ابھی کیا کہہ رہا تھا۔ خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں۔ اور جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت اور تقویٰ میں اضافہ ہوتا ہے۔

○ روح المعانی میں علامہ آلوسی نے اس آیت کی تفسیر میں ابن مردویہ سے بواسطہ حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
سورۂ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۰۱۳ - ۱۵ - فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ - فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ
(محمد ۴۷ آیات ۲۱ تا ۲۳)

جب جنگ کی بات کا عزم مصمم کر لیا گیا اگر یہ لوگ اسکی اتباع کر لیں اللہ کے حق میں بہتر ہوگا کہ شاید جب تم حکمران ہو گے تو روئے زمین پر فساد کرو گے قطع کرو گے اپنا رشتہ داری کی لعنت سے یہ لوگ ہیں اور اندھے ہیں۔

○ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اس آیت پر علامہ کا ایک لفظ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ جب تاخیر حکم جنگ دیں۔
فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ ۔ یہ امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ انہیں چاہئے کہ جہاد کی تصدیق کرنا چاہئے تو حضورؐ کا ساتھ دینا چاہئے اگر ایسا کریں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔
فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ ۔ جب تم اس امت کے حکمران ہو گے تو رشتہ کی ناقدری کرو گے۔

مطمئن تھے مگر ابن عباس نے فرمایا ذات احدیت نے تمام امت محمدیہ میں سے اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرنے کی خاطر اور وصیت سے سلطان چند روزہ حکومت دی۔

○ فوائد امام ... علامہ مجلسی نے تفسیر قمی سے روایت کی ہے کہ یہ آیات بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔

○ درمنثور ج ۶ ص ۶۶ پر علامہ سیوطی نے عبد بن حمید ابن ابی سے روایت کی ہے مذکورہ سے کا مصداق بنی امیہ ہیں۔

---

۲۵ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا
عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى
لَهُمْ ۲۶ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۲۷
فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۲۸
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ
اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ

جو لوگ پیچھے الٹے قدموں پر پھر گئے حالانکہ ہدایت ان کے سامنے واضح ہو چکی تھی۔ یہ صرف شیطان کی خواہش ہوئی کی وجہ سے اور ان لوگوں سے جو نازل شدہ دین سے کہہ رکھا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس میں سے بعض ہم تسلیم کریں گے، اللہ ان کے راز جانتا ہے۔ یہ لوگ اس وقت کیا کریں گے جب ملائکہ ان کے منہ اور پشت پر مارتے ہوں گے کیونکہ ان لوگوں نے اس کی اتباع کی جو اللہ کو ناراض کرتی تھی اور انہوں نے اس کی رضا کو ناپسند کیا اس لیے اللہ نے ان کے اعمال ضائع کیے

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ
(سورۂ محمد ۴۷ آیت ۳۰)

[illegible]

○ در منثور ج ۶ ص ۶۶ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ: اس آیت کا مصداق منافقین ہیں

ان آیات کا بالخصوص مصداق حضرت علی سے بغض رکھنے والے منافقین ہیں۔ ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ:
زمانہ رسالت میں ہم منافقین کو بغض علی سے پہچانتے تھے۔

۲۰-۲۱- أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۔ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (سورۂ محمد ۴۷ آیت ۲۹)

جن لوگوں کے دل میں بیماری ہے کیا وہ یہ سمجھے ہیں کہ خدا ان کے کینوں کو ہرگز نہیں نکالے گا اور اگر ہم چاہیں تو تم کو ان کے چہرے دکھا دیں اور تم ان کے اطوار سے انہیں پہچان لو اور انداز گفتگو سے بھی تو انہیں پہچان لے گا

○ در منثور ج ۶ ص ۶۶ پر علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ لتعرفنہم فی لحن القول سے مراد یہ ہے کہ منافقین کو علی سے بغض کی وجہ سے پہچانا جائے گا۔

○ کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۶ پر علامہ متقی نے یہی روایت ابو سعید خدری سے نقل کی ہے۔

۲۲- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ | ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تاکہ دیکھیں

حَتّٰی نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ الصّٰبِرِیۡنَ ۙ وَ نَبۡلُوَا۠ اَخۡبَارَکُمۡ (۳۱)

سے مجاہدین اور صابرین کو جان لیں اور تمہارے حالات کو جانچیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ... پر حاکم حسکانی نے سعید بن جبیر کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

سورۂ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہلبیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۳۲۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰی ۙ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیۡئًا ؕ وَ سَیُحۡبِطُ اَعۡمَالَهُمۡ۔

[illegible]

جو لوگ کافر ہیں اور جنہوں نے راہِ خدا سے روکنے کی کوشش کی ہے اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد نبی اکرمؐ کو اذیت پہنچائی ہے وہ خدا کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ان کے تمام اعمال ضبط کر دیئے جائیں گے۔

○ ینابیع المودۃ ص ۲۱ پر علامہ قندوزی نے ... نقل کیا ہے ... روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: علیؑ کے ساتھ ... کے بعد جن لوگوں نے ولایتِ علیؑ سے انکار کر کے رسولِ خدا کو اذیت پہنچائی ان کے اعمال ضبط ہو گئے۔

۳۳۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا

اے ایمان والو! اللہ کی

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ (محمد ۳۳)	رسول کی اطاعت کرو۔

○ مناقب الاطہرین ص ۔۔۔ پر علامہ ابن حجر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے تو علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

۳۵۔ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ۔ (محمد ۳۵)	کمزور پڑ کر صلح کی دعوت مت دو، تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال کبھی ضائع نہ ہونگے

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۔۔۔ پر علامہ حسکانی نے امام حسن سے روایت کی ہے کہ

جب ہمیں اور بنی امیہ کو پہچاننا ہو تو سورۂ محمد کی تلاوت کیا کرو اس کی ایک آیت ہماری شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں ہے۔

۴۸

سُورَۃُ الْفَتْح

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات مبارکہ ہیں۔

۱۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۱۰

۲۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ۱۸

۳۔ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ ۲۶

۴۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ۲۹

۵۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات ۲۹

سورۂ فتح

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

(فتح ۱۰)

جن لوگوں نے تیری بیعت کی گویا انہوں نے خدا کی بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ اب جس نے بھی بیعت شکنی کی وہ اپنے ہی خلاف کرے گا اور جس نے خدا سے کیا عہد پورا کیا اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

○ مناقب مرتضوی ص ۳۲ پر ابن مردویہ نے منتخب خوارزمی کے حوالے سے جابر سے روایت کی ہے کہ صلح حدیبیہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی

آنحضورؐ نے فرمایا: تم لوگ کرۂ ارض پر خوش قسمت ترین افراد ہو۔

ہم نے درخت کے نیچے آنحضورؐ کی دست پر بیعت کی۔ ہم میں سے سوائے صرف جد بن قیس نے بیعت شکنی کی تھی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں ذکر ہے بعد حضرت علیؑ ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں فتح قریب کا ذکر ہے وہ فتح قریب فتح خیبر تھی اور فتح خیبر کا سہرا حضرت علیؑ کے سر ہے۔

○ دار الاسناد جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ پر علامہ عینی سے [illegible] کی طرف سے جو لوگ
سنا کہ ہم فدیہ پر آنحضورؐ وعدہ نقل کیا ہے جس میں آپ سے مروی ہے۔
اسے روکو [illegible] کہ [illegible] پھر آپ نے مذکورہ والا آیت
کی تلاوت فرمائی۔

۲- لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
(الفتح ۱۸)

اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے [illegible] ان کا حال معلوم ہے [illegible] سکینہ [illegible] اور [illegible] قریب [illegible] دیا

○ علامہ سیوطی نے در منثور ج ۶ صفحہ ۷۴ پر [illegible] سے روایت کی ہے کہ فتح قریب سے مراد فتح خیبر کے بعد فتح مکہ ہے
○ [illegible] صفحہ ۱۴۳ پر مناقب خوارزمی کے حوالے سے جابر سے روایت کی ہے [illegible] فتح [illegible] ہے
○ [illegible] صفحہ [illegible] پر [illegible] سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔
○ [illegible] صفحہ [illegible] پر [illegible] سے بھی یہی روایت لکھی ہے۔

۳- فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر [illegible] اپنی [illegible] کی

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ
وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا
(فتح ۲۶)

وصیت کی یعنی تقویٰ کے زیادہ
حقدار تھے اور یہی اہل تقویٰ تھے۔
اللہ ہر شے کا عالم ہے۔

○ علامات تشریح: یہ حدیث بجز علاوہ ترمذی، سعد ابن مالک سے روایت کی ہے کہ
حضورؐ نے ابوہریرہ سے فرمایا
اے ابوہریرہ! تم نے مجھ سے علم کے متعلق جو چاہا ہے کہ علم ہدایت
کا علم، وہ متقین کا ادارہ ہے

---

۴. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ
مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ
فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ
ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ
عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح ۲۹)

محمد اللہ کا رسول ہے جو اس کے ساتھ
ہیں کفار پر سخت ہیں اور ایک
دوسرے کے ساتھ شفیق ہیں۔ یہ اللہ
سے فضل اور خوشنودی کے خواہش مند
رہتے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر سجدے کے
نشان وضع علامات کی طرح موجود ہیں
انجیل میں ان کی مثال کاشت سے دی
گئی ہے جس کی کونپل نکل کر مستحکم ہو گئی
ہو گئے اپنے تنے پر کھڑی ہو جائے
اور کاشتکار اس کے باعث حیرت میں
آ جائے تاکہ کفار غصے میں آئیں

○ شواہد التنزیل ج۲ صفحہ ۱۸۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

کہ رُکَّعًا سُجَّدًا کا مصداق حضرت علیؑ ہیں۔

لیغیظ بھم الکفار سے مراد شمشیر علیؑ ہیں۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۸۲ پر محمد بن امیہ کے ذریعہ حسن سے روایت کی ہے کہ

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ کا مصداق حضرت علیؑ ہے

یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کا مصداق حضرت علیؑ کے قربان ہیں۔

○ حدیقۃ الامام صفحہ ۱۲ پر ابن حجر نے حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ کی تلوار سے اسلام کی شہرت ہوئی حضرت علیؑ کے سبب ہدایت جاری ہوگی۔

۵۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۔ (فتح ۲۹)	اللہ نے ایمان والوں اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

○ مناقب امام صفحہ ۳۲ پر علامہ خوارزمی نے مناقب ابو بکر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

لوگوں نے حضورؐ سے سوال کیا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا بعثت کے بعد سید المومنین اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ حضرت علیؑ ہے تمام محبان اہلبیت کے ساتھ آگے بڑھ آئیں گے۔ حضرت علیؑ کے ہاتھ میں سعد ... کا علم ہوگا

جائیگا پھر وہ کہے گا کہ تم لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ پھر حضرت علیؑ نور کے ایک منبر پر بیٹھ جائیں گے۔ ایک ایک شخص ان کے سامنے پیش کیا جائیگا پس محب کو جنت میں اور منکر کو جہنم میں بھیجتے جائیں گے۔

۴۹

سُورَةُ الحُجرات

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں

۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ (۱)

۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (۲)

۳ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (۳)

۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ (۶)

۵ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (۹)

۶ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ (۱۵)

سورۂ حجرات

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول سے آگے قدم نہ بڑھاؤ اور خدا سے ڈرو خدا سننے اور جاننے والا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۶ پر حسکانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے علی ان کا امیر ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَهۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ

(حجرات ۲)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو اور نہ ہی اُسے اس طرح پکارو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

نزول القرآن میں ابوبکر شیرازی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں یا ایہا الذین آمنوا ہے امیر المومنین علی ابن ابی طالب ان سب سے

تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہر جگہ مدح و ثنا سے کیا ہے

۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (حجرات ۳)

جو لوگ حضور کی موجودگی میں اپنی آواز نیچی رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا تقویٰ سے اللہ نے تقویٰ پرکھ لیا ہے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

ینابیع المودۃ ص ۲۶۲ پر علامہ قندوزی نے جمع بین الصحاح کے حوالہ سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ

صبح سویرے میں رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔

میں دروازے پر تھا معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی ہے میں باہر کھڑا رہا

تھوڑی دیر بعد آپ نے بلا لیا۔

اے علی بشارت ہو تمہارے بارے میں جبرئیل نے ... اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل کی ہے جو تمہاری شان میں اتری ہے۔

آپ نے کہا میں نے آپ سے سوال کیا، فرمایا وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا جبرئیل مجھ سے بات کر رہے تھے اس وقت حضرت

علی کی عظمت میں یہ آیات اتر رہی تھیں۔

۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس بات لائے تو تحقیق

صحیح مسلم ۱ - ج ۱ ص ۴

کر دیا کرو۔

فائدہ: موصوف ۲ پر حضرت عمرؓ سے۔ وکیع اور سفیان کی تعبیر کے طور سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں بھی یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے حضرت علی امیر المؤمنین ہے۔

۵۔ وَ اِنْ طَائِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ حجرات ۹

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرا دو۔ اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو تم سب اس وقت تک باغی گروہ سے جنگ کرو جب تک حکم خدا کی طرف پلٹ کر نہ آئے۔

حاکم نے مستدرک میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ خوارج کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

میرے بعد میری امت سے ایک گروہ اس طرح دین سے نکل جائے گا جس طرح تیر کمان سے نکل کر جاتا ہے۔ وہ لوگ پھر کبھی دین میں واپس نہ آئیں گے۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ نیک اعمال بھی وہ عمل میں لاتے ہوں گے۔ جو بھی ان سے ملے ان سے جنگ کرے۔ جو ان سے جنگ کرے گا وہ بہترین ہوگا۔ جو ان کے ہاتھوں قتل ہوگا شہید ہوگا۔ وہ لوگ کائنات کے بدترین افراد ہوں گے۔ اور ان سے جنگ کرنے والا گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

صحیح بخاری میں اس حدیث کے آگے یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ ابو سعید خدری کہتا
ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضورؐ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں اس بات کی
بھی گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ نے ان سے جنگ کی ہے اور میں اس وقت حضرت علیؑ کے ساتھ تھا

۴- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ
(حجرات ۱۵)

حقیقتاً مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد رسالت میں شک نہ کریں اور اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کریں وہی صادق ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۴ ، ص ۱۹۲ پر علامہ حسکانی نے صحیح اسناد کے ساتھ
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ جناب حمزہ اور جناب جعفر
طیار کی شان میں نازل ہوئی ہے الحمد للہ ان حضرات کی اطاعت کی برکت سے
دعا کی خود گواہی دیدی ہے

—۵۰—

سُورَۂ قٓ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱ — وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ (۲۱)

۲ — أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (۲۴)

۳ — إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (۳۷)

سورۂ ق

۱. وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ
ق ۲۱

قیامت کے دن ہر نفس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور گواہ کے طور پر پیش ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص [illegible] پر حاکم حسکانی نے [illegible] ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آیت میں سائق کا مصداق حضرت حمزہ اور شہید کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

۲. أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ۔ ق ۲۴

تم دونوں ہر ہٹ دھرم منکر کو جہنم میں ڈالتے جاؤ

مناقب ابن مغازلی کے ص [illegible] میں مطبوعہ مسعود سند کے ساتھ شریک بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں اعمش کی بیماری کے ایام میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ابو حنیفہ، ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ ان کی عیادت کو آئے اور

گفتگو مجھ سے مثل نے کہا۔

تو صالح عمل میں حا و حدیث بیان کیا کرتا تھا اب اس سے توبہ کر لے کیونکہ اس وقت

تیرے دنیا میں آخری مقام اور آخرت میں پہلا قدم ہے۔

جمش نے کہا مجھے سہارا دیکر بٹھاؤ۔ تب وہ نہ اٹھ سکا۔

جب انہیں سہارا دیکر بٹھایا گیا تو انہوں نے کہا۔

مجھے ابو متوکل ناجی نے ابو سعید خدری کے واسطے حدیث بیان کی ہے کہ

رسول اللہ نے فرمایا ہے جس دن قیامت کا دور ہوگا ذات احدیت کی طرف

سے مجھے اور علی کو حکم ہوگا کہ تم دونوں اپنے دشمنوں کو جہنم میں اور دوستوں کو

جنت میں داخل کرتے جاؤ

اس حدیث کے بیان کرتے ہی ان کی آنکھیں بند ہو گئیں

۳۰۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ
كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
شَهِيْدٌ ۔ ق ع ۳

جسکے پاس دل ہو وہ کان لگا کرے
اور حاضر دل ہو اس کے لیے اس
میں تذکرہ ہے۔

خوارزمی الشرطی نے مناقب میں بطور سلسلہ اسناد کے دیلمی ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ آنحضرت کو دو بہت بڑی عمدہ اور خوبصورت اونٹنیاں بطور ہدیہ پیش

کی گئیں۔ آپ نے تمام اصحاب سے فرمایا۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اس انداز میں دو

رکعت نماز ادا کرے کہ دوران نماز آخر تک اس کے دل میں دنیا کی کوئی بات نہ

آئے وہ اس کی جگہ مدد یا عطا حاصل ہو کر میں ایک اونٹ اسے دے دوں

-۵۱-

سُورَۃُ الذّٰرِیٰتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

— كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۱۷-۱۸

سورۂ ذاریات

۲/۱ ۔ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۔ ذاریات ۱۸-۱۷

یہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے اور وقت سحر استغفار کرتے تھے ۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۲ روایت ۹۰۴ میں ابن عباس سے ابوبکر بن علی کے ذریعہ سعید بن جبیر سے روایت کی ہے

یہ دونوں آیات حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں ۔

حضرت علیؑ کا معمول تھا کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سوتے تھے درمیانہ حصہ میں استغفار کرتے تھے ۔

سحر کا وقت مسجد کعبہ میں ختم قرآن کا آپ کا معمول تھا ۔

-۵۲-

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں [illegible] آیات ہیں۔

۱— إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ ... إِلَىٰ ... وَعِيمٍ ... عَلَىٰ ... ۱۷، ۲۰

۲— وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ ... إِلَىٰ ... إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۲۱، ۲۸

سورۂ طور

ع ۲
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ

طور، پ ۲۷، ع ۲

بیشک پرہیزگار جنت میں رہیں گے۔ اللہ کی عنایت پر مسرور ہوں گے جہنم کے عذاب سے اللہ نے انہیں بچا رکھا ہے۔ انہیں کہا جائیگا، اپنے اعمال کے عوض جو کچھ تم کھاؤ اور پیو تمہیں مبارک ہو۔ بچھے ہوئے پلنگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ اور ہم حوروں سے ان کی شادی کریں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۹۶ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں متقین کا مصداق جناب حمزہ، حضرت علی، جناب جعفر اور جناب عبیدہ ہیں۔ جنت میں ہر ایک کو ایک ایسا باغ ملے گا جس کے درمیان میں سفید موتیوں سے تیار ایک خیمہ نصب ہوگا۔ اس خیمہ میں سونے اور موتیوں سے تیار کردہ پلنگ بچھا ہوگا۔

کو لی اور تھی، تمام ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے حضرت علی اٹھے اور مصروف نماز ہوگئے جب آپ نے سلام پھیرا تو جبرئیل نے نازل ہوکر حضور سے کہا ایک ناقہ انہیں کو دے دیں۔

آنحضور مسکرائے اور فرمایا جبرئیل تشہد میں علی سوچ رہا تھا کہ کونسا [illegible] جو میری شرط کے خلاف ہے۔

جبرئیل نے عرض کیا حضور جس طرح آپ اسرار رموز کے واقف ہیں اس طرح یہ بھی تو واضح ہے علی نے صرف اسی قدر تو سوچا ہوا بلکہ اس سے آگے بھی سوچا ہے اور وہ یہ کہ ان میں سے کونسا زیادہ موٹا تازہ ہے تاکہ وہ چن کر اسے [illegible] اور راہ خدا میں صدقہ کردے۔ آپ کی شرط تھی کہ امور دنیا سے متعلق نہ سوچے جبکہ راہ خدا میں صدقہ کرنے کا خیال بات کہاں امور دنیا سے ہے یہ تو عبادت [illegible] ہے۔ چنانچہ آنحضور نے دونوں اونٹنیاں حضرت علی کو دے دیں۔ اس وقت تو [illegible] علی نے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

جو شخص بھی دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اس کے دل میں امور دنیا سے کسی قسم کی فکر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا
بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم
مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ
بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ
وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ يَتَنَازَعُونَ
فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ
وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ
لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّا
كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ
فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ
السَّمُومِ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ
إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے بھی با ایمان ہو کر ان کی اطاعت کی ہم ان کی ذریت کو بھی ان سے ملحق کر دیں گے۔ ان کے اعمال میں سے کوئی بھی کم نہیں ہوگا۔ ہر انسان اپنے اعمال کا مرہون منت ہوگا۔ وہاں ہر قسم کے میوے اور گوشت جو چاہیں گے انہیں ملے گا وہ ایک دوسرے سے ایک ایک جام کو اور ایک شراب طہور کو لیں گے جس میں نہ کوئی لغو ہوگا نہ گناہ۔ ان کے غلام ان کے گرد طواف کریں گے ایسے غلام جو موتیوں کی طرح حسین ہوں گے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ دنیا میں تو ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر بھی خائف رہتے تھے۔ اب اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے اور ہمیں جہنم سے بچا لیا ہے ہم دنیا میں بھی اسی کو پکارتے تھے۔ وہ مہربان اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۸ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیات نبی اکرم، حضرت علی، جناب فاطمہ، امام حسن، امام حسین اور

ان کی مودت ظاہرہ کی شان میں نازل ہوئی ہے

ابن حنبل نے علامہ حسکانی سے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم اصحاب رسولؐ میں درجہ بندی کر رہے تھے اور ہم نے کہا:

ہم نے کہا: پہلا مرتبہ ابو بکر کا ہے دوسرا عمر کا اور تیسرا عثمان کا ہے کسی نے کہا:

اے ابو عبدالرحمن کیا تم علیؑ کو کس ترتیب میں جگہ لاؤ گے۔

عبداللہ بن عمر نے کہا: علیؑ اہل بیت ہو چکے ہم صحابہ کی بات کر رہے ہیں اور تو

اہل بیت کو ان میں لا رہا ہے علیؑ اہل بیت سے ہے جن کا کسی سے مقابلہ نہیں کیا

جا سکتا۔ وہ تو مراتب میں رسولؐ کے ساتھ ہوں گا۔

جو لوگ یہاں لاسے اور ان کی مودت سے منہ الیاف ہو کر انکی تبلیغ کی۔

چنانچہ سب ظاہرہؑ بھی رسولؐ کے ساتھ مرتبہ حسنت میں ہوں گی۔ اور علیؑ اس درجہ

کے ساتھ ہوں گا۔

---

۵۳ — سورة النجم

— بسم الله الرحمن الرحيم والنجم اذا هوى (۱)، وهو

بالافق الاعلى (۷-۱)

۲ — وانه هو اضحك وابكى (۴۳)

سورۂ نجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَالنَّجْمِ اِذَا ہَوٰی ۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی ۔ اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔ عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۔ ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰی ۔ وَہُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۔

بخشنے والے رحیم خدا کے نام سے جو بڑا مہربان ہے
اس ستارے کی قسم ہے جب وہ مائل ہوا
تمہارا ساتھی نہ راستے سے بھٹکا ہے اور نہ گمراہ
ہوا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات
نہیں کرتا، یہ وحی ہے جو نازل ہوتی ہے
اس کو بہت زور والے نے سکھایا ہے، عزم
محکم کا مالک ہے۔ پھر قیام کیا اور افق اعلیٰ پر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مطابق سورہ کی ... ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ،

میں بنی ہاشم کے چند دیگر جوانوں کے ساتھ حضورؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ ہم
نے آسمان سے ایک ستارے کو ٹوٹتے دیکھا، آنحضرتؐ نے فرمایا یہ ستارہ جس
کے گھر گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا۔
ہم تمام جوان کھڑے ہو گئے اور ستارے کو دیکھنے لگے۔ ستارہ

مدینے کے اوپر آکر چکر لگانے لگا اور پھر حضرت علیؑ میں آگیا

پھر غائب ہوگیا۔

یا نبی اللہ! آپ حضرت علیؑ میں مدح سے محو ہو گئے ہیں۔

اس کے جواب میں حضرت پر آیات نازل ہوئیں

علامہ گنجی نے کفایۃ الطالب صفحہ ۱۲۱ پر بھی واقعہ ابن عساکر کی تاریخ کے حوالے سے

نقل کیا ہے۔

۸۔

۸۔ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۔ (نجم ۴۳)	اللہ ہی تو ہے جو رلاتا بھی ہے اور ہنساتا بھی ہے۔

شواہد التنزیل ج۲ ص۲۰۰ پر علامہ حسکانی حنفیؒ نے بذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آیت میں جس کا ہنسانا مراد ہے وہ حضرت علیؑ جناب حمزہؑ اور جناب جعفرؑ ہیں کہ یہی حضرات جنگ بدر میں کفار سے جنگ کے وقت مسکرا مسکرا کر ان پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور رلانے کا مصداق کفار مکہ کے مشرکین ہیں۔

—۵۴—

سُورَةُ الْقَمَرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ - فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ

مُقْتَدِرٍ (۵۴-۵۵)

سورۂ قمر

۲/۱۰ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ قمر ۵۴/۵۵

متقین باغات میں نہروں کے کنارے ہوں گے جو عمدہ ترین قیام گاہ ہوگی اور اس مالک، قدرت والے بادشاہ کے حضور ہوں گے۔

مناقب ابن مغازلی صفحہ ۲۲۲ پر علامہ ابن مغازلی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔ یا علیؑ حسنؑ تم سے جنت کی وسعت میں جو ہے ساتھ ہوں گا، پھر آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ علامہ طبری نے ذخائر العقبیٰ صفحہ ۹۱ پر اور خطیب بغدادی نے مناقب خطیب صفحہ ۱۹۷ پر بھی یہ حدیث روایت کی ہے ان کے علاوہ دیگر علمائے اہل سنت نے بھی اپنی اپنی کتب میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

۵۵ــ

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

اس سورت میں حضرت علی علیہ سلام کے حق میں یہ آیات ہیں:

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ ، الی اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ۱۹ ـ ۲۲

سورۂ رحمٰن

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ رحمٰن ۱۹ تا ۲۲	دو سمندر ہیں جو باہم ملتے ہیں۔ ان کے مابین حد فاصل ہے جس سے تجاوز نہیں کرتے تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سمندروں سے موتی اور مرجان برآمد ہوتے ہیں۔

ماہنامہ [illegible] صفحہ ۱۳ پر علامہ [illegible] نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ

بحرین کا مصداق حضرت علیؑ و فاطمہؑ ہیں

اور لؤلؤ و مرجان کا مصداق امام حسنؑ و امام حسینؑ ہیں

اور برزخ کا مصداق آنحضورؐ ہیں

مولانا [illegible] صفحہ ۶۵ پر علامہ [illegible] نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

در منثور ج ۶ صفحہ ۱۴۲ پر علامہ سیوطی نے

[illegible] کے مقدمہ میں علامہ [illegible] سے اور

٥٦

سورۃ الواقعۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ١٠ آیات ہیں۔

١۔ فاصحٰب المیمنۃ ما اصحٰب المیمنۃ (٨)

٢۔ والسّٰبقون السّٰبقون اولٰئک المقرّبون (١٠-١١)

٣۔ وقلیلٌ من الاٰخرین (١٤)

٤۔ واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی ... وفرشٍ مرفوعۃ (٢٧-٣٤)

٥۔ انّا انشأنٰھنّ انشاءً ... لاصحٰب الیمین (٣٥-٣٨)

٦۔ فامّا ان کان من المقرّبین فروحٌ وریحانٌ وجنّت نعیم (٨٨-٨٩)

٧۔ وامّا ان کان من اصحٰب الیمین (٩٠-٩١)

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۸ پر علامہ قندوزی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

سورہ واقعہ

۸- فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۔ | داہنی جانب والے (سبحان اللہ) کیا کہنے ہیں داہنی جانب والے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۸۶ پر علامہ بحرانی نے ثعلبی کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

حضور نے فرمایا ہے اللہ نے اپنی مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین حصہ میں قرار دیا چنانچہ آپ نے اصحاب الیمین میں سے ... پھر اللہ نے ان دو قسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہترین حصہ میں قرار دیا۔ وہاں کے متعلق فرمایا ہے: فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ۔

۳/۲- وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۙ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۔ | اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں، وہی مقرب ہوں گے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۹۹ پر علامہ بحرانی نے ثعلبی کی روایت کے حوالہ سے

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، یوشع موسیٰ کے سب سے سابق تھا، حزقیل آل فرعون سے سابق تھا، حبیب یاسین کے بھی سابق تھا۔ اور علیؑ سب سے بڑے سابق ہیں۔

مناقب مریم صفحہ ۲۸۶ پر علامہ مجلسی نے ولاءِ عمر حرّی سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے دو سو مہاجرین و انصار کی موجودگی میں کہا۔ تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب واقعہ ۱۰ السابقون السابقون کے متعلق آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

اس آیت کا نزول انبیاء اور اوصیاء کے لئے ہے، میں افضل الانبیاء ہوں اور علی افضل الاوصیاء ہے۔

تمام مہاجرین و انصار نے کہا ہم نے آنحضرتؐ سے سنا ہے۔

علامہ طبری نے تاریخ بغداد ج ۱۳ صفحہ ۳۱۲ پر محمد بن منصور [illegible] ابو عبداللہ جانم بن اسد کاتب سے روایت کی ہے کہ علی اول السابقین ہے۔

مسند امام ابو حنیفہ ج ۱ ص پر حبہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے اعلان اسلام کیا اور آنحضرتؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

مناقب خطیب صفحہ ۹۱ پر علامہ ابن مغازلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ سے واقعہ ۱۰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا مصداق علی اور اس کے شیعہ ہیں۔

۱۴۔ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ — اور بعد والوں میں سے کم ہوں گے۔

تفسیر البرہان ج ۴ ص ۲۸۹ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ کا مصداق ہے ہابیل بن آدم، مومن آل فرعون جو حزقیل تھے اور صاحب یٰسین مراد ہیں اور قلیل من الآخرین سے علی ابن ابی طالب مقصود ہیں

۲۷- وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا
۲۸- أَصْحَابُ الْيَمِينِ . فِي
۲۹- سِدْرٍ مَّخْضُودٍ . وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ .
وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ . وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ .
وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ . لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ . وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ .

(واقعہ ۲۷ تا ۳۴)

اصحاب یمین، بھلا اصحاب یمین کیسے ہیں۔ وہ بغیر کانٹے کی بیریوں، تہ بہ تہ کیلوں، پھیلے ہوئے سایوں، بہتے ہوئے پانی، بہت سے میووں میں ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے نہ ان کی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اونچے بچھونوں پر ہوں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۳ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے [illegible] اعلان نبوت کا ذکر [illegible] سب سے پہلے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نماز پڑھتے تھے میں [illegible] پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا میرے علاوہ کوئی بھی آنحضرت کے ساتھ نہیں ہوتا تھا اس وقت حضرت خدیجہ ساتھ ہوتی تھیں

۱۳ ۳۵—۳۸ ۵ | إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ (الواقعہ ۳۵ – ۳۸)

ہم نے ان حوروں کو خصوصیت سے پیدا کیا ہے، پھر ان کو کنواریاں بنایا ہے، ہم عمر، اصحاب یمین کے لیے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۳ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقر سے حدیث کی ہے کہ اصحاب یمین کا مصداق شیعیان آل محمد ہیں۔

۹/۱۴ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ

اگر وہ مقربین سے ہوا تو اس کے واسطے آرام، خوشبو اور نعمت کی جنت ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۷ پر علامہ حسکانی نے علامہ ابن عباس سے حدیث کی ہے کہ مقربین کا مصداق علی ہیں۔

۲۰/۱۹ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ (الواقعہ ۹۰، ۹۱)

اگر اصحاب یمین سے ہے تو تجھے اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۸ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقر سے حدیث کی ہے کہ ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں۔

---

*

— ۵۷ —

سُورَةُ الْحَدِيدِ

اس سورہ میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں

۱ــ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ (۱۹)

۲ــ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ (۲۱)

۳ــ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ (۲۵)

۴ــ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ (۲۸)

سورۂ حدید

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ حدید ۱۹

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی ہیں صدیق [illegible] اور شہید اپنے رب کے ہاں ان کے لیے ان کا اجر اور نور ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اصحاب جحیم ہیں۔

۱. یہ الرحمٰن ۲۹ پر علامہ آلوسی کے حوالے سے امت [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے مطابق اس امت کا صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے۔

۲. شہداء [illegible] کا مصداق حضرت علی [illegible] اور حضرت [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] شہادت [illegible] [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے

۳. [illegible] سے مراد [illegible] [illegible] ہے۔

اور من ہم سے مراد نبی مراد ہے ان کی پہچان وہ ملک ہوگی

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۴۳۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

تکذیب آیات الٰہیہ سے مراد حق علیؑ سے انکار ہے۔

۲۔ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ۔ سورۂ حدید ۲۱	رحمت الٰہیہ کی طرف سبقت کرو

مناقب خوارزمی ص ۲۰۳ پر علامہ خوارزمی نے حافظ ابو نعیم کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ امت کا سابق علی ابن ابی طالب ہے۔

۳۔ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ۔ سورۂ حدید ۲۵	ہم نے حدید نازل کیا جس میں جنگ کے سامان اور لوگوں کے منافع کے علاوہ یہ معلوم کرنا بھی مقصود ہے کہ اللہ کے اصحاب کی مدد کون کرتا ہے۔ اللہ قوی اور عزیز ہے۔

حاشیہ قرآن مجید ص ۳۲۹ پر تفسیر سدی کے حوالہ سے ابن عباس سے مروی ہے کہ

جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو جنت سے باہر بھیجا تو آپ کے پاس ذوالفقار تھی۔ جس کے ذریعہ حضرت آدمؑ جن اور شیاطین میں اپنا دفاع کرتے تھے۔

اس پر لکھا ہوا تھا۔

میرے تمام اصحاب اس تلوار سے یکے بعد دیگرے تمام صدیقین ایک دوسرے کے بعد اس تلوار سے جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وارث علی ابن ابی طالب ہوگا جو آل علی کی معیت میں اس تلوار کے ذریعے دشمنانِ خدا و رسول سے جنگ کرے گا۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

حدید ۲۸

اے ایمان والو! ایمان پر قائم رہو، اللہ سے ڈرو، رسول خدا پر ایمان رکھو۔ اللہ تمہیں دہرا حصہ اپنی رحمت سے دے گا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، وہ تمہیں معاف کرے گا، اللہ غفور اور رحیم ہے

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۳ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کفلین سے مراد حسنین کا مصداق، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔

—۵۸—

سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ (۷)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۹)

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (۱۱)

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً (۱۲-۱۳)

۵۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ (۲۲)

۶۔ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ … (۲۲)

سورۂ مجادلہ

ما یکون من نجوی ثلثۃ
الا ھو رابعھم ولا خمسۃ
الا ھو سادسھم ولا ادنی
من ذلک ولا اکثر الا ھو
معھم این ما کانوا ثم ینبئھم
بما عملوا یوم القیمۃ ان اللہ
بکل شیء علیم

مجادلہ ع ۲

جہاں کہیں تین آدمی بیٹھ کر سرگوشی
کریں خدا ان کے ساتھ چوتھا ہوتا ہے
اگر چار آدمی چھپ کر مشورہ کرتے ہیں تو
پانچواں وہ ہوتا ہے ... ان کی تعداد
اس سے زیادہ ہو یا کم جہاں کہیں بھی
ہوں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر اللہ قیامت کے
دن ان کو تمام اعمال کی اطلاع دیگا بے
شک وہ ہر شئی کا عالم ہے

[illegible] ... سے روایت

[illegible]

[illegible] ... کرنے کی ...

[illegible] ... قریش کی تحویل میں دے دیا۔

اس وقت ... مجاہد ... [illegible]

کا مطالبہ کیا۔ تو ابوعبیدہ نے انعقاد کرتے دیا۔

۲۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ۔

مجادلہ ۹

اے ایمان والو جب کوئی خفیہ بات کرو تو گناہ اور سرکشی کی بات نہ کرو اور نافرمانی رسول کی بات نہ کرو۔ مگر نیکی اور تقویٰ کی بات کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں حشر ہونا ہے

حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۴ پر علامہ اصفہانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے علیؑ ان کا امیر اور رئیس ہے۔ مراد یہ جہاں کہیں مومنین کو اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے اور خطاب یا ایہا الذین آمنوا سے ہوا ہے تو۔ کہا جائے گا کہ حضرت علی بھی اس تنبیہ میں شامل ہیں کیونکہ آیہ تطہیر کی رو سے حضرت علی معصوم ہیں۔ حضرت علی کو یہ خطاب اسی طرح ہوگا جس طرح جناب رسالت مآب کو بعض مقامات پر مخاطب کیا گیا ہے

یا ایہا النبی اتق اللہ — اے نبی اللہ سے ڈر

لا تطع الکافرین — اے نبی کافروں کی اطاعت نہ کر

ولا تطع منہم — اے نبی سب منافقین کی بات نہ مان

یہ جیسے دیگر خطابات نبی کو آنحضرت کو ہیں۔ جس طرح ان خطابات میں حضرت کی عصمت متاثر نہیں ہوتی اور ان خطابات کا مقصد امت کو اس سے مخاطب کرنا ہے اسی طرح یا ایہا الذین آمنوا کا امیر حضرت علی ہوگا اور دوسرے مومنین بالا علم

مطالب ہو گئے

۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی
الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ
لَکُمْ۔ سورہ مجادلہ ۱۱

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے
کہ مجلس میں جگہ کو کھلا کرو تو کھلا
کر دیا کرو اللہ تمہارے لیے کشادگی
کرے گا۔

ینابیع المودۃ ص۱۲۴ پر علامہ قندوزی نے اعمش کے ذریعہ ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے
اللہ نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ ہمیشہ نیکی کے ساتھ
کیا ہے۔

۴/۵۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَةً
ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ
لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقٰتٍ
فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ
عَلَیْکُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے
سرگوشی کیا کرو تو سرگوشی سے پہلے تصدق
کے طور پر کچھ دے دیا کرو یہ چیز تمہارے
لیے بہتر و پاکیزہ تر ہوگی۔ اگر تمہیں
میسر نہ ہو تو کچھ نہ دینے میں اللہ
غفور رحیم ہے۔ کیا تم اس بات سے گھبرا گئے
کہ ہم نے تمہیں کچھ دینے کو کہا ہے، جب
تم نے یہ حکم نہیں مانا تو ہم نے
تمہیں معاف کر دیا۔ اب نماز پڑھو اور

والزکوٰۃ واطیعوا اللہ ورسولہ واللہ خبیر بما تعملون۔ پارہ ۲۸

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۳۲ پر علامہ حسکانی نے مجاہد سے حدیث کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ تو مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ ہی میرے بعد اس پر کوئی عمل کرے گا۔ جب آیۂ نجویٰ نازل ہوئی تو میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس کو دس درہم میں بیچا اور جب میں آنحضرتؐ سے سرگوشی کرنا چاہتا تو ایک درہم پیش کر دیتا۔ ادھر میرے دس درہم ختم ہوئے ادھر اللہ نے اس آیت کا حکم منسوخ کر دیا۔

علامہ طبرسی نے اپنی تفسیر ج ۲ ص مجمع البیان میں اس آیت کی تفسیر میں مجاہد سے ایک روایت نقل کی ہے جب تمام صحابہ کو بغیر صدقہ آنحضرتؐ سے بات کرنے سے منع کر دیا گیا تو سوائے حضرت علیؑ کے کسی نے صدقہ دے کر بات چیت نہ کی۔ آپ نے ایک دینار دیکر آنحضورؐ سے دس باتیں کیں۔

غایۃ المرام ص ۳۴۹ پر علامہ بحرانی نے علامہ ثعلبی کے حوالہ سے محمد بن عثمان ابن شیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے دس مرتبہ دس نجویٰ کا صدقہ دیا، آپ نے دس درہم دیکر کئے تھے۔

پہلی مرتبہ آپ نے سوال کیا۔

وفا کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی

دوسرا درہم دیکر آپ نے سوال کیا۔ فساد کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — قرب الٰہی ... ذریعہ ہے

تیسرے یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — حق کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — اسلام، قرآن اور مسجد یہ تیری وراثت ہیں۔

چوتھے یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — حیلہ کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — حیلہ کا ترک ہی بہتر ہے

پانچویں یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — مجھ پر کیا فرض ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — خدا اور رسول کی اطاعت۔

چھٹے یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — خدا سے کیا مانگا جائے۔

آنحضورؐ نے فرمایا — عزت اور عافیت کے ساتھ

ساتویں یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — خدا سے کیا مانگا جائے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — [illegible]

آٹھویں یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — نجات کے لیے کیا کرے؟

...؟

آنحضورؐ نے فرمایا — ... سچ بولنا

نویں یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — خوشی کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — جنت کا دوسرا نام خوشی ہے۔

دسویں یہودی نے آپؐ سے سوال کیا — آرام کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا — دیدارِ خدا جیسی ...

شرح نہج البلاغہ ج ۲ صفحہ ۲۳۴ پر علامہ ... نے ابوبکر ... کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب یہ ... حضورؐ سے ...

[illegible]

کیا [illegible] دے گا۔

اس نے [illegible] اس کی [illegible] نہیں ہو گی۔

آپ نے فرمایا [illegible]

(مشکوۃ [illegible] باب [illegible])

روایت کی ہے۔

---

١١٠ [illegible]

[illegible]

رضي الله عنهم ورضوا عنه

[illegible] ص ٣٣٢

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی کی شان میں [illegible]

کے اہل بہشت جن کے آقا ہیں گے ۔۔۔ ہر ایک مرتبہ جن کا ہے آقا ہو گا

ان سلونی اللہ لقبہ المصطفیٰ ۔۔۔ مرتبہ قدر ان کا جب ہو گا

صفحہ نمبر ۲۲۲

ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۲ پر علامہ قندوزی نے جابر بن عبداللہ سے حدیث بیان کی ہے
نعثل نامی یہودی نے اسلام لانے کے بعد آنحضرت سے پوچھا ۔
فرمائیے آپ کے وصی کون ہیں مطلع فرمائیں کہ آپ کے بعد وہ کون ہیں تاکہ میں
آپ نے فرمایا میرے وصی علی ہیں اور ان کے بعد ... ان کی تعداد بارہ ہے
کہ جو ... کے ... ہیں ۔

پہلے ان کے امام علی ہیں ... اور ان کے بعد حسن ہے ۔ اس کے
بعد ... حسن اور حسین ہیں جب ... علی ... ولادت ...
... ہوگا ۔

اس کے بعد ... امام حسن ... امام حسین کے نام سے ...
... امام حسن اور امام حسین ہیں ... کے ...
... ہیں ۔

آپ نے فرمایا امام حسین کے بعد علی بن حسین علی بن حسین کے بعد محمد بن
علی ہوگا جن کا لقب باقر ہوگا ۔ محمد کے بعد جعفر بن محمد ہوگا جن کا لقب
صادق ہوگا ان کے بعد موسیٰ بن جعفر ہوگا جن کا لقب کاظم ہوگا ۔ ان کے بعد
علی ابن موسیٰ ہوگا جن کا لقب رضا ہوگا ۔ اس کے بعد محمد بن علی ہوگا جن کا لقب
تقی ہوگا اس کے بعد علی بن محمد ہوگا جن کا لقب نقی ہوگا اس کے بعد حسن بن علی
ہوگا جن کا لقب عسکری ہوگا اس کے بعد محمد بن حسن ہوگا جن کا لقب قائم مہدی

در پیوست ہوگا۔ جو قول عیسیٰ کے بعد ظاہر ہوگا اور ظہور کے بعد ختم ہوں
کو تعدی و سلسلہ سے پہ کرشتہ کا دور جس میں مسیح کے زوال کو خوشخبری دی
جاہ تکلیف میں ان کی محبت پہ قائم رہ جانے والوں کو ثابت ہوا جو لوگوں
کے متعلق ہر سے فرزند عربی فلسطین اور پر جو ممکن نا عجیب اور اپنی دلیل
۲۳ مجلس بائی کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا۔ اس مد کی وجہ ہے جس سے مجھے ان کی معرفت عطا
کی ہے۔

۵۹

سورة الحشر

[illegible]

سورۂ حشر

۱

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً
بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

حشر ۷

اللہ کو [illegible] بستیوں میں سے جو کچھ [illegible] کے قبضہ میں آئے وہ [illegible] ذوی القربیٰ یتامیٰ مساکین اور مسافروں کے لیے مخصوص ہے کہ [illegible] گردش [illegible] جائے ۔

ماہنامہ الحرم مکہ [illegible] نے تفسیر قرطبی سے لکھا ہے کہ بنی قریظہ [illegible] کی [illegible] فاصلہ پر تھی [illegible] کی [illegible] کے قبضہ میں آ [illegible] تھی ۔

ذوی القربیٰ سے مراد [illegible] کے قرابت دار ہیں

علامہ [illegible] نے [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible] کے فرمانے سے [illegible] ہے

[illegible] ج ۲ ص ۴۵۹ پر فاضل معاصر علامہ [illegible]

[illegible] مخصوص ہے ۔

---

۲ [illegible]

[illegible]

[illegible] ص ۴۳۶ پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

[illegible]

حضرت علی نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ	[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ	[illegible]

[illegible]

۵۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ	[illegible]

[illegible]

جس دن سے کہ بتقاضائے فطرت میں مجبور ہوا ہوں اس کی قسم ہے اور
تک سجدہ کی کامیاب ہوں گا

———— ————

٦٠

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَة

[illegible]

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء [illegible]

يا ايها الذين آمنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن [illegible]

سُورۂ مُمتحِنہ

۱ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ
وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ
الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ
اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ
بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ
وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ

[illegible]

درمنثور ج ۶ صفحہ ۲۰۳ پر [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] سے [illegible]
منسوخ کر دیا [illegible] چونکہ [illegible]
حضرت علی کے [illegible] ہو چکا تھا اس لیے اسلام میں حضرت علی کے [illegible]
سے یہ اعزاز [illegible] ہے۔

٢٠۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً	اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو۔

علامہ [illegible] نے [illegible] ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہے قرآن میں جہاں کہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آیا ہے علی [illegible] ہیں۔

٦١

سُورَةُ الصَّفِّ

[illegible]

١ [illegible]

٢ [illegible]

٣ [illegible] أدلكم على تجارة [illegible]

٤ [illegible]

سورۂ صف

[illegible]

[illegible] سے روایت ہے [illegible]
[illegible] ہے۔

۳۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ [illegible] أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ [illegible]

جس دن [illegible] چہرے سفید [illegible] ہوں گے [illegible] عذاب [illegible]

[illegible] کی ہے کہ
قرآن میں [illegible] الَّذِينَ آمَنُوا [illegible] مومنین ہیں۔

۴۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ [illegible]

اور [illegible] کی طرح [illegible] ہو گئے [illegible] عظیم عذاب ہے۔

[illegible] امام احمد بن حنبل کے حوالے سے [illegible]
سے روایت کی ہے کہ
آپ [illegible] نے فرمایا ہے۔ جو شخص جنت میں [illegible] حاصل کرنا
چاہتا ہے وہ [illegible] جماعت سے تمسک کرے۔

★

—۶۲—

سُورَةُ الجُمُعَةِ

اس سورت میں حجت ملنے کی تین آیات ہیں

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ (۲)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (۹)

۳۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا (۱۱)

سورۂ جمعہ

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي
الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ
إِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

جمعہ ۲

اللہ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں کے بیچ ایک رسول مبعوث کیا جو ان کے سامنے آیات الٰہیہ کی تلاوت کرتا ہے ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے وہ کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلم کھلا گمراہی میں تھے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۵۴ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا
الْبَيْعَ

جمعہ ۹

اے ایمان والو جب جمعہ کی اذان کہی جائے تو ذکر خدا کی طرف جلدی کرو اور بیع و شرا چھوڑ دو۔

من قب ... [illegible] پر علامہ ... [illegible] سے ایک ... [illegible]

... [illegible] کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایھا الذین آمنوا۔ آیا ہے علیؑ امیر مومنین ہے۔

۳- وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ۔ جمعۂ ۱۱

جب یہ لوگ کوئی تجارت و دیکھتے یا تماشا دیکھتے ہیں تو تجھے کھڑا ہوا چھوڑ کر اُدھر چلے جاتے ہیں۔ انہیں بتا دے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تجارت سے بہتر ہے اور اللہ ہی تمام رازقوں سے اچھا رازق ہے۔

مناقب الامام ص۱۱۱ میں علامہ کرمانی نے تفسیر ... کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

دحیہ کلبی ایک مرتبہ مال تجارت مدینہ میں لایا۔ اور مسجد کے قریب پہنچا ... [illegible] اعلان ہوا تاکہ لوگوں کو مال تجارت کی آمد کا پتہ چل جائے۔ آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ جونہی صحابہ نے سنا اعلان سنتے ہی تمام کے تمام خطبہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ جناب سلمان۔ جناب ابوذر۔ جناب مقداد۔ اور جناب صہیب رہ گئے۔

آنحضورؐ کو بڑا افسوس ہوا اور آپ نے فرمایا

اگر آج میری مسجد میں یہ پاک نفوس بھی نہ رہ گئے ہوتے تو آسمان سے تمام اہل مدینہ پر عذاب میں جل جاتے۔ جیسے پہلے ان پر قوم لوط کی مانند پتھر برسائے جاتے۔

ہاں وہ قدرہ ایک ہے کہ متعلق رشتہ قدرت ہے ،

یہ قدرہ قدر میں جس کی تجارت ہو اور حسب ہوئے تو ترقی ۔

-٦٣-

سُورَةُ التَّغَابُنِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام سے متعلق دو آیات ہیں

۱۔ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا (۸)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ (۱۴)

سورۂ تغابن

فاصل ب ملحوظ قولہ قُلْ سُبْحٰنَ الَّذِیْ ... پہلے تسبیح کی خبر۔	اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے

حافظ ابن کثیر نے ... پر علامہ طبرانی کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے آیت میں ... کا مصداق ... ابو جہل ہے۔

۲۔ ما دام فی الناس ج ۳ ص ... پر علامہ قرطبی نے طبری کے حوالے سے روایت کی ہے کہ خطبہ مدینہ میں آنحضرت نے فرمایا تھا

اے لوگو! اللہ سے ڈرو ... اور میرے ساتھ ... جس ... ایمان کیا ہے ... حق میں سے اور ... مہدی کی ... میں رہیگا۔

۳۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ	اے ایمان والو ... تمہاری

إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ ۔ | اولاد اور بعض بیبیاں تمہاری دشمن ہیں۔

عبدالجبار و ابن المنذر نے شعبی سے ابن عباس سے روایت کی ہے

قرآن میں جس آیت کی ابتدا یا ایہا الذین آمنوا سے ہو تو علی اس کے امیر و شریف ہیں

-۶۴-

سُورَةُ الطَّلَاق

اس سورت میں رسالت محمدیہ علیہ السلام کے حق میں یہ آیت وارد ہے

لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی النور (۱۱)

سورۂ طلاق

ا ليُخرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ
أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۔

صدق اللہ

تاکہ ایمان والوں اور اعمال صالح کرنے والوں
کو ظلمتوں سے نکال کر نور میں لے
آئے جو شخص اللہ پر ایمان لا کر عمل صالح
کرے گا اللہ اسے ایسی جنت میں داخل
کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ
لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے اور اللہ ان
کے لیے رزق حسن کا انتظام فرمائے
گا۔

سورۃ الطلاق مدنی ہے۔ یہ علامہ سیوطی کے بقول ۹۹ ویں سورت ہے جو نازل ہوئی
قرآن مجید کی ترتیب میں الحشر کے بعد ہے اس کی آیات ۱۲ اور دو رکوع ہیں
اور بارہ آیات ان کا مجموعہ بنتی ہے۔

— ۶۵ —

سُورَةُ التَّحْرِيمْ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المؤمنین ۴

۲۔ یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا ۶

۳۔ یوم لا یخزی الله النبی والذین آمنوا معه ۸

سورۂ تحریم

وَاِنۡ تَظٰهَرَا عَلَیۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰىهُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِیۡرٌ۔
تحریم ۴

اگر تم دونوں نے پیغمبر کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی تو پھر [illegible] مولیٰ ہے اور ملائکہ بھی اس کے ساتھی و مددگار ہیں گے۔

در منثور ج ۶ صفحہ ۲۴۴ پر علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ صالح المومنین کا مصداق علی ابن ابی طالب ہے

اسی طرح علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ صالح المومنین کا مصداق حضرت علیؑ ہے

کنوز الحقائق صفحہ ۸۵ پر علامہ [illegible] نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورۂ تحریم میں صالح المومنین کا مصداق علی ابن ابی طالب ہے۔

۶۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا | اے ایمان والو [illegible]

قُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	کر اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔
سورۂ تحریم ع ۱	

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۲ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے وہاں حضرت علی ان کے امیر و رئیس ہیں۔

۳۔ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	جس دن خدا رسول کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں شرمندہ نہ کرے گا ان کا نور ان کے آگے اور داہنی جانب سے روشن ہوگا اور یہ لوگ کہیں گے خدایا ہمارے نور کو مکمل فرما ہم کو بخش دے تو ہر چیز پر قادر ہے۔
سورۂ تحریم ع ۲	

مناقب مرتضوی صفحہ ۲۳۶ پر علامہ ... نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

نور سے مراد محمد مصطفیٰ، حضرت علی، جناب فاطمہ، امام حسن، امام حسین، جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار ہیں جن کا نور پل صراط پر ان کے آگے اور داہنے سے روشن ہوگا۔

— ٦٦ —

سورۃ الملک

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام سے متعلق دو آیات ہیں۔

۱۔ فَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ (۲۲)

۲۔ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا (۲۷)

سورۂ ملک

۱۔ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔
ملک ۲۲

کیا جو شخص اوندھے منہ چلے وہ اور صراط مستقیم پر سیدھا چلنے والا دونوں برابر ہیں۔

غایۃ المرام ص۲۴۳ پر علامہ کلبی سے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ یہ نزول حضرت علی کی شان میں ہوا کیونکہ یہ شخص رسول کے مقام قرب اور حق اس کے ساتھ ہے ہیں سے آنحضرت سے سب کو۔ حضرت علی صراط مستقیم پر سیدھا چلنے والا ہوگا۔

۲۔ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ۔ ملک ۲۷

جب یہ لوگ اسے قریب پائیں گے تو اسے دیکھ کر کفار کے چہروں کے اڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹۶ پر علامہ حسکانی نے ابن قیجور کے حوالہ سے اعمش سے روایت کی ہے کہ جب منافق حضرت علیؑ کے مراتب دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔

ایضاً علامہ حسکانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ

آیت کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

ایضاً صفحہ ۲۹۵ پر علامہ حسکانی نے تفسیر عتیق کے حوالہ سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔

جب منافق اور ناصبی قریب سے حضرت علی کا مرتبہ دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔

— ۶۸ —

سُورَةُ القَلَم

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ن والقلم وما یسطرون، ما انت بنعمۃ ربک بمجنون (۱-۲)

۲۔ وان لک لاجرا غیر ممنون (۳)

۳۔ فستبصر ویبصرون، بایکم المفتون (۵-۶)

۴۔ ان ربک ھو اعلم بمن ضل (۷)

سورۂ قلم

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ. مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ۔ [illegible]

۱-۲. قلم اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں کی قسم ہے کہ تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہے

[illegible] پر علامہ [illegible] قرآن کے [illegible] قریش کے جب آنحضرت [illegible] [illegible] کی [illegible] ۔ اس وقت [illegible] نازل ہوئی۔

۳. إِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ۔ [illegible]

تجھے [illegible] اجر [illegible] گا۔

[illegible] پر علامہ [illegible] عبدالوحید [illegible] سے روایت کی ہے کہ آنحضرت کے ساتھ [illegible] نقل کی [illegible] کیا گیا ہے۔

۵، ۶ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ | عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ کون تم میں مجنون ہے

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۶۹ پر حاکم حسکانی نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ [illegible] عبداللہ بن مسعود سے [illegible] ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے حضرت علیؑ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

علیؑ ساری مخلوق سے زیادہ علم میں قسمت کے دھنی ہیں اور وہ علم میں کہیں بلند [illegible] ہیں، جو [illegible] قریب ہے ہیں [illegible] علم سے [illegible] ہے [illegible] تمام امور ان کے سپرد کئے ہیں، میری عظمت کا [illegible] بھی میرا خلیفہ اور میری امت کا امین ہے

یہ سن کر بعض [illegible] کہ ان علیؑ کے معاملہ میں بہت بڑھ گئے ہیں [illegible] علیؑ میں سب [illegible] ہے اس پر اللہ نے کلام [illegible] نازل فرمائیں۔

۷ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ | اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہ حق سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی بہتر جانتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۶۹ پر [illegible] نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ

جب قریش نے دیکھا کہ آنحضرتؐ قدم قدم پر علیؑ کو آگے بڑھاتے رہے اور عظمت علیؑ بیان کرتے ہیں تو بہت سے حضرت علیؑ کے لیے توہین آمیز کلمات کہنا

شروع کر دیئے ساتھ حضور کے ہاتھ میں بھی ادا کیا۔ سلطان کرنے لگے اس پر ورت حدیث سے یہ ثابت ہو گئی۔ حضور کو تسلی دی۔ اور منافقین کو سرزنش کی۔

٦٨

سُوْرَةُ الْحَاقَّة

اس سورت میں حضرت صالح علیہ السلام کے قصہ میں سات آیات ہیں

۱۔ وتعیھا اذن واعیۃ (۱۲)

۲۔ فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ (۲۱-۲۲)

سُورۃُ الحاقّہ

• تفسیر آدمی فی جملہ الحاقہ ملا	حاملہ کرید لاکھوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

لباب النقول ج ۲ ص۱۱ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ... ایک قریب ساعہ ... فرمایا کہ سورۃ کے بعد کوئی شک ... جو ... ہوں اور ... ہو۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۔ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ۔ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا	جسکا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ مجھے یقین تھا کہ مجھے حساب کتاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ وہ شخص خوشگوار زندگی گزارے گا۔ اعلیٰ ترین جنت کا وہ مکین ہوگا۔ جسکے

الشعروف الاوہم لمعا لیتہ۔ پچھلے پچھے ہوں گے ان سے کہا جائیگا

المصاقم ۹ - ۳۰۰ - ۲
۲۲۰ - ۱۲۲۳۲

اور پہلے ان دونوں میں قسم کھانے والا جو کچھ کیا ہے
اس کی جزا ہے۔

فائدہ الزام ۱۱ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کے واسطے یہ جو کہا ہے
وہ حقیقت کی ہے کہ۔

الفاظ کی تحقیق۔ وہ بالا جو آیات ۲ معنی فی حقیقت حل ہے۔

۷۹

سورۃ المعارج

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیات ہیں۔

۱- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سأل سائلٌ، الی، ھدی

المعارج ۱ – ۳

سورۂ معارج

۱/۲،۳۔ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ

معارج ۱،۲،۳

مانگنے والے نے کفر کے لیے عذاب
واقع ہونے والا ... کافروں کے لیے
اللہ کی طرف سے جسے کوئی بھی روک نہ سکے گا۔

مفسرین اولیٰ میں علامہ ثعلبی سے روایت کی ہے کہ
اس آیت کا مصداق حارث ابن نعمان فہری ہے جب اسے معلوم ہوا
کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا ہے۔
من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔
تو اس نے کہا۔ اے اللہ اگر جو کچھ محمد کہتا ہے اگر یہ حق ہے تو پھر ہمارے
اوپر آسمان سے پتھر برسا ... ابھی وہ وہاں سے نکلا ہی تھا
کہ آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر پڑا اور اسی وقت جہنم واصل
کر پہنچ گیا۔

اور صاحب روضۃ ... علامہ شبلنجی نے بھی یہ حدیث ... سے نقل کی ہے

— ٧٢ —

سُورَةُ الجِنّ

[illegible]

[illegible] (٢)

سورۂ جن

وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۔

جن ۱۷

جو شخص ذکر خدا سے روگردانی کرے گا
اسے سخت ترین عذاب بھگتنا
پڑے گا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آیت میں ذکر رب سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے۔

٧٣

سورۃ المزمل

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں

۱۔ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (١٩)

۲۔ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ (٢٠)

سورۂ مزمل

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔
مزمل ۱۹

یہ تو ایک تذکرہ ہے جس کا جی چاہے اپنے اللہ کی راہ پکڑ لے

[illegible]
روایت کی ہے کہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس حدیث کو [illegible] شریف [illegible] روایت کیا ہے۔

۲۰ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۔
مزمل ۲۰

اللہ جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ والوں میں سے ایک گروہ رات کا ۲/۳ حصہ یا ۱/۲ حصہ میری عبادت میں گزارتے ہو۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۴۱۳ صفحہ ۲۹۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آیت میں مراد حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ ہیں کیونکہ

حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جو آپ کے ساتھ نماز میں ہو۔

حضرت علیؑ پہلا شخص ہے جس نے آپ کی بیعت کی۔

اور حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جس نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔

—۷۴—

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرْ

اس سورت میں حضرت علیؓ کے متعلق یہ آیت ہے

۱ــــ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۳۸، ۳۹

سورۂ مدثر

۱۰۲-۳۰- كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۙ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۙ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۔

ہر نفس اپنے اعمال کا مرہون منت ہوگا۔ لیکن اصحاب یمین اس سے مختلف ہوں گے۔ وہ لوگ جنت میں ایک دوسرے کی حالت پرسش کریں گے۔

صحیفہ ۲۰۰/۳۹/۲

شواہد التنزیل ج ۲، ۲۹۵، ۲۹۶ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

ہم اہلبیت اور ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں۔

— ۷۵ —

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

اس سورت میں محبت علی کے حق میں تین آیات ہیں۔

— ملاحظہ ہو الاصول الکافی الی آل محمد مصطفیٰ ۲۱ - ۲۳ ،

سورۂ قیامت

۳۱-۳۲-۳۳- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ قیامت ۷۵ : ۳۱، ۳۲، ۳۳	اس شخص نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑ لیا اور اکڑتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۶ ، ص ۲۱۳ پر [illegible] سے تفسیر ثعلبی کے
حوالے سے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ

غدیر خم میں آنحضورؐ کے سامنے [illegible] خدا کی طرف سے یہ حکم
نازل ہوا کہ

مجھ سے جو کچھ کہا ہے وہ پہنچا دو۔

آپ روز غدیر کھڑے ہو گئے اور تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

لوگو مجھے ایک بات کی تبلیغ کا ابھی ابھی حکم دیا ہے

پھر آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔

پھر لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے اولی الامر حاکم ہوں؟

سے نوازیں ۔۔ آمین ۔

آپ نے فرمایا ۔ پھر ص کت مولانا شمس مولانا ۔ جب تک سے موقف سکتے آپ سے محبوب ہیں ۔ جو کسی سے دشمنی کرے اللہ نے اس سے مدد جو ان کی مدد کرے تو اس کی مدد کرنا جو اس کی پیروی چاہنے والے دلیل کرے ۔

صاحب سلسلہ [illegible] کر دیکھیں مصائب دور کر [illegible] [illegible] [illegible] آپ انتقال اللہ بس شعر کی کے بعد [illegible] [illegible] سے [illegible] اور چلا گیا ۔ جانے کے بعد وہ [illegible] ۔

سمجھ لی بات ہیں جو بھی [illegible] کی تعلیم [illegible] ہو گا [illegible] قدر کر سکے ۔

اس وقت [illegible] بہت [illegible] کی

❋

—۷۶—

سُورَةُ الدَّهْرِ

اس سورۃ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۲ آیتیں ہیں۔

از بسم اللہ الرحمن الرحیم ھل اتی علی الانسان ... عذاباً
الیماً ۱ ـ ۳۲

سورۂ دھر

۱۔ مَنْ تَقِیْ عَلَی الْاَرَب
عَذَابٌ اَلِیْم

دھر عدد ۳

مؤلف : ہم نے سورہ دھر کا ملاحظہ کیا ہے کیونکہ اس میں اہل بیت کی شان ہے تفسیر روح المعانی سورہ دھر کی مفصل روایت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ۔

جبرئیل سورہ نازل ہو کر کہا۔ اے محمد! یہ لے سورہ آپ کو آپ کے اہلبیت کے سلسلہ میں تحفہ دیا ہے۔

حضور نے فرمایا ۔ کیا ہے؟

جبرئیل نے عرض کیا ۔ مکمل سورۂ دھر

یعنی دیگر سورتوں میں آل محمد کے علاوہ دوسروں کا بھی حصہ ہے لیکن سورۂ دھر میں آل محمد کے سوا کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

سورۂ دھر کا شان نزول

علامہ حسکانی نے شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۹ تا ۳۰۲ پر جو تحریر کیا ہے

ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ احمد اپنی اسناد کے ساتھ

سے حضرت علیؑ سے مروی ہے

ایک مرتبہ حسنین شریفین کسی وقت دونوں بیمار ہو گئے

رسول خدا ان کی عیادت کو تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا۔ اے ابو الحسن اگر آپ ان دونوں بچوں کی شفایابی کے لیے کوئی منت مان لیتے تو یہ جلد شفایاب ہو جاتے۔

میں نے اسی وقت حضور کے سامنے منت مانی۔ خدا کی قسم جب یہ دونوں صحت یاب ہو جائیں گے تو تین روزے رکھوں گا۔

جناب فاطمہ نے بھی ایسی ہی منت مانی۔ اور ہماری کنیز فضہ نے بھی یہی منت مانی۔

بچے بہت جلد صحت یاب ہو گئے

ان دنوں ہمارے پاس کچھ نہ تھا ... ایک یہودی ... کے پاس ... سے تین صاع جو قرض لیے ... حضرت فاطمہ نے ایک صاع پیس کر پانچ روٹیاں پکائیں ... افطار کے وقت ... ایک مسکین دروازے پر آیا ... تمام روٹیاں اسے دے دیں۔

اسی طرح دوسرے دن ... یتیم ... ایک وقت کی روٹی ...

افطار کرا دو۔

اور سب تمام روٹیاں فقیر مسکین کے حوالے کر دیں۔ ہم تمام نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

دوسرے دن وقت افطار سے پہلے دوسرا صاع پیس کر پانچ روٹیاں پکائیں۔ میں نے حسب معمول عصر کی نماز مسجد نبوی میں آنحضورؐ کی اقتدا میں ادا کی۔ نماز کے بعد افطار کے لیے گھر آیا۔

افطار کی سے دسترخوان پر نمک اور روٹیاں رکھیں ہم کھانے کو بیٹھے۔ دروازے سے پر ایک صدا آئی

السلام علیکم اے اہل محمدؐ! میں اہل مدینہ کی یتامیٰ میں سے ایک یتیم ہوں میرا والد جنگ [illegible] میں آنحضورؐ کے ساتھ شہید ہو گیا تھا۔ مجھے آپ کی رحمت سے کھانا کھلائیں [illegible] روٹی اٹھا دو ہم تمام نے بھی اپنی روٹی اٹھا کر یتیم کو دے دی اور پانی سے افطار کر لیا

تیسرے دن وقت مقررہ پر میرے صاحبزادے [illegible] عصر کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آئے ست کی سے دسترخوان پر روٹیاں رکھیں جب ہم کھانے کے لیے بیٹھے تو

ایک قیدی نے صدا دی اے محمدؐ کے گھرانے مجھے کھانا دو [illegible] نہیں کچھ کھانے کو دو ہم نے تمام روٹیاں اٹھا کر اسے دے دیں اور ہم نے تیسری رات بھی صرف پانی سے افطار کر لیا۔

چوتھے دن وقت مقررہ [illegible] حسنؓ اور حسینؓ بھوک سے نڈھال ہو گئے جب حضرت علیؓ کی حالت [illegible] آنحضورؐ کی زیارت کرنے گئے تو آپ

سے جب ان کے زرد چہرے اور ڈھیلے جسم دیکھے گئے۔

آنحضور سے عرض کی۔ اے اللہ کے پیارے حبیب آپ اتنی کمزوری کی وجہ سے قربانیاں

رب سے دعا کہ بھوک سے نڈھال ہو گئے ہیں

اس وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوا اور سورہ والضحیٰ جیسی آیات لیکر آئے۔

• تذکرۃ الواعظین صفحہ ۳۲۲ پر علامہ ابن جوزی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

• تفسیر قرطبی میں علامہ قرطبی نے یہی روایت ابن عباس سے نقل کی ہے

• تفسیر جلالین کے حاشیہ پر تفسیر صاوی ہے جس میں علامہ احمد صاوی نے بھی

یہی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام

نے سوال جبرائیل سے کیا جو مسکین یتیم اور فقیر کی صورت میں حاضر آپ کا صحابہ

کے مکان کی خاطر ملاقات کر آیا تھا۔

• تفسیر خازن میں علامہ خازن نے ابن عباس سے یہی شان نزول نقل

کیا ہے۔

• لباب التاویل فی معانی التنزیل میں علامہ خازن نے بھی سورہ والضحیٰ کی

شان نزول بیان کیا ہے۔

• درالاحباب صفحہ ۳۹ پر علامہ شبلی نے یہی شان نزول روایت کی ہے

• تفسیر [illegible] صفحہ ۲۳ پر علامہ [illegible] نے یہی روایت نقل کی ہے

• مناقب [illegible] صفحہ [illegible] صفحہ ۱۸۳ پر علامہ [illegible] نے یہی روایت نقل

کی ہے۔

۷۷

سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتُ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں

۱۔ ان المتقین فی ظلال وعیون ۔ الی نجزی المحسنین ۴۱-۴۴

سورۂ مرسلات

۱۔۲۔۳۔۴ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهَ مِمَّا
يَشْتَهُونَ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا
هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّا
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
مرسلات ع ۲: ۴۱

یعنی متقین سایوں، چشموں اور میووں میں
[illegible] ہوں گے [illegible]
[illegible] اعمال کے عوض جنت کی نعمت
[illegible]
[illegible]

سورۂ مرسلات [illegible]
[illegible]

***

— ٧٨ —

سورۃ النبأ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کی شان میں دو آیتیں ہیں،

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم عم یتساءلون عن النبإ العظیم ...

ثم کلا سیعلمون (۱-۵)،

۲۔ ان للمتقین مفازا ... عطاء حسابا (۳۱-۳۶)،

۳۔ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا (۳۸)،

سورۂ نبأ

۱، ۲، ۳، ۴، ۵۔ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝

یہ لوگ نبأ عظیم کے متعلق پوچھتے ہیں وہ نبأ عظیم جس میں ان لوگوں کا اختلاف ہے ہرگز نہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

سابقہ تاویل

تفسیر قمی [illegible] پر [illegible] حضرت علیؑ سے روایت کی ہے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے بعد کسی [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] جبکہ [illegible] سے [illegible] کو [illegible] سے نقل [illegible] اس وقت [illegible]

اہل [illegible] کے متعلق پوچھتے ہیں [illegible] پر [illegible] کرتے ہیں [illegible] فرماتا ہے کہ [illegible] علیؑ [illegible] اور [illegible] مشرق و مغرب [illegible] کے لیے توحید و رسالت کے بعد امامت کا سوال کیا جائے گا۔

۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا
دِهَاقًا ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ
رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ

ستاروں کی طرح ہوں گے۔ لیکن انگور
اور ہم عمر نوجوان حسین بیویاں
اور چھلکتے جام ہوں گے۔ وہاں کسی
قسم کی لغو اور جھوٹ نہیں سنیں گے
یہ تمہارے رب کی طرف سے بدلہ اور
عنایت ہوگی۔

سورۃ نبأ آیت ۳۰

تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۲۳ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ
حضرت علی سید المتقین ہیں۔

---

۳۸ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ
قَالَ صَوَابًا

جس دن روح اور ملائکہ صف بستہ
کھڑے ہوں گے کوئی بات نہ کر سکے
گا مگر جس کو رحمن اجازت دے اور
وہ ٹھیک بات کہے۔ روح کی طرف
سے بھی اجازت ہوگی اور وہ درست بات کہیں

سورۃ نبأ آیت ۳۸

تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۲۳ پر علامہ کلینی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے
کہ کلام سے مراد توحید و رسالت کی گواہی ہے اور قیامت کے دن صرف وہی لوگ
جو توحید و رسالت کی شہادت دیں گے ان کی ہی ولایت علی ابن ابی طالب کی
شہادت دی جائے گی۔

۷۹

سُورَةُ النَّازِعَاتْ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ وامّا من خاف مقام ربه ونهى النفس (۴۰ - ۴۱)

سورۂ نازعات

۴۰- وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوَىٰ۔ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ
الْمَأْوَىٰ۔ (نازعات ۴۰، ۴۱)

جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو
خواہشات سے دور رکھے جنت ہی
اس کا ٹھکانہ ہوگی

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ آیت ۴۰ اور ۴۱ کا مصداق حضرت علیؑ ہیں کیونکہ حضرت علیؑ
واحد وہ فرد ہیں جس نے اپنے آپ کو خواہشات سے دور رکھا اور پوری عمر عبادت
الہیہ میں گزار دی۔

*

— ۸۰ —

سُورَةُ عَبَسَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

— دیکھو ! ارجح المطالب ؛ صواعق محرقہ صفحات ۲۸۱ - ۲۹۰،

سورۃ عبس

۱-۲- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ۔

عبس ۸۰: ۳۸، ۳۹

قیامت کے دن کچھ چہرے خوشحال مسکراتے اور مسرور ہوں گے۔

شعر نمبر السجدہ ل ع + ملک ۲۲ پر ملاحظہ کی ہے اس میں اس بات کی وضاحت ہو چکی
کی ہے کہ میں نے ہم عصر سے ان آیات کے معانی کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا
کہ ان کے چہرے چمکتے ہوں گے میں نے اپنا مطالعہ عمر و جعفر جیسے
جیسے اور میری بیٹی فاطمہ منصور حالت ہے جب ہم حشر کے لیے اٹھیں گے تو
ہمارے چہروں سے خوشی کی لہر دوڑ رہی ہو گی۔

— ۸۳ —

سُورَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۳ آیات ہیں

۱۔ کلا ان کتاب الابرار لفی علیین ... الی ... ینظرون

(۱۸ ـ ۲۲)

۲۔ ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون (۲۷ ـ ۲۸)

۳۔ ان الذین اجرموا کانوا من الذین آمنوا یضحکون الی هل

ثوب الکفار ما کانوا یفعلون (۲۹ ـ ۳۶)

سورۂ مطففین

—۲
۳—۴ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْأَبْرَارِ
۵—۶ لَفِى عِلِّيِّينَ ۝ وَمَآ
۷—۸ أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝ كِتَٰبٌ
—۹ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝
إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ ۝ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ
يَنظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِهِمْ
نَضْرَةَ ٱلنَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِن
رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ
وَفِى ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
ٱلْمُتَنَٰفِسُونَ ۝

مطففین ۸۳: ۱۸ تا ۲۶

یقیناً ابرار کا دفتر علیین میں ہوگا
تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے۔ لکھی ہوئی
کتاب جس پر مقربین کی نظر ہے
اور نیک لوگ جنت میں ہوں گے تختوں
پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ نعمتوں کی
خوشحالی ان کے چہروں سے عیاں ہوگی
سربمہر شراب کے جام پئیں
گے۔ جس پر کستوری کی مہر
لگی ہوگی۔ رغبت کرنے والوں کو
اسی کی طرف رغبت کرنی چاہیے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے کہ
جب لوگوں میں سے [illegible]

نے سرگوشی کی ہے کہ اندر میں انتہا درجے کے بعد فرمایا۔

اے لوگو! یہ دیکھا کہ میں نے اپنی خواہش سے علیؑ کے ساتھ سرگوشی کی ہے

بلکہ میں نے حکم الٰہی کی اتباع کی ہے

پھر فرمایا۔

رحمت کرے خدا اس پر جو اس کی بھی رحمت کرنا چاہیے۔

---

۲۸ - عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۔

مطففین ۲۷، ۲۸

اس شراب میں خوشبو بھی ہوگی۔ ایسا چشمہ ہوگا جس سے تمام مقربین سیراب ہوں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۳۲ پر علامہ حسکانی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے

تسنیم مشروبات جنت میں اشرف ترین مشروب ہوگا جو محمد و آل محمد

مخصوص ہوگا اور مقربین میں سے ... آل محمد ہی سابقین ہیں۔

---

۲۹ - ۳۰ - ۳۱ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ

مجرم مومنین کا مذاق اڑاتے تھے جب مومنین پاس سے گزرتے تو ہنستے تھے تو وہ آنکھوں سے مومنین کی طرف اشارہ کرتے تھے جب گھر پلٹتے تھے خوش ہوتے تھے اور مومنین کو دیکھ کر کہتے تھے یہ گمراہ ہیں حالانکہ

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

• مطففین ۲۹ تا ۳۶

ان لوگوں کو محافظ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ آج ایمان لانے والے کافروں پر ہنس رہے ہیں گے۔ پلنگوں پر بیٹھ کر ان کا حال دیکھیں گے کہ آیا پا گئے کافروں کی سزا اپنی جو کچھ یہ کرتے تھے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۴ پر متعدد اسناد سے تفسیر مقاتل کے حوالے سے روایت کی ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت علیؑ چند افراد کے ساتھ تشریف لا رہے تھے راستہ میں چند منافقین بیٹھے تھے وہ حضرت علیؑ کو دیکھ کر ہنسنے لگے اور کہنے لگے جو بہت ... ہے۔ محمد کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ... گئے ہیں۔

ابھی تک حضرت علیؑ آنحضورؐ کے پاس نہ پہنچے تھے کہ رب العزت کی طرف سے اس واقعہ کی اطلاع ان آیات کے ذریعہ آنحضورؐ کو دے دی گئی۔

نیز ابو صالح کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

بحرین سے ... منافق وابستہ تھے۔ حضرت علیؑ کے ساتھ چند مسلمان تھے جب ان کے قریب سے گزرے تو ان لوگوں کی آنکھوں کے اشاروں سے ایک دوسرے کو بتایا اور حضرت علیؑ اور آپ کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا۔

حضرت علیؑ کے آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچنے سے قبل آنحضورؐ کو رب العزت نے ان آیات کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔

۸۰

سُورۃ الانشقاق

اس سورت میں حضرت محمد علیہ السلام کے حق میں [illegible] آیات ہیں۔

۱. [illegible] ۱-۹،

۲. [illegible] ۲۵،

و مناقب خطیب میں ص۲۶۸ پر علامہ محمد ادریس نے بھی آیت کا شان نزول یہی لکھا ہے

سورۃ انشقاق

۷-۸۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ

الانشقاق ۷، ۸

جس کے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا اس سے تو آسان حساب لیا جائے گا۔

• مناقب امام ص۳۵ پر علامہ جلالی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہم نے آنحضرت سے حضرت کے متعلق سوال کیا تو آپ ناراض ہوگئے اور فرمایا کیا ہوگیا ہے لوگوں پر کہ وہ اس شخص کے متعلق جو مجھ سے ہے جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی نگاہ میں میرے مرتبہ جیسا وہ نبوت کے علاوہ اس کا مقام میرے مقام کے برابر ہے۔ یاد رکھو۔

جس نے علی سے محبت کی اسے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس سے بغیر کسی کے کم حساب لیا جائے گا۔

وکشف الغمہ میں مذکورہ آیت کے ذیل میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی اور آپ کے شیعوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۲۵۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ۔ الانشقاق ۲۵

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کا اجر ہمیشہ ملتا رہے گا۔

شواہد التنزیل ج۲ ص... پر علامہ حسکانی نے عکرمہ کے واسطہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علی اُن کا امیر و شریف ہے۔ خدا نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں کہیں کیا ہے مدح و ثنا سے کیا ہے۔

مجھے اس بات سے انکار نہیں [illegible]

[illegible] ختم ہو جائیں

۸۱

سورۃ البروج

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں

ـــ بسم اللہ الرحمن الرحیم والسماء ذات البروج (۱، ۲)

۱ـــ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۱۱)

سورۂ بروج

۱۔ وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ

بروج ۱

برجوں والے آسمان کی قسم ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ [illegible] پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ میں آسمان ہوں اور میری ذریت سے نو ائمہ بروج ہیں ان میں سے پہلا علی اور آخری مہدی ہوگا۔

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے ان کے لیے ایسی جنات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ بڑی کامیابی ہے

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ [illegible] پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی الذین امنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علی اس کا امیر و رئیس ہے۔

— ٨٩ —

سُورَةُ الفَجر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ آیات ہیں۔

— يا ايتها النفس المطمئنة ۰ ارجعي الى ربك ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰

سُورۂ فجر

۲۷-۳۰۔ یَا أَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي۔ وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف اس حال میں
لوٹ آ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو
اور میری جنت میں داخل
ہو جا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۴۲۸ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ
یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

-۸۴-

سُورَةُ الشَّمْس

یہ سورہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ السلام کے مکی میں رہتے وقت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والشمس وضحاھا۔

والقمر اذا تلاھا (الی) فعقرھا (۱-۱۵)

اذ انبعث اشقاھا (۱۲)

سورۂ والشمس

۱-۲-۳-۴۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝

شمس ۱ تا ۴

مجھے سورج اور اس کی دھوپ کی قسم ہے مجھے سورج کے بعد آنے والے چاند کی قسم ہے مجھے دن کے اجالے اور رات کی تاریکی کی قسم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۳۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورج نبی کریم ہیں چاند علی ابن ابی طالب ہیں۔ دن کا مصداق حسنین شریفین ہیں اور رات بنی امیہ کے مظالم ہیں۔

۵۔ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝

شمس ۱۲

جب امت کا بدبخت ترین فرد جسارت کرے گا۔

علیؑ۔ دنیا میں بدبخت ترین فرد کون تھا۔

حضرت علیؑ سے عرض کیا۔ ناقہ صالح کو پے کرنے والا

آپ نے فرمایا آپ نے درست بتایا ہے۔ اب بتاؤ آخرین میں بدبخت

ترین ہوگا ۔

آپ نے عرض کیا آپ ہی فرمائیں ۔

آپ نے حضرت علیؑ کی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا جو تیری ریش کو تیرے سر کے خون سے رنگین کرے گا وہ قوم صالح کے بدنصیب فرد سے بھی بدنصیب ہوگا۔

• ایضاً صفحہ ۳۳۳ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے ۔

مجھے صادق و مصدق نبی نے بطور عہد بتایا ہے کہ میری اُمت کا بدبخت ترین آدمی تجھے شہید کرے گا۔

• ایضاً علامہ حسکانی نے ام الکلثوم سے روایت کی ہے کہ

جیسے پہلے لوگوں میں سے شقی ترین ابن قدید تھا جس نے ناقہ صالح کو پے کیا تھا اسی طرح اشقیا الآخرین عبدالرحمٰن تیرا قاتل ہوگا۔

٨٥-

سُورَةُ الضُّحٰى

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام سے دو آیات ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ٥

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ١١

سورۂ ضحیٰ

۱۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۔ | عنقریب اللہ تجھے اتنا عطا کرے گا کہ تو راضی ہو جائیگا۔

• جامع البیان میں علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل محمد کے معاملہ میں اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

• در منثور ج ۶ صفحہ ۳۶۱ پر علامہ سیوطی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے سورۂ ضحیٰ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ خدا نے ہم اہلبیت کے لیے دنیا کی نسبت آخرت کو پسند فرمایا ہے۔

۲۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ صحیح ۱۱ | نعمت خدا کا تذکرہ ضرور کیا کرو۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۲۳ / ۳۳۳ پر علامہ حسکانی نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ

سب سے بہتر فرد ہیں جن کی وجہ سے اہلِ زمین کو رزق ۔ مدد اور بارش
دیکھا گیا ہے ان میں سے ایک ہو چکے ہیں ۔ یہ سلمان ۔ مقداد ۔ حذیفہ اور حضرت علی ابن ابی
حضرت علیؑ ان کا امام ہے ۔

—۸۶—

سورۃ الشرح

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ورفعنا لک ذکرک (۴)

۲۔ فاذا فرغت فانصب (۷)

سورۃ الم نشرح

۱- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا ہے ۔
(الم نشرح ع۴)

تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی نے لکھا ہے

بلندی ذکر کا معنی یہ ہے کہ جب اذان دی جائے تو [illegible]
تا قیامت آل محمد ہم میں رہیں گے جو [illegible] امت [illegible] کے
وجود میں [illegible] ہے ۔

۲- فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ جب تو تبلیغ سے فارغ ہو جائے
(الم نشرح ع۷) تو اسے منصوب کر دے ۔

تفسیر [illegible] ج ۲ صفحہ ۴۲۹ پر ملا محسن کاشانی نے امام جعفر صادق سے
روایت کی ہے کہ ۔

[illegible] یہ طرف سے حضور کو حکم تھا کہ حج کے بعد [illegible]
مدینہ سے پہلے [illegible] جب حج سے فارغ ہو جائے تو علی کی خلافت کیلئے تقرری کا اعلان [illegible]

۹۵ —

سُورَةُ التِّين

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تحریف ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم والتین والزیتون الی

بأحکم الحاکمین ۱ - ۸

سورۂ تین

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝
وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَٰذَا الْبَلَدِ
الْأَمِينِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ
أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ
أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ
بَعْدُ بِالدِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ
بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝

تین ۹۵: ۱-۸

مجھے تین اور زیتون کی قسم۔ مجھے طور سینین
کی قسم۔ ہم نے انسان کو بہترین شکل میں
پیدا کیا پھر اسے پستی میں گرا دیا، ان لوگوں
کے سوا جو ایمان کے ساتھ
عمل صالح بجا لائے۔ [illegible]
جھٹلانے [illegible] کیا چیز ہے
کے بارے میں کوئی ... کیا اللہ سب سے
بڑا حاکم نہیں ہے۔

و ... [illegible] ... ۳ ... [illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت علی اور ... سے مراد ... اصحاب ... سے مراد شیعیان علی ہیں۔

۱ علامہ ... ینابیع المودۃ ج ۲ صفحہ ۹۰ پر ... ابن مالک سے روایت کی ہے کہ ... کے سلسلہ میں ... کا مصداق حضرت علی ہے

— ٨٨ —

سُورَۃُ الْقَدْرِ

اس سورت میں حضرت محمد علیہ السلام کے حق میں بشارت اور عزت ہے
— لیلۃ القدر خیر من الف شہر (۳)

سُورۂ قدر

۳۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ ؕ | شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۴۵ پر [illegible] روایت کی ہے کہ

[illegible] امام حسنؑ کے پاس [illegible] آپ نے فرمایا

اے [illegible] جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے اسے فرمایا

آنحضورؐ نے عالم خواب میں [illegible] کو اپنے منبر پر دیکھا تو آپ پر

شاق گزرا [illegible] تو سورۂ قدر [illegible] ۳

نازل کی۔

میں نے پوچھا [illegible] کہ

اس امت کی [illegible] اور بڑے [illegible]

آ جائے گی

میں نے عرض کیا وہ کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ سعادت مند

جس نے جو قرآن سیکھ لیا اس کی صحت تو سنت بتا دی ہے۔ [illegible]

— ۸۹ —

سورۃ البیّنۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

— إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (۷ - ۸)

سورۂ بیّنہ

۷-۸ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جَزَآؤُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ
بیّنہ ۹۸ / ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے وہی تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔ شک کے ان کا بدلا جنت عدن جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی وہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے اللہ ان سے راضی ہونگے وہ اللہ سے راضی ہونگے یہ سب کچھ اس کے لیے ہوگا جو خدا سے ڈرتے ہونگے۔

علامہ طبری نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں مصرد سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہے یا علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔

در منثور ج ۶ ص ۳۷۹ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی سے فرمایا یا علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔

غایۃ المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ جب

کے مصداق حضرت علیؑ اور شیعیان علیؑ ہیں۔

۱۔ کنز العمال ج ۶ ص ۲۰۵ پر ملا متقی ہندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے: علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔

۲۔ کنوز الحقائق ص ۲۰۳ پر ملا عبدالرؤف مناوی نے کتاب مطالب ص ۳۰ ص ۱۱۹ پر ملا علی مکی سے

در منثور [illegible] ص ۳۰ پر علامہ [illegible] نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۹۰

سُوْرَةُ الْعَادِيَاتْ

اس سورت میں ... کے حق میں ... آیات ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ... (١٠٠)

سورۂ عادیات

والعٰدیٰت ضبحًا ۙ	مجھے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم
[illegible] المغرب	مجھے ان کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] نقعًا ۙ	[illegible]
فوسطن به جمعًا ۙ	[illegible]
[illegible]	میں گھس گئے۔

[illegible] کی تفسیر میں

لکھا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

اس کا مطلب یہ کرو کہ [illegible]

اہل [illegible] میں سے ایک گروہ [illegible] جائیں گے

[illegible]

[illegible]

فرباد بھی مسیلمہ کیطرف جا کر یمامہ کی وادی میں مشہور ہو گئے تھے۔
جب ابوبکرؓ کی سالاری میں پہنچا تو ان لوگوں نے سالاری لشکر کو مار بھگایا اکثر مارے گئے شہید ہوئے سالار لشکر جان بچا کر واپس آگیا۔

پھر حضرت نے عمرؓ سے خطاب کر کے سالار لشکر بنا کر بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس آگئے۔ عمرو بن عاص نے عرض کیا قہر اب مجھے اجازت دیں۔ عمرو بن عاص بھی شکست کھا کر واپس آیا کچھ صحابہ بھی شہید ہو گئے۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا وادی رمل کیطرف جانا۔ ابوبکر، عمر، عمرو بن عاص ابو عبیدہ کو بھی شامل لشکر کر دیا آپ رات کو چلتے دن کو پوشیدہ ہو کر چلے گئے۔ دوسری رات کو آپ جب پہنچے وہ وادی تک پہنچ گئے۔

عمرو بن عاص کو اپنی ہجو کا سبب حضرت علیؓ سے کا خیال جو عمرو سے الگ ہو کے اس وادی میں جبرئیل نے حضرت سے کہا اس مسیلمہ کی رات میں وہ مقرر ہو گئے حسرت و غصہ میں ہو کہ ہم وادی کے دوسری طرف سے جا کر ان کا مقصد ان مسیلمہ کو اطلاع کرانا تھا۔

تب حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ کوئی اور راہ وادی میں جانتے ہیں جب شکر لشکر کیا کیا صبح اصحاب علیؓ نے حملہ کر دیا۔ بجلی مسیلمہ کی طرح جا پہنچے اس وقت لشکر کو شکست دی ہر طرف، جیسے کہ آپ فاتح ہو کر واپس پہنچے تو حضورؐ نے بیرون مدینہ آکر استقبال کیا اور فرمایا یا علیؓ۔

اگر مجھے اس کی امت کے لئے یہ خوف نہ ہوتا جو عیسیٰ کی امت عیسیٰ کے متعلق خیال کرنے لگی ہے تو میں تیرے متعلق وہ فضائل بیان کرتا کہ تو جہاں سے بھی گزرتا لوگ تیرے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک بنا لیتے

۱۰۱

سُورَۃُ الْقَارِعَۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے قول پر ۱۱ آیتیں ہیں
فی قیاس [illegible] [illegible] (۱۰۰۶)

سورۂ قارعہ

۶-۷- فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝

جس کے پلڑے کا وزن بھاری ہوگا وہ خوشگوار زندگی گزارے گا۔

[illegible]

۱ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۴۶ [illegible]

—۱۰۲—

سُورَةُ التَّكَاثُر

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں آیتِ ذیل وارد ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۸)

سورۃ تکاثر

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ | پھر اس دن تم سے نعیم کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

[illegible]

مجھے میرے باپ سے تواتر نقل کرتے چلے آئے حیدر کے ذریعہ آنحضرت
پہنچا ہے۔

قائل۔ مرنے کے بعد انسان سے سب سے پہلے جو سوال کیا جائے گا وہ
مسئلہ توحید۔ میری رسالت اور تیری ولایت کا سوال ہوگا۔
جس نے اس کا اقرار کیا وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

۱ علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ کے ص ۱۱۲ پر حافظ ابونعیم کے حوالے سے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
نبی نے آنحضرت سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ولایت
علی کا سوال ہوگا۔

۹۳

سورۃ العصر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

[illegible] (ب) [illegible] ۱، ۲، ۳

سورۂ عصر

۱،۲،۳ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

عصر ۱۰۳: ۱-۳

زمانہ کی قسم تمام انسان خسارے میں ہیں ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اعمال صالحہ کئے اور حق و صبر کی وصیت کی۔

درمنثور ج ۶ ص ۳۹۲ پر علامہ سیوطی نے ابن مردویہ کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

خسارے والوں کا مصداق ابوجہل ہے۔

اور ایمان و عمل الصالحات کا مصداق حضرت علی و سلمان ہیں۔

روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۲۸ پر علامہ آلوسی نے تفسیر طبری کے حوالے سے

ابن ارقم سے روایت کی ہے۔

ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے

سورہ عصر جناب علی اور سلمانؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۵۔ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۰۳ پر علامہ عبد الرحمن صفوری نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۶۔ الامامۃ والسیاسۃ ص ۷۳ پر علامہ ابن قتیبہ نے محمد بن ابی بکر سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل میں محمد بن ابی بکر نے اپنی بہن کے پاس جا کر کہا کیا تم نے رسول سے نہیں سنا تھا

علیؑ مع الحق و الحق مع علیؑ

۷۔ کفایۃ الطالب ص ۲۰۱ پر علامہ گنجی نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

۸۔ مناقب خطیب ص ۲۰۹ پر علامہ خوارزمی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

—۹۴—

سُورَۃُ الکَوثَر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام نے تین دو آیتیں

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ انّا اعطینٰک الکوثر (۲)

سورۂ کوثر

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ ہم نے تجھے کثرت سے دیا ہے۔

[illegible] ۲

ترمذی نے [illegible] حضرت علی سے روایت کی ہے کہ
[illegible] سے مجھے [illegible] ہے۔
یا علی مجھے بہت ہی اچھا [illegible] طبیعت کے [illegible] ان کے مکانات
[illegible] ہیں۔

—۹۵—

سُورَةُ النَّصرُ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح (۲)

سورۂ نصر

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ	جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ نصر ۱۔

درمنثور ج ۶ ص ۴۰۷ پر طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ ایک جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا۔

"یا علیؑ، یا فاطمہؑ بنت محمدؐ [illegible] کو اور دیکھو جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

-۹۶-

سُورَةُ الْاِخْلَاصْ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

(۱-۵)

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

(اخلاص ۱)

انہیں بتا دے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ کسی کا پیدا کردہ ہے اور کوئی بھی اس کا مثل نہیں ہے۔

ینابیع المودۃ ص۲۵ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
یا علیؑ لوگوں میں تمہاری مثال ایسے ہے جیسے قرآن میں سورۂ اخلاص ہے۔
جو شخص سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے گویا اس نے ⅓ حصہ قرآن کی تلاوت کی۔
جو دو مرتبہ پڑھے گویا اس نے ⅔ حصہ قرآن کی تلاوت کی، اور جس نے تین مرتبہ تلاوت کی
گویا پورے قرآن کی تلاوت کی۔ یا علیؑ! بالکل اسی طرح جس نے تجھے دل سے دوست رکھا
اس نے ایمان کا ⅓ حصہ مکمل کیا۔ جس نے دل اور زبان سے محبت کی اس نے ایمان کا
دو ثلث حاصل کر لیے اور جس نے دل، زبان اور ہاتھ سے محبت کی اس نے ایمان کامل حاصل کیا
جس ذات نے مجھے مبعوث برحق کیا ہے اس کی قسم اگر اہل ارض تجھ سے اس طرح محبت
کرتے جیسے اہل سماء تجھ سے محبت رکھتے ہیں تو اللہ جہنم کو پیدا نہ کرتا۔